4443
213

حفظ الاحناف

منجملہ ایکسو چھہتر تبادر ایت

مولانا میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی لاہور
ذخیرہ

محدث ہزاروی

مرتبہ منصور علی و محمد مسکین قادری

4443

Marfat.com

PUNJAB
UNIVERSITY
LIBRARY
LAHORE

CLASS NO.....................

BOOK NO.....................

S-369—Punjab University Press—10,000—29-1-2003

Marfat.com

بسلسلہ حفظِ ملت و دینِ حنیف مسلکِ
اہلسنت بعبارتِ لطیف کتابِ مستطاب
از روئے تحقیق علم ادب و انصاف مسمّٰی بہ

حفظ الاحناف

منجملہ ۷۷ افکارِ عالیہ

فقیہِ ملت امامِ اہلِ سنت شیخ پیر چہار سلسلہ طریقت
بانی دار العلوم حنفیہ قادریہ ابو المسعود خواجہ سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی
سجادہ نشین خانقاہ محبوب آباد حویلیاں ہزارہ
مرتبہ مبلغِ اہلسنت مولانا مولوی سید منصور علی شاہ صاحب سنی حنفی قادری محمودی

باہتمام جمعیت سنیہ حنفیہ قادریہ پاکستان

Marfat.com

87775

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ محمد اٰخر المبعوثین وعلی آلہٖ واصحابہ اجمعین ۰

اہلِ سُنت کی بصیرت افروز فتح

زعیم شریعت وطریقت فقیہ ملت امام اہلسنت وجماعت ابو مسعود خواجہ سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی زیب سجادہ حنفیت وقادریت خانقاہ محبوب آباد حویلیاں ہزارہ کو اہالیان شیروان تناول نے ۲۷ر جولائی ۱۹۶۸ء کو تقریری تحریری درخواستوں سے مدعو کیا تاکہ ۲۸ر جولائی وہاں پہنچ کر جن پانچ، ستیلیوں نے اہل سنت احناف کے معتقدات ومعمولات مسلمہ میں شکوک و شبہات کی ظلمات پیدا کرنا چاہی ہیں پرامن طور پر ان ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ سے عوام وخواص کے دل ودماغ کو اپنے علمی عرفانی بصیرت افروز بیان سے نجات دیکر عنداللہ ماجور وعندالناس مشکور ہوں۔

چنانچہ اعلیحضرت امام اہل سنت شیخ طریقت محدث ہزاروی دیگر علمائے اہلسنت کو ہمراہ لے کر ۲۷ر جولائی ۱۹۶۸ء علاقہ تناول کے مرکزی شہر شیروان کی جامع مسجد حنفیہ میں رونق افروز ہوئے اہالیان شہر آگے آپ کے استقبال کو بسر نورانی نشاط سے ذکر حق کی فلک بوس صداؤں میں آرہے تھے پرشکوہ استقبال کے ساتھ آپ شہر میں داخل ہوئے نماز عصر آپ کی اقتدا میں ادا ہوئی پھر آپ نے ایک مختصر مگر جامع تقریر سے خطاب فرمایا کہ اہالیانِ علاقہ کو نہ بھولے کہ وقت وحال کا ہرگز یہ تقاضہ نہیں کہ اپنے قدیمی ملی معمولات ومعتقدات میں اختلاف ونزاع

Marfat.com

46643

پیدا کر کے افراد ملت وقوم کے متاع اتحاد کی قوت کو نقصان پہنچایا جائے
کسی علم وبصیرت والے فرد پر مخفی نہیں کہ غیر مسلم ہر طاقت اہل اسلام کی تقویت
واتحاد سے خائف ہے اور اسے کمزور بنانے میں اپنی کامیابی یقین کر چکی
ہے ایسی خطرناک فضا میں سب سے اول اس امر کی ضرورت ہے کہ ہم
ہر اسلامی ریاست کے ہر طبقہ کے افراد کو ملی ملکی دفاع میں منظم ومتحد کر کے ایک
آہنی دیوار بنا دیں اور اس کا واحد طریقہ یہی ہے کہ ہم خدا ومصطفیٰ کی
کمال تعظیم ومحبت سے فرمان برداری میں ظاہری باطنی طور پر منظم اور متحد
رہیں تاکہ جہاد کی روح دفاعی قوت ہم میں ہمیشہ برقرار رہے اس پر مجمع نے
پر نعرے لگائے نعرۂ تکبیر اللہ اکبر نعرۂ رسالت یا رسول اللہ جذبۂ دفاع ملت
وملک زندہ باد۔ روح جہاد زندہ باد۔ اتحاد علم وعمل زندہ باد تعظیم وادب
خدا ومصطفیٰ زندہ باد۔ امام اہل سنت محدث ہزاروی زندہ باد زعیم شریعت
وطریقت زندہ باد۔

فخر اہل سنت نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا کسی بھی اہل علم
کا یہ مقصد ملت وملک کے لئے کسی طرح مفید اور روا نہیں کہ ان معمولات
ومعتقدات اسلامیہ قدیمہ میں خیالی اختلاف کی بنا پر انتشار پیدا کریں جن معمولات
ومعتقدات میں خدا اور رسول کی تعظیم وادب واتباع میں ملی وقومی اتحاد وتنظیم کی
حیات دیتا ہے - آپ نے فرمایا کہ یہ ایک عظیم حکمت ہے جس سے بعض ابنائے
جنس ناواقف ہیں۔

ملت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ — پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

Marfat.com

سید العلماء نے فرمایا کہ یہی ملی و ملکی حمایت و تقویت پیش نظر رکھ کر ہم بعض علماء صاحبان کے اس کے منافی دعوں اور بیانات سے پیدا شدہ تاریک پہلوؤں کے نکھار کو آئے ہیں ورنہ کسی فرد کی شخصیت یا ذات پر تنقید و بحث کا قصد نہیں لہٰذا تمام لوگ پُر امن طور پر محبت اور پیار کے جذبہ کے تحت ہماری محفلوں کو سن دیکھ کر اپنے دل و دماغ سے انصاف کر کے فیصلہ کریں اور حق و ہدایت کو قبول کریں محض بے بنیاد اختلاف انتشار میں ملت و قوم کا کوئی بھلا نہیں اس پر پھر حسب سابق نعرے لگائے گئے اور لوگ پر خلوص طور پر جوق در جوق آنا شروع ہو گئے اور شیخ سنت کی یہ پہلی محفل تبلیغ مذکر عظیم رونق سے سلام و قیام پر پر انجام ہوئی۔

رات بعد نماز عشاء جو اعلیٰحضرت فخر ملت کی اقتداء میں ادا ہوئی دوسری محفل شروع ہوئی مقامی پولیس بخوبی اپنی ڈیوٹی پر تعینات تھی اور تمام آبادیوں کے لوگ پر سکون طور پر محفل کو سن رہے تھے۔

اوّل بندہ نیاز مند سید منصور علی شاہ عفی عنہ لاہوری قادری محمودی، نے فقیہ ملت محدث ہزاروی کا سیرت و معجزات مصطفےٰ کے بیان پر مشتمل مثالی کلام اپنے مخصوص انداز میں پیش کیا جس کا پہلا شعر ہے ۔

جہاں تو کوچے میں مہر لا دکھا دیئے تو نے
دل و دماغ کے کوچے بسا دیئے تو نے

پھر علامہ مولانا مولوی محمد گل الرحمٰن صاحب ٹانڈوی فاضل مدرسہ دار العلوم حنفیہ قادریہ محبوب آباد نے حسب الارشاد فقیہ ملت علام

Marfat.com

مد ظلہ کی پر مختصر مگر فاضلانہ تقریر فرمائی جس سے مجمع بہت محظوظ ہوا فاضل مقرر نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے فرمایا کہ اعلیحضرت امام اہل سنت فقیہ ملت شیخ طریقت کا وجود و ہستی عالم اسلامی کے لئے عموماً اور سرحد کیلئے خصوصاً ملت کے ہر طبقہ کے واسطے اللہ تعالےٰ کی نعمتِ عظمےٰ ہے لہٰذا ادب کا تقاضا ہے ان کے ہوتے ہمارا کچھ بیان کرنا یہ مناسب نہیں ان پانچوں علما کی طرف سے ۲ جولائی ۱۹۷۶ کے حالیہ دعووں کا جواب حضرت فقیہ ملت ہی ارشاد فرمائیں گے کہ سب لوگ اسی انتظار میں ہیں۔

اس پر خانقاہ عالیہ کے فاضل نعت خوان مولوی گل محمد صاحب و مولوی محمود احمد صاحب قادری محمودی نے فقیہ ملت کا عارفانہ کلام سیرت و کمال مصطفےٰ پر مشتمل حاضرین کو سنایا جس سے مجمع پر ایک کیف طاری ہو گیا ہر تھوڑے وقفہ کے بعد ذکر حق سے فضا گونج اٹھتی اور انوار و برکات کا نزول ہوتا ہوا حاضرین کو محو حیرت بنا دیتا۔

ٹھیک ایک بجے امام اہل سنت شیخ ہر چہار سلاسل طریقت محدث ہزاروی نے یہ خطبہ پڑھا۔

الحمد للہ الذی لا الہ الا ھو والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ محمد والہ واصحابہ الذین عزروہ ونصروہ واتبعوا النور الذی انزل معہ صدق اللہ الذی ارسلہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ وکفیٰ باللہ شھیداً محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ رب اشرح لی صدری

Marfat.com

ویسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی آمین یارب العالمین ○

پھر اہالیان شیروان نے ۲۴ر جولائی کو وارد ہوکر تھوڑے سے مجمع میں جس میں کچھ آدمی اور چھوٹے بچے ہی تھے جن ملا صاحبان نے انتشار پھیلانے کو چند دعوے کیے وہ محدث ہزاروی کے پیش کیے جن کے تفصیل وار جواب آپ نے ارشاد فرما کر بے بنیاد دعوے رد فرمائے جس کی روئداد حسب ذیل ہے

ملا محمد یوسف صاحب مانسہروی کا دعویٰ

(۱) کسی نبی ولی کو ذاتی عطائی علم غیب نہیں نہ قوت تصرف ہے جو ایسا اعتقاد کرے کافر مشرک جہنمی ہے۔

اس کے رد میں امام اہل سنت نے فرمایا کہ یہ ملا صاحب کا بے بنیاد تحکم ہے انبیاء کیلئے اللہ تعالےٰ کے اعلام وعطاسے علم غیب وقوت تصرف حق وثابت ہے اسی کا نام معجزہ ہے جس کا انکار کفر وضلال اور ماننا ضروریات دین وایمان میں سے ہے اور اولیا کیلئے یہ کرامت ہے جو عقائد اہل سنت میں حق وثابت ہے اور انکار اس کا بھی ضلال ہے شرح عقائد نسفی میں ہے

وکلھم کانوا مخبرین مبلغین عن اللہ تعالیٰ لان ھذا معنی النبوۃ والرسالۃ ۱۲ انبیا سب ہی تو اللہ تعالیٰ کے احکام وہدایات واخبار اوامر ونواہی کے بتلانے پہنچانے والے ہوئے ہیں کہ نبوت ورسالت کا معنی ومطلب ہی یہ ہے شفا شریف ومدخل شریف وغیرہ میں ہے النبوۃ ھی الاطلاع علی الغیب نبوت اطلاع علی الغیب ہی تو ہے۔ سپارہ ۲۵ میں ہے وَ

Marfat.com

علمك مالم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيماً ○ تفسیر جلالین
میں ہے۔ ای الاحکام والغیب یعنی احکام شرع و علم غیب کا عطا فرمادیا۔ شرح
عقائد میں ہے کرامات الاولیاء حق کرامات اولیا حق ہیں چنانچہ کتاب و سنت
و آثار نے علم و اقتدار عطائی انبیا کو معجزات میں شمار فرمایا ہے یونہی اولیا کے حق کرامات
سے قرار دیا ہے جس کا تسلیم کرنا دینیات میں سے ہے نہ کہ کفریات و شرکیات سے جن کو
پر کفر شرک اور جہنمی ہونے کا فتویٰ علم اور تقویٰ پر نہیں لگایا گیا اور حدیث صحیح کی
رو سے ایسا بے جا فتویٰ تکفیر مسلم خود لگانے والے پر الٹ پڑتا ہے مسلمان تو اللہ تعالیٰ
کے علم و قدرت کو ذاتی اعتقاد کرتے ہیں جس میں اسکا کوئی شریک نہیں اور اس
کی ذات و صفات ذاتیہ کو ازلی ابدی مانتے ہیں حادث مقدور اختیاری نہیں
اعتقاد کرتے کہ عیب و نقص ہے اور اللہ اس سے پاک ہے جیسا کہ شرح عقائد وغیرہ
کتب میں ہے اور یہی حق ہے۔

البتہ انہیں لوگوں کے زعما و عمائد و اکابر کے عقائد اس میں اہل اسلام سے
نہیں ملتے مثلاً یکروزی۔ براہین قاطعہ۔ تفسیر بلغۃ الحیران وغیرہا کتب و
رسائل میں کذب جھوٹ جہل زنا چوری وغیرہ عیوب و نقائص بندہ کے
مقدورات کو اپنے خدا کے لئے انہوں نے تسلیم کیا ہے اور علم و قدرت الٰہیہ کو مقدور
و اختیاری لکھا ہے اور اس عقیدہ کی تائید و تصدیق کی ہے چنانچہ لکھا ہے کہ:۔
"اور اللہ کو پہلے اس نے کوئی علم بھی نہیں کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے
کے بعد معلوم ہوگا" (بلغہ ص۱۵۸) "اس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار
میں ہو کہ جب چاہے کر لیجیے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے" (تقویۃ الایمان)

Marfat.com

"حالانکہ یہ کلیہ ہے ہر مقدور العبد مقدور اللہ ہے" (اخبار نظام الملک کا ضمیمہ) یکروزی صد ۱۲۵ لکھا کہ "ہم نہیں مانتے کہ اللہ کا جھوٹ ہونا محال ہے" براہین قاطعہ صد ۲ مطبوعہ دیوبند میں لکھا۔ "امکان کذب کا مسئلہ تو اب کسی نے جدید نہیں نکالا" حالانکہ شرح عقائد نسفی طابع قدیم صد ۲۳ میں ہے:۔

الصادر عن الشئ بالقصد والاختیار یکون حادثاً بالضرورۃ جو کسی سے قصد و اختیار سے صادر ہوظ ... کہ وہ حادث ہے اور علم و قدرت وغیرہ صفات ذاتیہ الٰہیہ کو حادث اختیاری ٹھہرانا کھلم کھلا کفر ہے فقہ اکبر اور اس کی شرح ملا علی قاری حنفی مطبع حنفی ۱۲۶۹ھ صد ۲۹ پر ہے صفاتہ فی الازل غیر محدثۃ ولا مخلوقۃ فمن قال انہا مخلوقۃ او محدثۃ او وقف فیہا او شک فیہا فھو کافر باللہ تعالیٰ اللہ کی صفات ازلی ہیں نہ تو پیدا ہیں نہ مخلوق و مقدور ہیں جو انہیں مخلوق و حادث اختیاری بتائے یا اس میں شک توقف کرے اس کا اللہ کے ساتھ ایمان ہی نہیں کافر ہے اور اعلام بقواطع الاسلام مطبوعہ مصر ۱۲۹۲ھ صد ۱۵ میں ہے نفی او اثبت ما ھو صریح فی النقص کفر جو اللہ تعالیٰ کی شان میں کوئی ایسی بات نہ یا ہاں کہے جو صاف عیب و نقص ہو۔ وہ کافر ہو جاتا ہے گو ہم از خود کسی پر فتویٰ نہیں لگاتے مگر جب کوئی ایسی بات کرے جس پر شرع شریف کا حکم لگتا ہو تو اس سے کیونکر بچ سکتا ہے اس پر مجمع میں مسرت کی لہر دوڑ گئی سب نے کہا کہ انہوں نے واقعی سمجھ کر نہ کہا تھا۔ ان کا دعویٰ واقعی باطل ہو گیا

محمد یوسف صاحب بانسہروی کے دعویٰ (۲) کا خلاصہ

"فرمان نبوی ہے میری امت کے ۷۳ فرقے ہوں گے سب جہنمی ہوں گے ایک کے سوا وہ ناجی جنتی ہم دیوبندی ہیں"۔

اس دعوے کے جواب میں بھی" زعیم ملت نے کمال سنجیدگی و متانت سے نہایت پیار کے ساتھ فرمایا کہ ہم ان کے اس جانکاہ صدمہ میں اظہار ہمدردی کے ساتھ افسوس کرتے ہیں کہ ان کو ایسی بھیڑ بھاڑ میں یادداشت مخدوش ہو گئی ورنہ پہلے دعوا کا یہ آپ ہی رد پیش کر گئے جب ان کو حضور کے علم غیب عطائی پر ایمان ہی نہیں، تو یہ حضور کا فرمان علم غیب ہی تو ہے کہ ۷۳ فرقے بعد ہونا تھے جیسا آپ نے فرمایا ویسا ہی ہوا تو یہ علم غیب ہی تو ہے اب فضیلت مآب یوسف صاحب اسے کیا کہیں گے اگر علم غیب ذاتی کہیں تو جمہور اہل اسلام سے نکل کر کفر سر آتا ہے عطائی کہیں تو دیوبندیت وہابیت سے نکل کر کہیں کے نہیں رہتے کفر اس طرح بھی نہیں ٹلتا۔ اگر غیب مطلق کہیں تو کفر سے نہیں بچتے یا اسے علم غیب ہی نہ ہونا کہہ گذریں تو آدمیت انسانیت منہ نہ لگائیگی کہ غیب نہیں تو کیا ہے یا حضور کے فرمان ہونے سے ہی انکار کریں تو نہیں بنتی کہ اسی میں ہماری دیوبندیت کا سر دے بیٹھے تو ہیں فرقہ ناجیہ میں بھی اکیلے رہنا چاہتے ہیں اور علم غیب عطائی کے کفر ہونے کا پہاڑہ بھی نہیں چھوڑنا چاہتے عجیب مخمصہ میں آ پھنسے ہیں ناجی نہ رہیں تو مصیبت ناجی بننے کو علم غیب عطائی ماننا پڑے تو کفر سر آتے ازیں سو راندہ وازاں سو درماندہ نہ معلوم کس خمار میں کیا کیا فرما گئے عوام خواص نے نعرے لگائے کہ واقعی نہیں سمجھے۔

(۲) اس عجیب بے اصل دعوے کے رد میں امام اہل سنت نے فرمایا

Marfat.com

اب جس فرمان نبوی سے بات نہ بنتی بنانے کی سوجھی بھی تو خیر سے خیانت ہی کے ساتھ اور کذب و افترا و بہتان ہی پر خاتمہ فرمایا کہ وہ ہم دیوبندی ہی ہیں یہ حدیث میں تو نہیں ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم پر اس افترا کی سزا جو مذکور ہے وہ شاید حافظہ نہ رہا ہو فلیتبوأ مقعدہٗ من النار ایسا کرنے والا اپنا ٹھکانا جہنم میں تلاش کرے خدا اس بدانجامی سے ان کو نجات دے ورنہ ان کی اس مصیبت میں ہمیں کافی صدمہ اور ہمدردی ہے۔

(۳) فقیہ ملت نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اگر ان کی بنادٹی بات کر ۲۷ وال ناجی فرقہ ہم دیوبندی ہی ہیں مسلم ٹھہرے تو دیوبند کے بننے سے پہلے گذرے یا جو وہاں نہ گئے نہ دیوبندی بنے بلکہ تھانوی ۔ گنگوہی ۔ مکی ۔ مدنی ۔ دہلوی ۔ سرہندی اجمیری ۔ بخاری ۔ کابلی ۔ سمرقندی ۔ ہراتی وغیرہا کہلائے اور دیگر غیر دیوبندی خلق اللہ عالم کے تہ و بالا میں سب ہی یوسف صاحب نے جہنمی گمراہ ٹھہرا لئے اور اگر وہ ماشاء اللہ ایسے نہ ہو گئے تو یہ فتویٰ خیر سے اپنے سر پڑا یا نہ ہر سب نے با تفاق کہا ضرور

(۴) اور یہ فرمان نبوی مشکوٰۃ باب الاعتصام کی فصل دوم میں ص ۳۰ ملاحظہ ہو اس کے آخر میں ہے صحابہ نے عرض کیا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ و اصحابی حضور وہ کون لوگ ۷۲ فرقہ کے برعکس ناجی ہیں فرمایا اس دین والے جس پر میں اور میرے ساتھی اہل بیت وصحابہ ہیں اس کو یوسف صاحب نے نہ معلوم کس اندیشہ سے چھپایا اور بیان کرنا روا نہ رکھا اگر اسی کا ترجمہ " ہم دیوبندی ہیں " تراشا ہے تو ترجمہ کے لئے یہ سانچا گھر کا یا ہر کام نہ آسکے گا اگر افترا کی ہمت کر لی تو جہنم کا ٹھکانا شاید پسند نہ آئے بہر حال اصل فرمان نبوی

Marfat.com

سے معلوم ہوا کہ نجات والے وہ لوگ ہیں جو حضور کے ساتھی اہل بیت وصحابہ کے طریقہ پر ہوں گے۔ یوسف صاحب نے شاید اسی لئے بیان نہ کیا کہ آخر وہ ان لوگوں میں سے تو ہیں نہیں اس کے بجائے اپنے گروہ کا کیوں نہ کہدیا جائے کون پوچھنے والا ہے ہم ان کے اس صدمہ میں بھی اظہار ہمدردی کے ساتھ دعا کرتے ہیں کہ وہ بھی فرقہ ناجیہ سے ہو سکیں اگرچہ فرمان نبوی کہکر انہوں نے جو بیان دیا وہ کذب وافترا سے خالی نہیں معلوم ہوا کہ بیان کرتے وقت جو بیان کیا سمجھے نہیں نعرہ لگا واقعی نہیں سمجھے۔

محمد یوسف صاحب مانسہروی کا دعوی ۳ کا خلاصہ

فرمان نبوی ہے میری امت کے علما بنی اسرائیل کے پیغمبر ہیں۔ **اسکے جواب میں:** محدث ہزاروی نے فرمایا کہ بشرط صحت نقل یہ افترا ہے انبیاء بنی اسرائیل کے مانند ہیں کہا ہو تو اس روایت کے حق صاحب کنز العمال امام دمیری امام ابن حجر عسقلانی امام زرکشی وغیرہ نے بالاتفاق فرمایا لا اصل لہ اس کی کوئی اصل نہیں ملاحظہ ہو موضوعات کبیر ملا علی قاری ص۴۸ اور اسنی المطالب مطبوع مصر ص۱۳۶ بدمذہبی و بدعقیدگی کے باوجود اپنے متعلق اسے لا دھرا تو حسرتیہ ہوا۔ اور منقبت علماء ربانی میں صحیح الاسناد محامد کم نہیں مگر وہ صحیح الاعتقاد علماء کے متعلق ہیں عقائد کی خرابی پر منہ دھو رکھنا چاہیئے آں عزیز اللہ نشانے دیگر است کیا جو لوگ علم وفضل کی آڑ میں خیرات وحسنات ومعمولات ومعتقدات اسلامیہ دینیہ سے ہر حیلہ بہانہ لے کر ردکیں اور اہل اسلام کی ناحق تکفیر کریں وہ کیونکر علماء اسلام سے کہلا سکتے ہیں سورۃ قلم نے خیرات و

Marfat.com

حسنات سے ناحق روکنے والوں کو مناع للخیر کے لقب سے یاد فرما کر آخر نشاندہی فرمائی کہ ان کی اصل میں خطا ہے تو نقل میں کیونکر خطا نہ ہو گی خدا اس بدحالی سے ہم سب کو بچائے۔

محمد یوسف صاحب کے دعویٰ کا خلاصہ

جو کسی کو ماسوا اللہ مختار مانے کہے یا متصرف ٹھہرائے کافر مشرک ہے۔ امام اہلسنت نے اس کے جواب میں فرمایا یہ بھی سوچے سمجھے بغیر کہی مختار وہ جسے اختیار دیا گیا ہو یہ معنیٰ خدا کے لئے ان کے ہاں ہیں تو اختیار دینے والے کی نشاندہی نہیں کہ اس کو کس نے اختیار دیا وہ خود، مالک الملک ہے اسے کون دینے والا ہے البتہ یہ معنیٰ محبوب خدا محمد مصطفےٰ کے لئے درست ہے کہ اسی نے فرمایا ہے اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ بے شک ہم نے اے محبوب تجھ کو کوثر عطا فرمایا آپ کوثر خیر کثیر کے مختار رہے تو صاحب تصرف بھی ہوئے یہ ان کے نزدیک شرک وکفر ہے۔ تو نہ معلوم دین ایمان کیا ہو گا اب ان حضرات سے مؤدبانہ گذارش ہے جو حضور کو مختار مانے کہے وہ کافر مشرک ہے تو بانی دیوبند کے قصائد قاسمی میں ملاحظہ کیجے ؎

گر آسماں پہ ہیں عیسیٰ و ادریس خیر سہی
زمیں پہ جلوہ نما ہیں محمد مختار

غرض بے سمجھی کے فتووں سے استاد خانہ بچ نہ سکا۔ اب علماء دیوبند کا پیر خانہ رہ گیا حاجی امداد اللہ صاحب عرض رساں ہیں ؎

جہاز امت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں

Marfat.com

تم اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ!

کسی کا کہنا آئندہ یاد رہنا چاہیئے

یوں نظر دوڑے نہ برچھی تان کر اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر

کہیۓ اہل اسلام پر شرک کفر کا فتویٰ لگانے میں کچھ یہ حضرات سمجھے یا نہ مجمع سے بیک آواز جواب آیا۔ واقعی نہیں سمجھے۔

مانسہروی صاحب کا ۵ واں دعوٰی :۔ مکرر ہوا کر مختار بنانا ماننا شرک کفر ہے ایسا کرنے والے جہنمی ہیں۔

اس کے جواب میں بھی شیخ سنت محدث ہزاروی

نے فرمایا کہ جن دلائل سے چوتھا دعوٰی رد ہوا یہ پانچواں بھی انہی سے رد ہوا عوام کی آواز یقیناً۔

علامہ شفیق الرحمن صاحب کہیاں کا دعوٰی نمبر (۱) خلاصہ

لا تسجدوا للشمس الآیۃ پڑھ کر کسی مخلوق زندہ مردہ کے آگے مسجد میں یا باہر جھکنا شرک کفر ہے۔

اس کے رد میں امام اہل سنت محدث ہزاروی نے فرمایا اگر، آں حضرات کو ناگوار نہ گذرے تو اپنی رائے سے قرآن پاک میں کہدیا گیا ہے مشکوۃ کتاب العلم کی دوسری فصل سے ثابت ہوتا ہے ایسا کرنا جہنمی بننا ہے ابن عباس سے مروی ہے ہادی عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا فرمان ہے من کذب علی متعمداً فلیتبوا مقعدہٗ من النار جو مجھ پر جان کر افترا باندھے جھوٹ کہے تو اپنا ٹھکانا جہنم میں تلاش کرے انہی سے دوسری روایت ہے۔ من قال فی القرآن

Marfat.com

برائیہ فلیتبوأ مقعدہ من النار جو قرآن پاک میں اپنی رائے سے کہے تو
اپنا ٹھکانا جہنم میں جلنے سجدہ کرنا معبود برحق کا حق ہے اس لئے سورج چاند
کسی چیز کو ہادی عالم کی ہدایت یعنی منع ہوا لہٰذا یہ کوئی مومن مسلمان نہیں کرتا اس
کو بگاڑ کر جھکنے پر سجدہ کا حکم لگانا اور شرک کفر کا فتویٰ دینا بڑی جہالت اور گمراہی
ہے اور جہنمی کا کام ہے ورنہ مطلق جھکنا سجدہ اور شرک کفر ہے تو جانور کا دودھ
نکالنے پیشاب پاخانہ کی قضائے حاجت کیلئے سونے کے واسطے سر منڈانے
کے واسطے نائی کے آگے پست دروازہ کھڑکی کے آگے داخل ہونے کو جھکنے
پر خود ان پر اور ان کے بڑوں پر یہ فتویٰ لگایا نہ۔ اور صحابہ کرام حضور کے ہاتھ
پاؤں چومنے کو جھکتے رہے یہ گمراہ کن فتویٰ کہاں کہاں پہنچا بتاؤ یہ کہنے میں یہ لوگ
سمجھے یا نہ جواب نہیں نیز سجدہ سات ارکان پر ہے ماتھا ناک دو ہاتھ دو زانو صرف جھکنے کو سجدہ کہنا جہل ہے

شفیق الرحمن صاحب کیہالوی کے دوسرے دعوی کا خلاصہ

کسی کے ہاتھ چومنا شرک کفر ہے

اس کے رد میں فخر احناف امام اہل سنت نے فرمایا آہ ایسے علم
سے اللہ تعالیٰ کی پناہ جس سے آدمی کتاب وسنت سے دیدہ دانستہ منہ پھیر
کر حق وباطل سے بیگانہ بن کر باتیں کرنے لگے نبی اللہ کے حق اللہ کا فرمان ہے۔
وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيهًا (پ ۲۲ احزاب) اور ملائکہ خدام انبیاء و اولیاء کے
حق فرمایا ہے انبیاء بل عباد مکرمون بلکہ وہ اللہ کے بندے عزت والے
ہیں اور حدیث شریعت میں اکرام مسلم پر ہر مومن ماموں ہے اور منجملہ اکرام کے
ہاتھ چومنا بھی ہے چنانچہ مشکوٰۃ صفحہ ۲۰۱ اصح المطابع باب مصافحہ و معانقہ کے

دوسری فصل میں حضرت زارعؓ جو وفد عبدالقیس میں تھے فرماتے ہیں :-

لما قدمنا المدینۃ فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل ید رسول اللہ

وجلہ جب ہم مدینہ طیبہ میں آئے تو اپنی سواریوں سے اترنے میں ایک دوسرے سے بڑھکر جلدی کرنے لگے تو ہم حضور کے دست اقدس اور پاؤں مبارک چومتے تھے (رواہ ابوداؤد) اور مشکوٰۃ ص۱۶ باب الکبائر و علامات النفاق میں دوسری فصل کی پہلی روایت میں حضرت صفوان بن عسالؓ ان دو شخصوں کے حق راوی جنہوں نے آیات بینات سے سوال کیا جواب پاکر فرماتے ہیں :-

فَقَبَّلَا یَدَیْہِ وَرِجْلَیْہِ انہوں نے حضور کے دونوں ہاتھ اور پاؤں مبارک چومے مشکوٰۃ ص۱۴۱ باب مایقال عند من حضرہ الموت کی دوسری فصل میں عائشہؓ سے مروی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم قبل عثمان بن مظعون وھو میت وھو یبکی حتی سال دموع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی وجہ عثمان (رواہ ترمذی وابوداؤد وابن ماجہ) بے شک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعونؓ کو چوما جبکہ فوت ہو چکے تھے اور حضور رو رہے تھے حتیٰ کہ حضور کے آنسو مبارک ان کے چہرہ پر بہہ گئے۔

فوائد ان تینوں حدیثوں سے ثابت ہوا (۱) کہ کسی اللہ کے نیک مقبول بندہ کے ہاتھ پاؤں چومنا سنت ہے شرک کفر اور گناہ نہیں۔

(۲) یہ سنت صحابہ ہے۔ (۳) یہ مسلم غیر مسلم کسی کے لیے منع نہیں (۴) زندہ اور مرگزار بندہ خدا کے چومنے کو جھکنا سنت اسلام ہے اس میں شرک کفر معصیت کا شائبہ نہیں جو اسے شرک کفر تصور کرے اس میں دین

Marfat.com

ایمان کی دانست وعقیدت نہیں پائی جاتی (۵) مومن بعد وفات بھی پاک ہے (۶) ملی و دینی عزیزوں اور بزرگوں تعلقداروں کے صدمہ میں رونا اور ان سے محبت و پیار کا معاملہ ملت اسلامیہ کی سنتوں میں سے ہے مجمع سے بالاتفاق آواز آئی ملا شفیق الرحمن نے جو کہا غلط اور ناسمجھی سے کہا!

پھر امام اہل سنت نے عینی شرح بخاری وغیرہ کتب سے بھی حوالہ جات پیش فرمائے بالآخر یہ ثابت ہوا کہ فرقہ ناجیہ بزرگوں کے ہاتھ پاؤں چومنے والا ہے نہ کہ منکر۔

علامہ شفیق الرحمن صاحب کے دعوے نمبر ۳ کا خلاصہ

کسی کی بیعت مت کرو یہ جائز نہیں جب کرو تو علمائے دیوبند کی کرو۔

امام اہلسنت محدث ہزاروی نے اپنے مخصوص انداز متانت سے نوازتے ہوئے فرمایا (۱) بیعت تو حق کی اطاعت اور پیروی کے لیے مشروع ہے جس کی کھلی اجازت اللہ تعالیٰ نے دی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم اطاعت کرو اللہ اور رسول خدا کی اور والی امر مسلمان کی اس میں کسی جگہ کے لوگوں کی خصوصیت نہیں یہ بھی اپنی شریعت تیار کی گئی ہے جو انہیں کو چاہیے۔ (۲) علماء دیوبند کے سوا کسی کی بیعت سے ممانعت کا اعلان عام اگر ان کے ہاں ضروریات میں سے ٹھہرا تو اہل بیت صحابہ تابعین تبع تابعین اور علماء ومشائخ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ سہروردیہ سب کی بیعتیں کیسی ہوئیں اور علمائے دیوبند دوسو برس سے آگے نہ تھے تو وہ پہلے

Marfat.com

کی بیتیں ان کے نزدیک جائز نہ ہوئیں یہ ہے ملائیت کا ابال بتاؤ انہوں نے سمجھ کر کہا سب نے کہ کہا نا سمجھی سے کہا۔ شفیق الرحمٰن صاحب گھیالوی کے دعوٰے (۴) کا خلاصہ: حضرت عمرؓ نے حجر اسود کو بوسہ دیا تو فرمایا کہ میں تجھے پیغمبر کی سنت کے ذریعہ بوسہ دے رہا ہوں ورنہ تو ایک پتھر ہے تجھ میں کچھ بھی نفع نقصان نہیں۔ اس کے جواب میں فقیہ ملت محدث ہزاروی نے متانت سے ارشاد فرمایا کہ عارف روم نے خوب فرمایا ہے ~ حرفِ درویشاں بدزدو مرد دوں + تا بخواند بر خلائق زاں فسوں۔ آہ علم تو آدمی کا راہنما ہونا چاہیئے مگر بعض کے لئے رہزن ہوتا ہے اسی لئے عارف روم نے فرمایا علم را بر تن زنی مارے بود + علم را بر دل زنی یارے بود۔ کسی ناچیز نے کہا ہے اک علم سے آتی ہے انسان کو شیطانی۔ اک علم سے ہوتی ہے یہ خاک بھی نورانی مولا کریم ہمارے ابنائے جنس اور ہمکو وہ علم عطا کرے جو موجب ہدایت وقرب ورضائے حق ہو آمین۔ جب ہمارے شفیق صاحب کا معرکہ ہی اتنا دلیر ہے کہ کتاب وسنت کی تحویل وتحریف نہیں آسان ہے اور جو چاہیں از خود کہدیں تو حضرت عمرؓ کے بیان کو اگر اپنے سانچہ وتحریف کی کٹھالی میں پھیر نکالیں اور کچھ کا کچھ بنا لیں تو کیا مشکل ہے اب کون ان سے پوچھنے کی گستاخی کرے کہ حضرت عمرؓ سے یہ کلام بعینہٖ ثابت کر سکنے کی سکت ہے؟ اس میں سے آپ نے حسب عادت فدہٗ خود کچھ کتر بیونت خیانت نہیں تو تحسین فرمالیا! یہ ہم کچھ ایکی ناحق تبدیلی تحریر کی خدانخواستہ نہیں پوچھ رہے بلکہ آپ کی حسب ہدایت دریافت کر رہے ہیں آپ کا فرمان ہے علمائے حق سے دریافت کرو وہ اس کی کسوٹی ہیں۔ لہٰذا علمائے حق سے کھری کھوٹی کا دریافت کرنا تو منع نہیں۔ بخیر مؤدبانہ التماس آنکہ جس مقدس مدرسہ میں پڑھا یا پڑھایا ہو تو وہاں عالم حنفیت کی شہرہ آفاق کتاب ہدایہ کا مقدمہ هذیها الهدایه اگر آپ کی نگاہ عنایت میں اتفاق سے آیا ہو تو گذشتہ کو صلوات آئندہ کو احتیاط کے

Marfat.com

طور پر یاد رہے کہ اصل مضمون متعلقہ روایات حافظہ میں محفوظ نہیں۔ اضلال خلق کی ہوس بیجا
نے ہمیں لہر کو کہیں کا نہ رکھا حجر اسود کے مناقب میں احادیث وارد ہیں جن سے کچھ صاحب عقائد نعمین
نے ذکر کی ہیں ازاں جملہ ایک وہ حدیث جو صحاح میں عمر رضہ سے وارد ہوئی انہ جاء الی الحجر
الاسود وقبلہ وقال انی اعلم انک حجر لا تنفع ولا تضر ولولا انی رأیت رسول اللہ ما قبلتک
زاد الحاکم فی روایۃ فقال علی رضہ بل یا امیر المومنین ھو یضر وینفع ولو علمت ذالک من
تاویل کتاب اللہ لعلمت انہ کما اقول قال اللہ تعالی واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورھم
ذریتھم الایۃ فلما اقروا انہ الرب وانھم العبید کتب میثاقھم فی رق والقمہ فی ھذا
الحجر وانہ یبعث یوم القیامۃ ولہ عینان ولسان وشفتان یشھد لمن وافی
بالموافاۃ فھو امین اللہ فی ھذا الکتاب فقال لہ عمر رضہ لا ابقانی اللہ بارض لست فیھا
یا ابا الحسن کہ آپ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے چوما اور فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے تو نہ
نفع دے سکے نہ نقصان اور اگر میں نے حضور کو نہ دیکھا ہوتا تو تجھے نہ چومتا حاکم کی روایت میں یہ بھی ہے
تو اس پر حضرت علی رضہ نے فرمایا بلکہ اے امیر المؤمنین وہ پتھر ضرر بھی دیتا ہے اور نفع بھی اور اگر آپ
کتاب اللہ کی اس آیت کے مضمون پر متوجہ ہوتے تو ضرور آپ جان لیتے کہ فی الواقع ایسا ہی ہے جیسا
میں کہتا ہوں فرمان الٰہی ہے اور جب آپکے رب نے بنی آدم سے پیمان لیا (الخ) جب انہوں نے میثاق
کر لیا کہ وہ رب ہے اور یہ عبد ہیں ان کے میثاق کو ایک ورق میں مکتوب بنا کر اس پتھر میں
رکھا اور یہ قیامت کے دن اٹھایا جاویگا اور اسکی آنکھیں زبان اور لب ہوں گے گواہی دیگا
جن لوگوں نے اس میثاق کو پورا کیا ان کے حق تو یہ اللہ کا امین ہے اس عہد میں اور مسلمانوں کا
گواہ (اور ظاہر ہے کہ دوسروں کے حق میں اسکے برعکس ہے) اس پر عمر رضہ نے فرمایا اے علی جس
سرزمین میں تم نہ ہو اللہ مجھے اس میں نہ رکھے (مقدمہ ہدایہ ص ١٦) **فرمائیے شفیق صاحب**

Marfat.com

اس سے تو چند فوائد ثابت ہوئے (۱) جھک کر حجر اسود کو چومنا سنت مصطفیٰ و سنت صحابہ
ہے (۲) لا تنفع و لا تضر کا معنیٰ وہ نہیں جو آپ کی شفقت سے برآمد ہوتا ہے بلکہ یہ ہے کہ
اس سے آپکا مقصود اہل جاہلیت کے عقیدہ بت پرستی و شرک کا رد ہے کہ نفع و ضرر کی قدرت
ذاتی معبود برحق کو ہے وہی عبادت کے لائق ہے (۳) اسلام نے حجر اسود کو چومنے کی سنت
سے دیلئے وہابیت کا یہ زعم باطل اس پتھر سے پاش پاش کر کے رکھ دیا کہ غیر اللہ کی تعظیم و
ادب اور چومنا اور اسکے لئے جھکنا اور کوشش کرنا شرک کفر ہے یا غیر اللہ کی عبادت ہے
(۴) معلوم ہوا وہابیہ کے ہاں جسے بدعت سے لیکر شرک و کفر بت پرستی تک زعم کیا جاتا
ہے جو ملت اسلام کے ارکان و سنن میں سے ہو معاذ اللہ (۵) حضرت عمرؓ پر جو اتہام
کیا تھا وہ بے بنیاد نکلا اور سیدنا علی حجر اسود کے لعطاء الٰہی نفع و ضرر کے معتقد
ٹھہرے مگر شفیق صاحب کی شفقت اس سے برطرف نکلی (۶) اہل دل کے حق حجر اسود
پتھر بھی گواہی دے گا مگر ہمارے عہد کے بعض انسان اس پر تیار نہیں وہ خود ہی
انصاف کریں کہ ان کے دل اعضاء پتھروں سے سخت قسم کے ٹھہرے یا نہ ۔ اب فرمایئے
کہ کسی حدیث یا روایت کے نام و نسبت سے خلق خدا کو غلط بے بنیاد عقیدہ و مضمون کی
دکانداروں راست سے بہکانا نہیں تو کیا ہے یہ شعر اگر ناگوار نہ ہو تو یاد رکھنے کا ہے ؎
نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے ۔ مزہ تو جب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی ۔ اور یہی
بزرگ خود کا منقول براہ راست ہے وَسَوْفَ تَرَىٰ إِذَا انْكَشَفَ الْغُبَارُ ۔ أَفَرَسٌ
تَحْتَ رِجْلِكَ أَمْ حِمَارٌ اور کسی با خدا کا فرمان ہے بروز حشر شود ہمچو روز
معلومت کہ با کہ باختہ عشق در شب دیجور ۔ شفیق صاحب گھبیا لوگ
کے پانچویں دعوا کا خلاصہ ہے کہ صولہ جمعہ کی اذان ثانیہ مسجد میں ہو

Marfat.com

یہی سنت رسول ہے جو باہر اذان کہلائے اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی پھر رجماً بالغیب چند کتب فقہ حنفی وفتاویٰ کا نام لیا اور کہا ان سے یہی ثابت ہے جو ہم نے کہدیا ہے

اس کے جواب میں شیخ سنت فقیہ ملت نے بڑے پیارے لب ولہجہ سے فرمایا فیا للعجب انہی فقہ اور فتاویٰ سے تو اذان ثانی کا خارج مسجد یا دروازہ مسجد پہ ہونا ہمنے آپ حضرات کی خدمت سامیہ میں پیش کر کے صوم صموت پر آپ کو عامل بنایا ان سے تو آپ کے خلاف ثابت ہے پھر انہی کتابوں کا نام لے دینا بے شک یہ بھی عالی ہمتی ہی کی بنا پر ہو سکتا ہے مودبانہ عرض ہے کہ پڑھنے پڑھانے کے باوجود پھر پڑھیے لیکن دل دماغ وچشم سے حجاب ضد دور فرما کر اور وہ تو کمال یہ کمال کر گئے فرمایا کہ جو مسجد کے باہر اذان کہلائے اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی" علمیت وفقاہت کی شفقت میں اگر کچھ بھی رمق حیات ہو تو اپنے کہے کی لاج رکھنے ہی کو کتاب وسنت سے جو کہا یہ ثابت کر دکھاؤ کہ مسجد سے باہر جو اذان کہلائے اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی اگر بارِ خاطر نہ ہو تو مودبانہ عرض کر دیں کہ مشرق سے طلوع ہو کر مغرب میں ڈوبنے والا سورج مغرب سے آنکلے گا مگر اس اپنے مفروضہ باطل کا ثبوت قطعی قرآن وحدیث سے ثابت کرنا جناب کے وجود سے کبھی نہ ہو سکے گا تو کیجئے پھر عالمانہ وضع قطع بنا کر ایسی بے بنیاد باتیں کرتے ذرا بھر شرم محسوس نہ فرمانا آخر کتنی حیران کن جرات اعلانسانیت سوز بہادری ہے ؏ گر ہمیں مکتب وہمیں مُلّا - کارِ طفلاں تمام خواہد شد

مزید برآں یہ کہہ کر ہر علم وفضل چسپاں کر دی کہ خواہ کسی امام کا عہد ہو یہی حکم ہے ماشاء اللہ سفر اور جنگل میں اذان دلانے والے کے پیچھے تو آپ ہی نماز نہ ہوگی کہ آخر وہ مسجد سے باہر ہی تو ہوئیں خیر القرون سے لیکر آج تک کے مسافروں اور

مجاہدوں غازیوں کی نمازوں کو عالیجناب فضیلت مآب شفیق الرحمٰن صاحب نے ناجائز کر کے دکھدیا اور پھر بھی نہ معلوم کیوں تھم گئے ورنہ لگتے ہاتھوں فرماجاتے ہر کہ تسک آرد کافر گردد۔ علم وفقاہت اسکا نام ہے زندہ باد

شفیق الرحمٰن صاحب گھیالوی کے (۶) دعویٰ کا خلاصہ۔ اگر مرغا ذبح کرتے وقت درود پڑھا گیا تو مرغا حرام ہو گیا۔

حضور نے اس کا جواب یوں دیا کہ یہ بھی مجہول کلام ہے اور علماء کے کلام کا سرقہ و صرف بیجا بے محل ہے کسی جانور کے ذبح کے وقت تکبیر پڑھنی مشروع ہے بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرنا ہے جب بوقت ذبح تکبیر نہ پڑھی حرام تو اس لئے ہو گا اگر عین ذبح کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا مگر اس سے پہلے اور پیچھے اسی وقت اور اسی جگہ درود شریف پڑھا تو مرغا حرام نہیں ہو گا عمداً تکبیر کے ترک کرنے سے ذبیحہ کا حرام ہونا بیان کرنا کس قدر فاضلانہ خیانت اور سرقہ وخدعہ سے شفقت فرمائی گئی بات اپنے ٹھکانے سے کیا خوب بدلائی گئی یہ آقدلہ ہے ان کی جن کی عادت ہے یحرفون الکلم عن مواضعہ خدا ان کی کورانہ تقلید سے ہمیں اور ہمارے ہر مسلمان بھائی بہنوں کو محفوظ رکھے آمین۔

یہاں بھی شفیق صاحب نے حسب معمول ہی شفقت فرمائی کہ بات کو اس طرح بیان نہ فرمایا کہ سننے والوں کو کوئی ہدایت نصیب ہو بلکہ بدلکر یوں پیش کیا کہ سننے والے راہِ راست سے بہک جائیں۔ عوام سے آواز آئی بے تسک دینی مسائل کو بدلکر بیان کر گئے ہیں۔

عالی بیان شفیق الرحمٰن صاحب کے ساتویں دعویٰ کا ماحصل:۔ اگر علمائے

Marfat.com

دیوبند نہ ہوتے تو لوگوں کے پاس قرآن صحیح نہ ہوتا۔

اس کے رد میں شیخ سنت محدث ہزاروی نے بڑے پیار سے فرمایا کہ اگر شفیق صاحب کی یہ شفقت قبول ہو تو سوال پیش ہوتا ہے کہ دیوبند کا دو صدی سے آگے تو نام ونشان اور وجود ہی نہ تھا تو اس کے دیوبندی کہلانے والے علما آپ ہی نہ ہوئے تو بارہ صدی میں خیر القرون سے لیکر دیوبند کے وجود تک جو قرآن کریم عوالم اسلامی میں متواتر مسلسل چلا آیا وہ شفیق صاحب اور ان کے ہم مذہب وعقیدہ علمائے دیوبند کے اعتقاد میں صحیح نہیں دو صدی کے اندر جب علمائے دیوبند ہوئے تب سے شفیق صاحب اور ان کے گروہ کو قرآن صحیح میسر آیا لو چھو خود ان سے اور دنیا جہان کے مسلمانوں سے ایسا عقیدہ اور اقرار دین ایمان اور علم وہدایت ہے یا بے دینی کفر اور جہالت وضلالت کیا فرماتے ہیں علمائے دیوبند اس مسئلہ بیان کردہ شفیق الرحمٰن صاحب کے حق میں بتاؤ یہ فاضلانہ بیان فرما کر اپنے ساتھ علمائے دیوبند کو بھی لے ڈوبے یا نہ ؟ مجمع کی آواز لے ڈوبے۔

نیز ان سے مؤدبانہ سوال ہوتا ہے کہ جب آپکے گروہ کے ایمان اعتقاد میں علمائے دیوبند کے وجود پر صحت قرآن منحصر ہے تو پھر خود علمائے دیوبند اور انکے شفیق صاحب کو صحیح قرآن کہاں سے میسر آگیا کیا خود ان پر اترا ہے تو ایسا عقیدہ ایمان ہے یا کفر اور اگر پہلے سے دنیا میں قرآن کریم صحیح محفوظ اور موجود ہے اور آئندہ رہے گا تو پھر اس دین ایمان سوز بیان کی کیا

87775

Marfat.com

حاجت تھی۔ بتاؤ اس بیان کی شفقت میں شفیق صاحب بیان سے قبل اور بعد کچھ سمجھے۔ مجمع کی آواز:۔ نہیں سمجھے اور جنہوں نے اس مجمع میں موجود ہوتے ہوئے اس پر سکوت اور رضا خموشی اختیار کی وہ بھی رضا بالکفر کفر کی زد میں آکر شفیق صاحب کی شفقت سے یکساں ٹھہرے مجمع کی آواز ضرور ٹھہرے۔

مُحدِّث ہزاروی نے دعا فرمائی کہ ہمیں ان کی اس بدحالی پر کوئی مسرت نہیں بلکہ صدمہ ہے اللہ انہیں اس سے نجات دے آمین۔

شفیق الرحمان صاحب کے اس پُر شفقت بیان کے رو سے لوح محفوظ میں آسمان پر قرآن صحیح نہ رہا کہ آخر علمائے دیوبند کی رسائی وہاں نہیں الغرض ہمارے کرم فرما ؎

ہیں وہ لفظ درد جس پہلو الٹو درد ہے

شفیق الرحمن صاحب کے دعویٰ نمبر ۸ کا ماحصل

حضور نے فرمایا جو نئے طریقے نکالیں اور جو ان پر عمل کریں سب مردود ہیں۔

سیدنا مُحدّث ہزاروی نے اسکے جواب میں بڑی محبت سے

فرمایا:۔ کہ ہمارے شفیق صاحب از راہِ شفقت بعینہٖ یہ الفاظ اپنے پیش کردہ ہادی عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم کی حدیث سے ثابت

Marfat.com

کرنے کی زحمت گوارا فرمائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ صبح قیامت تک بھی نہیں تو کیا یہ دانستہ طور پر اللہ کے آخری رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہتان اور افترا اور کذب اور جھوٹ نہیں تھوپا گیا؟ یقیناً ایسا ہی کرم کیا گیا ہے تو فرمایئے کیا پڑھتے پڑھاتے یہ حدیث صحیح جناب کے ملاحظہ میں نہ آئی :- من کذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعدہ من النار

جو مجھ پر عمداً جھوٹ تھوپے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں تلاش کرے

یقیناً اس سے آپ اور آپ کے علمائے دیوبند انکار کی مجال نہیں رکھتے - آخر ہمیں آپ کے اس جانکاہ صدمہ میں ہمدردی ہے مگر صبر کے سوا چارہ نہیں جو تراشا گیا کتاب وسنت آثار معمولات و معتقدات اسلامیہ کے صریح خلاف ہے ۲ بقرہ میں ہے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ نیز خیرات کے کاموں میں ایک دوسرے سے آگے رہنے کی کوشش کرو۔

۲ بقرہ میں وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ

جو از خود کوئی نیک کام کرے تو اللہ بیشک قدرداں جاننے والا ہے

۲ بقرہ میں وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ط

جو از خود کوئی نیک کام کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے

ان آیات قرآنیہ سے نئے نیک کاموں اور طریقوں کے نکالنے ان پر عمل اور ان کی ایجاد کی کھلی اجازت اور خوبی ثابت ہوئی یہ طریقے مقبول اور پسندیدہ ہیں مگر شفیق صاحب کی شفقتِ علمی میں سب مردود ہیں معاذ اللہ

Marfat.com

ہمارے شفیق صاحب اپنی پوری جماعت کی شفقت و علمیت و فقاہت کے مجسمہ و خلاصہ ہیں اسی بنا پر اگلی پچھلی حاضر غائب جماعت کی تسلیم و رضا کے ساتھ اپنے گروہ کے اجماعی اختیارات کے طور پر مشکوٰۃ کتاب العلم کی پہلی فصل کی ماقبل آخر حدیث صحیح مسلم پر بلند ہمتی و شفقت سے ہاتھ صاف فرما کر فلین فاحش کے ساتھ سنت نبوی کو اپنے ڈھانچہ میں ڈھال کر عوام پر فرمان حضور کہکر جس دیدہ دلیری سے پیش فرمایا وہ اپنے گروہ کیلئے نمونہ کا شاہکار مانا جاسکتا ہے "حضور نے فرمایا جو لوگ اپنے پاس سے نئے نئے طریقے نکالیں وہ نکالنے والا اور اس کی پیروی کرنے والا دونوں مردود ہیں" پوری حدیث دین آموز ایمان افروز مشکوٰۃ شریف سے پڑھنے کی ہے مگر اس جس ہدایت و تعلیم دین ایمان کے حصہ کو حضرت شفیق صاحب کی خاص شفقت نے حسب معمول تحریف کی خراد پر چڑھا کر اتار اہے اگر ان کی اور ان کے ہوا خواہوں کی پریشانی مزاج کا موجب نہ ہو تو تحریف کی سان پر خرادے جانے سے قبل حدیث شریف کے اس مقدس حصہ کو ہدیۂ ناظرین کرنے کی خدمت ہم بجا لائیں اور ناظرین با انصاف اصل کتاب سے نکال کر ملاحظہ فرمائیں :-

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا واجر من عمل بھا من بعدہ من غیر ان ینقص من اجورھم شیئ ومن سن فی الاسلام سنۃ سیئۃ کان علیہ وزرھا ووزر من عمل بھا من بعدہ من غیر ان ینقص من اوزارھم شیئ۔

Marfat.com

حضور رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اسلام میں کوئی اچھا طریقہ ایجاد کرے تو اس کے لئے اس نیک طریقہ کے نکالنے کا اجر (ثواب بھی) ہے اور ان کے عمل کا اجر (ثواب بھی) جو اس کے بعد اس نیک طریقہ پر عمل پیرا رہیں بغیر ان کے اجر ثواب میں کچھ کمی و نقصان کے اور کوئی اسلام میں برا طریقہ ایجاد کرے اس پر اس برے طریقہ کی ایجاد کا گناہ (بوجھ بھی) اور ان کے عمل کا گناہ (بوجھ بھی) جو اس کے بعد اس برے طریقے پر عمل پیرا رہیں بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں (بوجھوں) میں کچھ کمی نقصان ہو۔

حضرت محدث ہزاروی نے اس پر فرمایا کہ اس سنت و قول رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند فوائد کی تعلیم و ہدایت فرمائی (۱) اوپر بیان کردہ آیات کی طرح اس سنت قولی نے عوالم اسلامی کے افراد کے لئے بلا کسی قید و بند کے خیر خیرات کے نو بنو تازہ بتازہ طریقوں کے نکالنے اور نئے نئے حسنات کے طریقوں کی ایجاد کرنے کی اور ان پر بعد والوں کے بھی عمل پیرا رہنے کی عام و کھلی اجازت و مشروعیت کا اعلان فرمایا۔

(۲) اور اسے سنت حسنہ کا لقب عطا فرمایا۔ (۳) اور اس پر اجر و ثواب ملنے کی خبر دی (۴) سنت حسنہ کے طریقوں کی ایجاد اور اس پر عمل کا جداگانہ اجر و ثواب ملنا بتلایا (۵) معلوم ہوا کہ خیر خیرات کے نئے طریقہ کا نکالنا اور دوسروں کا اس پر عمل پیرا ہونا دونوں اللہ رسول کے نزدیک مشروع و محمود و پسندیدہ باعث اجر و ثواب کام ہیں اس کو اہل علم سنت حسنہ یا بدعت حسنہ کہتے ہیں جو موجب اجر و ثواب مشروعات میں سے ہے۔

Marfat.com

(۷) اس حدیث کے صدر میں کمبل پوش لوگوں کی آمد پر حضور نے ۱/۱۲
نساء کی پہلی آیت اور ۲۸ حشر کی ۸ ویں آیت تلاوت فرمائی پہلی میں۔
یایھا الناس اتقوا ربکم (الآیۃ) اور دوسری میں۔ یایھا الذین امنوا
اتقوا اللہ والتنظر نفس ما قدمت لغد ج واتقوا اللہ ط ان اللہ
خبیر بما تعملون ارشاد ہوا ہے جس کے فوائد کریمہ میں سے
ایک یہ بھی ہے کہ اللہ کے تقویٰ میں یہ بھی داخل ہے بندہ نو بنو تا نہ بتازہ
خیر خیرات کے کام کیا کرے اور اہل ایمان کے لئے ایسی سنت حسنہ کی ایجاد اور
اس پر عمل کل روز جزا کے لئے ایک خاص توشہ ہے (۸) سُنَّۃً حَسَنَۃً
پر مزید کوئی تشریح و تفسیر و امتیاز کے لئے نہ فرمانا اسے اتنا ہی فرما کر اس پر
اجر و ثواب کا ایسا واضح ارشاد و اعلان تبلیغ رسالت کے طور پر خطبہ وخطاب
میں بازخود خیر خیرات کے طریقوں کی ایجاد اور ان پر عمل کی عظیم ترغیب ہدایت
کے علاوہ۔ (۹) اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ملت اسلامیہ میں احسانات
وخیر خیرات وحسنات کا باب نہایت وسیع ہے (۱۰) عامۃ المسلمین بحمد اللہ
تعالےٰ ضلال و بدراہی سے حفظ و امان الٰہی میں ہیں کما فی عَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَۃِ
وَالْعَامَّۃِ تم پر اہل حق صادقین کی جماعت اور عامۃ المسلمین کا ساتھ دینا
لازم ہے اس سے ایک عظیم فائدہ حاصل ہوا کہ اہل حق و ہدایت عامۃ المسلمین
صادقین اہل اللہ کا باطل و ضلالت گمراہی پر اجتماع و متفق ہو جانا متصور نہیں
لا تجتمع امتی علی الضلالۃ میری امت گمراہی پر اجماع نہ کرے گی
اور اصول دین و ملت میں ہادی عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ فرمان

Marfat.com

مَارَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ حَسَنٌ (اخرجہ احمدؒ فی کتاب السنۃ عن عبد اللہ ابن مسعودؓ موقوفاً علیہ حموی) جو اہل اسلام کی صوابدید میں حسن ہے وہی اللہ کے نزدیک بھی حسن ہے لہٰذا عامۃ المسلمین، اہل دین وایمان کے متفقہ پسندیدہ معتقدات ومعمولات خدا رسول کے نزدیک بھی پسندیدہ وحسن ہیں اور وہی سُنتِ حسنہ ہیں۔

اور جو اہل دین ایمان کے نزدیک سنت سیۂ وبرا طریقہ ہے وہ غیر مشروع اور موجب گناہ وعذاب ہے تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ۔

اب سنت حسنہ خیر خیرات کے نو بنو تازہ بتازہ طریقوں کا نکالنا اور ان پر عمل پیرا رہنا کتاب وسنت کی ان عام ومطلق اسانید اور دلائل واضحہ سے مشروع وجائز وثابت ہے جس میں کسی دین ایمان علم عقل والے انسان کو تردد کی گنجائش بھی نہیں لیکن اس کے برعکس ہمارے مہربان خاص شفیق الرحمٰن صاحب اس کی اصلاً اجازت نہیں دیتے اور نیک وبد طریقہ کا کوئی فرق بھی نہیں بتلاتے سب کو مردود فرما رہے ہیں یہ فیصلہ حاضرین پر ہے کہ ایسا کرنے میں یہ حضرات حق وباطل کو سمجھے ہیں یا نہ عوام سے آواز آئی **بے شک نہیں سمجھے!**

اور مشکوٰۃ کتاب العلم کی اسی پہلی فصل میں اس حدیث سے پہلی حدیث صحیح مسلم میں حضور ہادی عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم کا صریح ارشاد ہمارے شفیق صاحب اور ان کی ہمراہی جماعت وہوا خواہوں کی نگاہِ شفقت وعنایت میں نہ معلوم آخر کیوں نہ آیا مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِہٖ (رواہ مُسلم) جو کسی کو کوئی خیر کی بات پر راہنمائی کرے اسے کرنے والے کے

مثل ثواب (اجر) ملے گا۔

شیخ سنت محدث ہزاروی نے بڑے مخلصانہ طور پر فرمایا کہ آخر ان حضرات کو ایسے نصوص کتاب وسنت سے چشم پوشی نہ معلوم کس مجبوری کی بنا پر کرنا پڑی بہرحال افسوسناک صنعہ ہے جس میں ہمیں ان سے انتہائی ہمدردی ہے عوام نے نہایت مطمئن ہوکر اس پر نعرہ ہائے تکبیر و رسالت بلند کئے اور محدث ہزاروی زیدمجدہٗ سے فضا گونج اٹھی۔

سیدنا ومرشدنا محدث ہزاروی نے اپنی مبارک اور پرامن تقریر کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا عوام برادران اسلام سے فقیر امید کرتا ہے کہ وہ دینی مسائل وعقائد کے پرسکون طور پر سمجھنے میں فراخ دلی اور سنجیدگی کا مظاہرہ کریں گے کسی سے کوئی لفظ ناحق شدت یا ہتک کا فقیر روا نہیں رکھنا چاہیے وہ لوگ ہمیں کتنا ہی کوسیں ہمیں صبر وسکون سے ان کے شکوک وشبہات کا ازالہ کرنا ہے اور عوام اہل اسلام کو اپنے دین ایمان اور علمی معتقدات ومعمولات پر مثل سلف صالحین کے مستحکم ومضبوط بنانا ہے کہ ذہنی اعتقادی وعملی اتحاد وتنظیم ہی میں ہماری ملی وملکی طاقت وقوت کا راز مضمر ہے آپ نے نہایت ہی بزرگانہ پیار سے فرمایا کہ فقیر تو چاہتا ہے کہ ہمارے کسی لفظ سے کسی اللہ کے بندے کا دل آزردہ نہ ہو کسی متنفس کو ناحق ہم سے ایذا نہ پہنچے۔

جناب علامہ عبداللطیف صاحب ناسہرہ نے علماء ومشائخ اہل سنت

Marfat.com

پر خصوصی طنز کی ترنگ میں فتویٰ لگایا کہ جو وقت پر نماز نہیں ادا کرتے ان کی نماز بالکل نہیں ہوتی۔ اس کے جواب میں عمدۃ المحققین محدث ہزاروی نے بڑے حوصلہ سے فرمایا کہ نماز وقتی فریضہ ہی تو ہے ﷺ نسارہ:۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا○

بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔

اور اس کا اول و آخر قطعی ہے چنانچہ ہدایہ وغیرہ کتب فقہ میں پنجگانہ نماز کے اوقات کا اول و آخر مذکور ہے اور سارے وقت میں نماز ہوتی ہے حسب تفصیل و ہدایت شرع اور اس کے خلاف کراہت کے ساتھ اور وقت نکل جانے پر قضا کیصورت معذور کی نماز ہوتی ہے اور بر وقت نماز ادا کرنا ٹھیک ہے لیکن لطیف صاحب کا یہ پر لطف فرمان کہ بالکل نہیں ہوتی دریافت طلب ہے شریعت تو کہتی ہے کہ حسب تفصیل و ہدایت ہوتی ہے تب ہی تو وقت کی ابتدا انتہا معتبر کر کے بتلائی گئی مگر ان کا حکم ہے کہ بالکل نہیں ہوتی پھر نہ معلوم خود ان کی بھی یا دوسروں ہی کی بالکل نہیں ہوتی اب یہ فیصلہ یا عبد اللطیف صاحب خود ہی فرمائیں یا حاضرین کہ یہ دعویٰ کرتے وقت اپنے بیگانے کو سمجھے یا نہ عوام نے پکارا نہیں سمجھے۔

جناب لطیف صاحب کے دوسرے دعوے کا خلاصہ

آپ نے اپنے بعض بزرگوں کی مفروضہ منقولہ لغو کرامات کو اس طرح حاضرین پہ پیش کیا کہ گویا وہ بھی الو مشروعات سے ہیں جو دلیل قطعی بلا شبہ سے ثابت ہیں۔ محدث

Marfat.com

ہزار وی نے اس کے متعلق متانت سے فرمایا کہ اگر کسی کے بزرگوں کی کوئی صحیح خوبی بزرگی بطور خود ثابت ہو تو ہمیں ناحق خواہ مخواہ اعتراض کی کوئی وجہ نہیں مگر یہ جن اپنے مخصوص حضرات کے حق کرامت ٹھہرا کر نشر کیا جا رہا ہے ہم ان کی ناحق دل آزاری کے قصد و ارادہ کو نہایت مذموم تصور کرتے ہیں لہٰذا اس سے بالاتر رہ کر بغیر انکا نام و نسب ذکر کرنے کے محض بنا بر علمی مسئلہ کے یہ کہنے کا حق تو رکھتے ہیں :-

کہ جناب والا کرامت تو ولی اللہ سے ہوتی ہے اور ولی اللہ وہی ہو سکتے ہیں جو کمال ایمان اور تقویٰ پہ ہوں قرآن کریم میں انکی شناخت کرا دی گئی ہے :- اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ○ جو خوب ایمان اور تقویٰ والے ہیں انہی کیلئے بشارت ہے دُنیا اور آخرت کی زندگی میں -

تو جناب آپ مع پورے گروہ وجمعیت کے علم و عقل و انصاف کے ساتھ

اور خوب سوچ سمجھ کر فرمائیے کہ جو لوگ بندہ کے مقدور کے ہر ہر عیب نقص ہر بدی ہر برائی مثلاً جھوٹ - زنا - چوری وغیرہ تمام عیب کی باتوں کو اپنے خدا کے لئے مقدور و ممکن تسلیم کریں اور صاف لکھ کر اخبار میں نشر کر دیں کہ یہ کلیہ کہ " جو مقدور العبد ہے وہ مقدور اللہ ہے " -

جو ایک مثال میں باقی مخلوق کو امیر وزیر قانون گو - چوڑہ چمار اور خدا کو بادشاہ ٹھہرا کر پھر وہیں لکھیں کہ " اس کی بادشاہت میں قصور ہے

چنانچہ عقلمند لوگ ایسے **بادشاہ کو بے غیرت کہتے ہیں**" جنہوں نے لکھا "اس کا علم اس کے اختیار میں ہے جب چاہے دریافت کر لے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔ **جنہوں نے لکھا**:۔ کہ "عبادت میں زنا کے وسوسہ سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ اور اسی جیسے اور بزرگوں چاہے رسول خدا ہوں کی طرف خیال اپنے بیل گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے زیادہ برا شرک ہے" **جنہوں نے لکھا کہ**:۔ حضور میرے گلے سے لپٹ کر پلصراط پر چلنے لگے" آگے لکھا کہ "میں نے دیکھا کہ آپ گر جاتے ہیں تو میں نے آپکو پکڑا اور گرنے سے بچایا" **جنہوں نے لکھا کہ**:۔ "انسان خود مختار ہے اچھے اعمال کریں یا نہ کریں اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی علم بھی نہیں کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا" **جنہوں نے** حضورؐ کے علم غیب عطائی کے متعلق لکھا کہ "ایسا علم غیب تو زید عمر بلکہ ہر بچے و پاگل بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے" **جنہوں نے لکھا** کہ حضور کا میلاد مثل کنہیا کے سانگ کے سالانہ ہے **جنہوں نے لکھا کہ**:۔ "شیطان و ملک الموت کو ساری زمین کا محیط علم نص قطعی سے ثابت ہے حضور کے لئے یہ ثابت کرو تو ایسا شرک ہے کہ جس میں ایمان کا کوئی حصہ نہیں" **جنہوں نے لکھا کہ**:۔ "اردو بولنا حضور کو دیوبند کے مدرسے کے عالموں سے آگیا" اور جن کتابوں میں یہ کچھ لکھا ان کے نام:۔

تقویۃ الایمان - حفظ الایمان - براہین قاطعہ - تفسیر بلغۃ الحیران - صراط مستقیم وغیرہ ہیں - **فرمایئے اللہ رسول کی کھلی توہین**

Marfat.com

دہشتک سے ہے یا نہ۔ مجمع سے آواز آئی "ضرور ہے" توپھر اللہ رسول کی توہین وہتک بے ادبی کفر ہے یا نہ آواز آئی "ضرور ہے"۔ پھر فرمایا:۔

جن سے یہ کفریات ثابت ہوں اُن کیلئے ایمان وتقویٰ کا کیا محل؟

آواز آئی ہرگز نہیں؛ تو فرمایا پھر کرامت اُنکی کا کیا معنیٰ ہے؟

پھر اہل مجمع سے دریافت کیا کہ جس سے یہ کفریات ثابت ہوں ان میں ایمان وتقویٰ بھی ثابت ہو سکتا ہے؟ آواز آئی ہرگز نہیں تو واضح ہوا کہ جب ایمان وتقویٰ کا ثبوت ممکن نہیں تو ولایت کب ممکن ہے اور جب ولایت ہی نہیں تو کرامت کہاں کی ہوئی گو ان کے یا ان کے کسی بڑے چھوٹے کے متعلق ناحق کچھ کہنا ہمیں مقصود نہیں مگر یہ معلوم کرنا تو گناہ نہیں کہ یہ لوگ جو کہہ گئے سمجھ کر یا بے سمجھے۔ آواز آئی بے سمجھے۔

عزت مآب عالیجناب محمد اسحاق صاحب خطیب ایسٹ ایبٹ آباد کا مکتوب اعلیٰ

صف بندی تکبیر کھڑے ہو کر سننا سنت حضور نبی کریم ہے جو اس کے خلاف کرے یعنی جو اقامت کے وقت شروع ہی سے کھڑا نہ ہو) اسکی نماز ہی نہیں ہوتی جو امام تکبیر سے پہلے ہی کھڑا ہو کر تکبیر نہ کہلوائے پہلے سے کھڑے ہو جانے کا عامل نہ ہو یعنی اس ہمارے کہنے کے برخلاف شروع تکبیر میں بیٹھے رہنے پر عمل وا عتقاد رکھتا ہو) اس کے پیچھے نماز ہی نہیں ہوتی نماز کی تکبیر کھڑے ہو کر سننا ضروری ہے اور یہی سنت ہے۔

Marfat.com

اس کے جواب میں

سجادہ نشین خانقاہ محبوب آباد شریف محدث ہزاروی نے نہایت سنجیدگی سے فرمایا کہ ہمیں خطیب صاحب یا ان کے کسی اور صاحب سے تو کوئی بحث نہیں۔ مگر اہل اسلام کے مدعو کرنے اور بار بار تکرار و اصرار اس دریافت پر کہ مسائل میں اختلاف کے بانی خطیب صاحب اور ان کے ہمراہی صاحبوں کے بیانات سے اہل اسلام کے معمولات و معتقدات میں شدید اختلاف و تردد رونما ہو رہا ہے آپ اس کی اصل حقیقت سے اور نفس مسئلہ سے آگاہ کریں۔"

فقیر کہتا ہے کہ اگر بات خطیب صاحب یا ان کے ہمراہی علما صاحبان کی ذاتی یا گھریلو ہوتی تو ہم کو اس کے حق ایک حرف بھی کچھ کہنے سننے کی کوئی وجہ نہ تھی مگر چونکہ ان کے بیان و دعاوی سے دینی مسائل کی حقیقت کو مسخ کیا جاتا ہے جب کسی امر میں تنازعہ ہو تو حکم شرع یہ ہے ﴿ نساء ﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا۠ ﴿۵۹﴾ ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو اس رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہوں پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا ہے۔ فائدہ:۔ معلوم ہوا کہ اہل ایمان کو اطاعت حق کا حکم ہے اور جس بات میں تنازعہ ہو تو اسے اپنے اور کسی کے مزاج و منشا سے فیصلہ نہیں کرنا بلکہ اللہ رسول کے حضور لیجا کر فیصلہ لینا ہے جو اس طریق پر رضامند نہ ہو اس کا اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں رہتا

Marfat.com

لہٰذا ہم بھی اپنے مسئلہ کو اللہ رسول کے حضور پیش کرتے ہیں کہ تکبیر (اقامت) کے وقت جماعت والوں کا ابتدا ہی سے کھڑا ہو جانا سنت شرع ہے یا بعد کھڑا ہونے کا حکم ہے۔ پ۲۸ حشر ارشاد ربانی ہے:۔ وَمَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○ اور جو کچھ تمہیں رسول خدا عطا فرما دیں تو اسے لے لو اور جس سے وہ منع فرمائیں اس سے باز رہو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

مشکوٰۃ اذان اقامت کے فضائل و احکام میں آخر المبعوثین ہادی عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم و ارشاد ہے اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِىْ قَدْ خَرَجْتُ (متفق علیہ) جب نماز کی تکبیر کہی جائے تو پہلے سے) نہ کھڑے ہو جاؤ یہاں تک جب تم مجھے آمد ہوتے دیکھو اور حضور حی علی الصلوٰۃ پر حرم اقدس سے نکلتے تھے۔ فائدہ (۱) اس سے معلوم ہوا کہ اقامت تکبیر میں پہلے سے کھڑے ہو جانا سنت وحکم شرع کے خلاف ہے (۲) تکبیر میں کھڑے ہونے کا محل شرع نے جو بتلایا وہی ہے جب حضور کے تشریف لانے پر صحابہ کرام واہل بیت اظہار کھڑے ہوا کرتے تھے پہلے سے کھڑا ہو جانے سے حضور نے منع فرما دیا۔ فَلَا تَقُوْمُوْا پہلے نہ کھڑے ہو جایا کرو (۳) پس کتاب وسنت کی ہدایت وتعلیم سے ثابت ہوا کہ اقامت وتکبیر کے شروع میں کھڑے ہو جانا نہ ضروری ہے نہ سنت بلکہ خلاف سنت ہے کھڑے ہونے کا محل سنت نے مقرر وتعین فرما کر بتلا دیا کہ امام الاولین والآخرین ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حرم شریف سے برآمدگی پر ہے اس سے قبل قیام سے شرع میں ممانعت ہے فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِىْ قَدْ خَرَجْتُ

Marfat.com

اور حضور کی تشریف آوری حی علی الصلوٰۃ پر ہوتی تو حی علی الفلاح پر لوگ کھڑے ہوا کرتے کتاب و سنت کی اسی ہدایت و تعلیم کے تحت کتب فقہ و فتویٰ حنفی میں تصریح موجود ہے چنانچہ فتاویٰ درمختار ص۴۸ مجتبائی میں ہے دخل المسجد والمؤذن یقیم قعد الی قیام الامام فی مصلاہ حاضرین نمازیوں کے کھڑا ہونے کا تو سوال ہی کیا اگر اور کوئی مسجد میں آیا جبکہ مؤذن اقامت (تکبیر) کہہ رہا ہو تو اسے بھی بیٹھ جانا چاہیئے امام کے مصلے پر کھڑا ہونے تک حاشیہ درمختار میں ہے۔ و یکرہ لہ الانتظار قائماً آنے والے کو کھڑا ہو کر انتظار کرنا اقامت کہتے وقت مکروہ ہے یونہی شامی و فتاویٰ عالمگیری میں اور فتاویٰ مضمرات وغیرہا میں موجود ہے۔

اگر ہمارے مہربان کرم فرما خطباء و علماء کی نگاہ خطابت و علم و فقاہت کا لطف ان عربی کتب کی عبارات پر نہ پڑا تھا تو کم از کم عین الہدایہ اردو شرح ہدایہ ص۳۴۴ مطبوع نولکشور ہی ان کی نگاہ عنایت میں آیا ہوتا لکھا ہے۔

اگر کوئی شخص بعد اذان کے اقامت کے وقت مسجد میں آیا تو کھڑے ہو کر اس کو انتظار کرنا مکروہ ہے لیکن بیٹھ جاوے پھر جب اقامت میں حی علی الفلاح پر پہنچے تب وہ کھڑا ہو "المضمرات" امام و قوم مسجد میں ہیں تو ہمارے علمائے ثلاثہ (امام اعظم ابوحنیفہ رح امام ابو یوسف رح و امام محمد رح) کے نزدیک جب مؤذن اقامت میں حی علی الفلاح پر پہنچے تو امام و قوم کھڑے ہوں یہی صحیح ہے یونہی کتاب فتاویٰ بہار شریعت ص۳۴ اور فتاوےٰ رضویہ ص۴۰۶ مطبوع اہل سنت بریلی اور دیگر فتاوےٰ علمائے اہل سنت میں مرقوم ہے۔

Marfat.com

آخر ہم حیران ہیں کہ یہ نصوص و عبارات کتاب و سنت و
فقہ و فتاوے ان عزت مآب خطباء و علماء کی نظرِ علم و نگاہِ خطاب میں کیوں
نہیں آرہی اور اگر دیکھ سمجھ کر ان پر اعتقاد و عمل کے خلاف ہیں تو یہ مسئلہ اگر ان
کی خرابی مزاج و طبیعت کا موجب نہ ہو تو خود انہی سے مؤدبانہ دریافت طلب
ہے کہ جن لوگوں کا اعتقاد اور عمل کتاب و سنت و فقہ و فتاوی کے بالکل برخلاف
ہے وہ کون ہیں ؟ کتاب و سنت و فقہ کے ماننے والے موافق یا منکر و مخالف
پھر اگر ایسے لوگ باوجود کتاب و سنت و فقہ و فتاوی کے صریح اعتقاداً و عملاً
مخالف ہونے کے دین ایمان اسلام سُنیت حنفیت کا دعویٰ بھی رکھتے ہوں
تو وہ اندریں حال اپنے دعوے میں سچے ثابت ہوئے یا جھوٹے ؟ پھر اگر خدا
نہ کرے کتاب و سنت و فقہ و فتاوی کی اس صریح اعتقادی و عملی مخالفت و
خلاف ورزی کے ساتھ اپنے دعوی سنیت و حنفیت میں سچے ثابت نہ ہوئے
تو حکم شرع کی رو سے انکو اپنے جھوٹے مذہب اور طریقے سے توبہ کر کے اعتقاد
و عمل میں سچے اہل سنت و جماعت حنفی لوگوں کے مذہب و طریقہ میں داخل
ہونا ضروری ہے یا نہ ؟ اور اگر وہ توبہ بھی نہ کریں اور باز بھی نہ آئیں تو
وہ عالم ہیں ان کی اقتدا اہل اسلام کے لئے جائز ہے یا نہ اور ان کی اقتدا کرنے
والوں کا حشر کیا ہوگا اچھا یا بُرا ؟ اور اگر ایسا سوال دریافت کرنا بھی ان
کی شان و طبیعت عالیہ میں روانہ ہو یا ہمیں یا کسی کو ان سے یہ فتویٰ پوچھنے کا حق
ہی نہ ملے تو ناظرین کرام با انصاف ان سوالات کے جواب اپنی صوابدید میں
ضروری تصور کریں تو اپنے دین ایمان سے دریافت کر کے جو جواب ہو اس پر

Marfat.com

غور و فکر کریں۔

عزت مآب جناب خطیب ایبٹ آباد کے دعویٰ ۲ تا ۶ کا خلاصہ

کسی سے کچھ مانگنا - گیارہویں پکانا - شیرینی تبرکاً نہ لینا - منت ماننی - ختم شریف پڑھانا سب ناجائز اور حرام ہے۔

فقیہ ملت حامی سنت فخر حنفیت شیخ طریقت **محدث ہزاروی** متع اللہ الاسلام و اھلہ بطول بقائہ و نشر فضائلہ و قمع الباطل و اھلہ بقوامع شدتہ و صولتہ علی احزاب اعداء اللہ و اعدائہ نے بکمال حلم و حوصلہ و لطافت جناب علامہ فخر خطابت کے ان پانچ دعووں کے حق حاضرین سے ارشاد فرمایا کہ اگر ملت و اہل ملت کی حمایت کا فرض اور علم کے باوجود اس کے ظاہر نہ کرنے کا گناہ و عذاب پیش نظر نہ ہوتا تو ان علم و فہم سے غیر متعلق دعووں پہ ایک حرف بھی کہنے کی نوبت نہ آتی کہ یہ دعوے اس قدر بے بنیاد ہیں کہ علم و فہم کی عدالت میں قابل سماعت بھی نہیں۔

اولاً فاضل خطیب اپنے دعاوی خمسہ کے امور پر آخری ڈگری آپ ہی دے گئے کہ سب ناجائز اور حرام ہے نہایت مناسب آداب سے ہم اپنے فاضل فتویٰ صادر فرمانے والے اور ان کے رفقاء و ہمنوا و زعماء و کبراء کی خدمات عالیہ میں ایک نیازمندانہ خیرخواہانہ مخلصانہ گذارش کرنے کا اگر حق رکھتے ہوں تو یاد شما بخیر یہ دعاوی خمسہ آخر مستند فضلاء دہر و خطباء عصر کی

Marfat.com

زبان علم و فہم ترجمان سے ظہور پذیر ہوئے ہیں خواہ مخواہ جامع مانع ہی ہو سکتے ہیں نہ کہ اوندھے پونے کہ پھر بھی پھر پھر عذر و بہانہ سے کمی بیشی کا جبر نقصان کرنا پڑے خدانہ کرے تو کیا ان پانچوں دعوی پر مع ڈگری صادرہ کردہ کے ہم آپ کی جناب سے نظر ثانی کی درخواست کا حق بھی رکھتے ہیں کہ جناب والا اور جناب کے اسفل و اعلیٰ تلامذہ و اساتذہ و مشائخ کرام کا گروہ دیوبند والا۔

ان پانچ دعوں کی ڈگری کی زد میں کہیں نہ آجانے والا تمہو دیوبند میں یہ سب کچھ ہو رہا ہے بخاری کا ختم شریف بھی پڑھایا جاتا ہے کیا چھپنے سے اب تک اور وقت وصال تک کسی سے کچھ مانگنے۔ گیارہویں پکانے بلکہ کھانے۔ شیرینی شکرانہ دینے بلکہ لینے۔ اور منت ماننے۔ ختم شریف پڑھانے بلکہ پڑھنے کی نوبت تو کبھی کسی کو نہیں آئی نہ آتی ہے اور نہ آئے گی؟ اگر آئی اور ضرور آئی اور آتی ہے اور خیر سے ضرور بار بار بکثرت آئے گی تو جناب اور جناب کے بزرگوار اگلے پچھلے خود آپ کی اپنی خوب دھڑلے سے صادر کردہ ڈگری سے ناجائز اور حرام سے خود آپ اور آپ کے سب عالیجناب کیونکر بچ سکتے ہیں؟ اور نگاہ دور رس کی بلائیں کہ یہ صد اصول اہل اسلام پہ اپنے پورے گروہ کے تیار کردہ منصوبہ کے تحت تکفیر کی توپ چلائی وہ اس طرح کہ جب یہ سب ناجائز اور حرام ہے تو جو لوگ ایسا کر چکے یا کرتے ہیں یا کریں گے ظاہر ہے کہ وہ ان امور کو حلال ہی جان کر کرتے ہیں اور پس جو حرام کو حلال جانے وہ کافر ہے کا فارمولا ان پر چسپاں کیا جاوے گا مگر سوئے اتفاق نوشتہ قسمت کہ خود آپ بھی اور اپنے سب کے سب

بھی اس کی زد سے نہ بچ سکے ؎ کیا خبر تھی انقلاب آسماں ہو جائے گا۔
اپنا ہمسر بھی نصیب دوستاں ہو جائیگا۔ تو اب ان سے کون پوچھنے
جائے کہ جناب آپ کی مسلمانوں کے لئے اپنی بناوٹی تکفیر کی چھپی ڈھکی توپ
بوجہ بے اندازہ بارود کے بے سوچے سمجھے بے محل چل گئی تو افسوس کہ آپ
خود اور آپ کے سارے اپنے بھی اس کی زد میں آنے سے نہ بچ سکے ؎
یوں نظر دوڑے نہ برچھی تان کر۔ اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر۔
ان پانچ بے بنیاد دعووں کی آڑ میں ہمارے فاضل خطیب صاحب
نے تمام عالم اسلام کے جملہ مسلم افراد کو اپنے گروہ کی خود ساختہ
عالمگیر تکفیر کا نشانہ بنا کر دائرہ دین ایمان سے دھکیل باہر کرنے کی بھولی
بھالی معصومانہ تقریر فرمائی سیدھے سادھے مسلمان تو اپنی اس ناحق تکفیر کے
منصوبہ سے اجنبی ہو کر شکار ہو جانے کو تو پہلے محسوس بھی نہ کر سکے جو،
اپنے علماء کی اسکی حق پڑتال پر بخوبی آگاہ ہوئے لیکن اس منصفانہ چھان
بین پر خود حضرت تقدس مآب خطیب صاحب اور ان کے رفقاء
کار علماء بزرگوار بھی اتنا تو شاید سمجھ گئے ہوں گے کہ بیچارے مسلمانوں
کو ناحق بات بات پر کافر بنانا بھی غضب کی ہمہ دانی ہے کہ آدمی آپ بلکہ
اپنا کوئی بھی اس سے بچا نہیں سکتا بلکہ پہلے آپ اور اپنے ہی اس کی زد
میں آجاتے ہیں اس پر ضیافت طبع کو ایک پیارا شعر خواندہ طبقہ کے ذہین میں
مستحضر ہو جائے تو بعید نہیں ؎ دیدی کہ خونِ ناحق پروانہ شمع را +
چنداں اماں نہ داد کہ شب را سحر کند۔ آخری گذارش ہے کہ حاضرین خود

Marfat.com

انصاف فرمائیں کہ صاحب خطاب اپنے ان پانچ دعووں کی ہمبائی میں نشانہ کو ٹھیک سمجھے یا نہ مجمع سے آواز آئی نہیں سمجھے۔

عالیجناب فخر خطابت بابائے علم وفقاہت بقیہ از باقیات دیوبندیت کا ساتواں بھاری بھرکم دعویٰ نعرۂ رسالت بالکل جائز نہیں ناروا ہے۔ عوام اہل اسلام نے امام اہل سنت حامی حنفیت و قادریت حضرت محدث ہزاروی مدظلہ العالی سے خصوصی گذارش کی کہ خطیب ایبٹ آبادی اور ان کے ہمراہی علما نے نعرۂ رسالت کا لگانا شرعاً ناروا ٹھہرایا ہے اس کی پوری وضاحت درکار ہے۔

حامی شریعت وطریقت سیدی ومرشدی نے بڑی نرمی اور بردباری سے علامہ کے اس ساتویں دعویٰ کی سماعت فرما کر افسوس وحسرت سے فرمایا لائق قدر منزلت خطیب صاحب اور ان کے اہل علم وفقاہت رفقاء کار کو عالم اسلامی کے اس اسلامی معمول سے نہ معلوم کیوں ضد وانکار کا عارضہ پیش آیا۔ رضائے مولا کہ اتنا نہ سمجھے کہ اس ضد وانکار کا کس قدر خطرناک انجام ہے علم وفہم کی محض ضیافت کو اہل علم وعرفان کا فرمان ہے ؎

وَكَمْ مِنْ عَائِبٍ قَوْلًا صَحِيحًا
فَآفَتُهُ مِنَ الْفَهْمِ السَّقِيمِ

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ——— عیب نماید ہنرش در نظر
نہیں ہے مجھ میں برائی کچھ اللہ اسکے سوا ——— کریں برا ہوں رقیبوں کی چشم بدبیں میں

ہماری دعا وتمنا ہے کہ خدا ہمارے مہربانوں کو اس کا مصداق بننے سے بچالے

Marfat.com

بعض اہل علم کہلانے والوں کی آفات دوسروں سے کہیں زیادہ ہوتی ہیں۔ لِكُلِّ شَيْءٍ اٰفَةٌ وَّلِلْعِلْمِ اٰفَاتٌ۔

دنیائے اسلام و ایمان میں دو نعرے دین ایمان کی جان اور روح کہلاتے ہیں (۱) نعرۂ تکبیر اَللّٰهُ اَكْبَرُ ○ (۲) نعرۂ رسالت یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ○ یہ دنیائے جہاد کی جان و روح رواں مبارک نعرے ہیں جن سے ہر مرد مجاہد و غازی کے تن بدن میں دین ایمان کی ایک نئی روح پھونکی جاتی ہے۔ دراصل مقدس نعرۂ تکبیر ملت اسلامیہ کے مقدس بنیادی عقیدۂ الوہیت و توحید کا خلاصہ و عطر ہے اور مقدس نعرۂ رسالت اہل دین و ایمان کے دین ایمان کی جان عقیدہ تصدیق رسالت کا خلاصہ و روح ہے اور دونوں نعروں سے توحید و رسالت کی قوت و طاقت کی مومن مسلمان میں تجدید و تقویت کی ایک روح پیدا ہو جاتی ہے توحید خداوندی ہماری ملت کی بنیاد و اصل ہے مگر اس کی صحت و درستی کا مدار و انحصار رسالت محمدیہ کی تصدیق و اقرار پر ہے مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جس نے اس رسول آخر المبعوثین کو مان لیا وہ اللہ کو مان گیا۔

درست عقیدہ توحید و رسالت ہی ہمارے دین ایمان کی اصل اور بنا و بنیاد ہے جس کا خلاصہ جامع مانع کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ○ میں ہے اہل علم و عرفان کے نزدیک دین ایمان توحید و رسالت و حق وہ ہے جو کلمہ طیبہ سے ثابت ہے اور ضلال و کفر شرک و باطل وہ ہے جسے کلمہ طیبہ سے رد فرمایا گیا ہے۔

Marfat.com

لہٰذا دنیائے دین وایمان میں مسلسل اور متواتر یہ معمول رہا ہے کہ الوہیت و
توحید خداوندی کی تقویت و تجدید و استحضار کو اپنے خاص اور اہم اوقات
اور زمانہ وحال میں **نعرۂ تکبیر** لگا کر تقویت استقامت و ثبات
کی برکات حاصل کی جاتی ہیں اور یونہی اپنے دین ایمان اور قلوب واذہان
میں اس مدار وانحصار دین وایمان کی تقویت و تجدید کو مستحضر کرنے کو
نعرۂ رسالت لگایا کرتے ہیں جس سے ان پر بے نہایت رحمت
و برکت کا نزول ہوتا ہے اور ثبات و استقامت کی دولت میسّر آتی ہے
جو اعدائے ظاہر و باطن پر فتح و ظفر کا موجب و باعث ہے۔

مسلمانانِ عالم نعرۂ رسالت لگا کر کیا کہتے ہیں جس سے یہ کچھ عظیم
نعمات و برکات میسّر آتی ہیں؟ وہ کہتے ہیں **یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ** اے
اللہ کے رسول" اس میں تین امور پر توجہ ہوتی ہے۔

(۱) شہادتِ مصطفٰی۔ (۲) رسالتِ مصطفٰی۔ (۳) شانِ خدائے مصطفٰی۔

(۱) شہادتِ مصطفٰی۔ کلمہ ندا یا سے نکل کر مستحضر ہوتی ہے۔

(۲) شانِ مصطفٰی:۔ ہر سہ کلمہ ندا یا کلمہ رسول مضاف اور کلمہ اللہ مضاف الیہ
سے برآمد ہو کر مستحضر ہوتی ہے۔

(۳) شانِ خدائے مصطفٰی لفظ رسول اللہ سے مستحضر ہوتی ہے۔

نعرۂ رسالت میں کلمہ ندا یا سے جو شانِ شہادتِ مصطفٰی پر اہل اسلام
سننے والوں اور بولنے والوں کا ذہن دماغ اور دل متوجہ ہوتا ہے وہ ان کو
ہرگز کسی قسم کی بدعت ضلالت و کفر و شرک تک پہنچانے کا موجب نہیں بلکہ ہدایت

Marfat.com

سنت اور دین ایمان ہی کے بنیادی عقیدہ و ذہنیت پر متوجہ کرنے کا قطعی و یقینی موجب ہے کہ یہ خود اس کتاب اللہ میں ثابت ہے جس کی شان ہے ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ وہ سراپا ہدایت اہل تقویٰ کے حق میں ۲۲ احزاب:- یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝ اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں شاہد (گواہ نگہبان) بنا کر بھیجا اور خوشخبری دیتا ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اسکے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔

۲۶ فتح اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ۝ بے شک ہم نے تمہیں شاہد (گواہ نگہبان) بھیجا اور خوشی اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح شام اللہ کی پاکی بولو۔ کلام اللہ میں لفظ **شَاهِدًا** جو وارد ہوا ہے اس سے آپ کی شان شہادت مصطفویہ پر ایمان لانا بھی ضروریات دین و ایمان سے ٹھہرا اور اس شان والی ذاتِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء باوجود اس شان شہادت کے داعی الی اللہ و موجب دین و ایمان ہے تو اس شان کو موجب کفر و ضلال و شرک تصور کرنا مومن مسلمان کا کام نہیں بلکہ اس شان شہادت کا ماننا اور تسلیم کرنا مومن مسلمان کا کام ہے۔

اور لفظِ رسُول اللہ" مضاف مضاف الیہ سے شانِ مصطفےٰ اور شانِ خدائے مصطفےٰ پر توجہ ہو کر بھی دین ایمان ہی میں ترقی و قوت ہوتی ہے اور حضور کی یہ

Marfat.com

شان کہ آپ اللہ کے رسول ہیں خود خدائے واحد لاشریک کی شہادت و فرمان وارشاد سے ثابت ہے جو ہدایت اور تقویت و غلبہ دین کا قطعی موجب ہے پ ۲۶ فتح :- هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ الآیۃ - وُہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اور اللہ کافی گواہ ہے محمد اللہ کے رسول ہیں -

اب نعرۂ رسالت یارسُول اللہ

میں یہی ثابت ہوتا ہے جو سراپا ، قرآن کریم اور سنت سے قطعاً ثابت ہے پھر اس سے منع کرنا اب ناظرین ہی فیصلہ کریں کہ کن لوگوں کا کام ہے اور یہ فیصلہ بھی ناظرین خود کریں کہ محمد رسُول اللہ کی یہ شان تو خود قرآن اور حدیث سے ثابت ہے اور کلمہ طیبہ میں اس کا ثبوت موجود ہے پھر اس سے روکنا کیا آدھے کلمہ ہی سے روکنا نہیں ؟ پھر اگر اس شان مصطفےٰ پر ان کا اپنا ایمان ہے تو لوگوں کو اس کے اقرار و استحضار سے کیوں روکتے ہیں ؟ اپنے ایمان کی بات سے روکا نہیں جاتا - اور اگر اس لئے اوروں کو روکتے ہیں کہ اس پر ان کا اپنا ایمان ہی نہیں تو پھر وُہ کون ہوئے ؟

گو ہم انہ خود ان پر کوئی فتویٰ لگانے کا شوق نہیں رکھتے لیکن ذہن انسانی نعرۂ رسالت سے خصوصاً ان کے اس تشدد سے روکنے پر یہ ضرور سمجھنے کیلئے مجبور ہے کہ :- یارسُول اللہِ کہنے سے مومن مسلمان کو روکنا کلمہ طیبہ کے آدھے سے زائد مضمون و اعتقاد سے

Marfat.com

روکنا ہے محمد رسول اللہ کی رسالت پر ایمان ہوتے ہوئے ایسا کرنا متصور نہیں
خاص کر دین ایمان سنیّت حنفیت کے بھاری بھرکم دعوٰی اور نمائش
میں ذہن انسانی میں ہزار روک تھام پر یہ ضرور آتا ہے کہ ایسا کرنے والوں
کے پاس اگر جناب مصطفیٰ کی رسالت پر ایمان فرض کیا جائے تو علم وفہم کا وجود
گنجائش نہیں رکھتا اور اگر علم وفہم فرض کریں تو رسالتِ محمدیہ پر ایمان
کی گنجائش نہیں رہتی نہ معلوم باوجود دعوٰی دین ایمان یہ لوگ نعرۂ رسالت
سے اس شدومد سے کیوں روکتے ہیں جیسا کسی کفر وضلالت سے روکا
جاتا ہے اور ایسا کرنے میں وہ لوگ اس کے انجام کو نہ معلوم سمجھے بھی ہیں
یا نہ مجمع سے متفقہ آواز آئی : نہیں سمجھے !

اس پر فضا نعرۂ تکبیر اللہ اکبر ۔ نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ۔ امام
اہلِ سُنت محدّث ہزاروی زندہ باد سے گونج اٹھی ہے

حامی سنت وارشاد قامع ضلال وفساد سیدنا محبوبؔ آبادی نے
نہایت افسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض لوگوں کا علم وفہم ان کو نعرۂ
رسالت سے مانع ہو رہا ہے نہ معلوم نعرۂ تکبیر سے کب انہیں بند
کرلے ۔ مالکِ حقیقی بطفیل رحمۃ للعالمین ہم سب پر رحم کرے
آمین ۔

محدّث ہزاروی نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے عوام وخواص کو واضح
فرمایا کہ عزیزانِ ملت علماء ومشائخ ہماری ملت کا قابل قدر واحترام سرمایہ ہیں
ان میں سے کسی کی تذلیل وتنقیص معاذ اللہ ہمارے نزدیک کسی طرح بھی جائز نہیں

Marfat.com

رکھتی مگر جو کوئی خود اللہ رسول ہی کی بے ادبی و تنقیص و ہتک کو اپنے زعمی دین ایمان کی حفاظت و تقویت کا سیدھا راستہ خیال کر کے خداوندِ قدوس کی قدرت علم و تنزیہ ہی سے ہاتھ دھو بیٹھے اور بندے کے مقدور کی ہر بدی اور برائی کو اللہ کی مقدور کہہ کر اخبار میں نشر کر دے اور وہ کچھ تقریر تحریر میں نشر کرنے میں کچھ پرواہ ہی نہ کرے جو کچھ اوپر مذکور ہوا اور اس رسولِ کریم کی شانِ رفیع میں جس کے حق خود خداوند واحد لاشریک نے فرمایا:۔ وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ کہ ان کی اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے یوں ہی بیعت - دیدار - کلام عطا - منع - امر - و نہی اور فرمایا وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ - تم ہر طرح اس کی تعظیم و توقیر کرو ان کی شان میں کوئی ایسا دلیر بن جائے کہ ان کے خداداد علم و اقتدار سے منہ پھیر کر کہیں ذرۂ ناچیز سے کمتر کہیں چمار سے ذلیل کہیں بے خبر نادان - کہیں یہ کہ ایسا علم غیب تو ہر بچے اور پاگل بلکہ سب حیوانات اور چارپائے جانوروں کو بھی حاصل ہے کہیں وہ پل صراط پھیرے گلے سے جھٹ کر جاتے کہیں میں نے ان کو دیکھا کہ وہ گرتے ہیں تو میں نے پکڑ لیا اور گرنے سے ان کو میں نے بچایا - کہیں شیطان لعین پر مخصوص بولا جانے والا لفظ طاغوت ملائکہ اور رسول پہ بولنا جائز - اپنی خود ساختہ تفسیر میں درج کیا کہیں عبادت میں حضور کے تصور شریف کو تو بیل گدھے کے تصور میں استغراق سے بدرجہا بدتر اور شرک مگر وہیں اس سے پہلے اپنی اہلیہ کی مجامعت کو بدی کے وسوسہ

Marfat.com

کے بہانے اور آڑیں بہتر لکھا۔ کہیں کسی خود ساختہ صالح کی خواب کے بہانے حضور کو اپنے مدرسے کے علماء کا **شاگرد** ٹھہرا کر مدرسہ کا رتبہ معلوم کرایا اور ایسی کتابوں کے نام تقویۃ الایمان۔ حفظ الایمان۔ اور صراطِ مستقیم۔ براہین قاطعہ۔ تفسیر بلغۃ الحیران وغیرہا ٹھہرائے اور یہ کتابیں لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں سالانہ چھاپ کر بلا روک تھام نشر کی جا رہی ہیں اور مزید برآں نامور خطبا اور علماء ہر کہ شہر بشہر قریہ بقریہ ایسے ہی ایمان سوز مضامین کی نشر و اشاعت میں جبہ و دستار فضیلت لے کر بیچ جا رہے عامۃ المسلمین کے متاع دین و ایمان کو اپنی **دستبرد** کیلئے وقف تصور کر لیں تو کیا ہم غلامانِ مصطفیٰ بندگانِ خدا کو اتنا حق بھی نہیں کہ اہل اسلام کی دعوت پر ان کے دین ایمان کی حفاظت کے لئے پہنچ کر ان ناحق اور بے بنیاد طور پر ان میں دین ایمان کے خلاف الگائے شکوک و شبہات کا ازالہ کریں عوام کی آواز آئی کیوں نہیں ضرور باطل کے شکوک شبہات دور کرنا علمائے ربانی کا حق ہے۔

محدث ہزاروی نے فرمایا کہ ہمیں **کچھ** حضرات کے متعلق اطلاع دی گئی کہ انہوں نے نعرۂ تکبیر کو بھی بدعت اور لغو کہدیا ہے معاذ اللہ۔ حکیم مشرق علامہ اقبال کہتے ہیں:۔

المدد اے نعرہ اللہ اکبر المدد
بُت کدے کو پھر بنانا ہے خدا کا گھر ہمیں!

حضرات نعرۂ تکبیر و رسالت اللہ کے ذِکر ہی سے ہے خود خالق و مالک

Marfat.com

واحد لاشریک کا ارشاد ہے پ ۱۰ انفال یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَۃً فَاثْبُتُوْا وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اے ایمان والو جب کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کی یاد بہت کرو کہ تم کامیابی پاؤ۔ معلوم ہوا کہ مقابلۂ باطل میں ذکر اللہ ایک کاری ہتھیار ہے نعرۂ تکبیر اللہ اکبر اور نعرۂ رسالت یارسول اللہ منجملہ ذکر اللہ کے ہے اس سے باطل کا مقابلہ ہوتا ہے ہمارے علمائے دین سے ہر کسی کو اللہ تعالےٰ اس بدفہمی و بدراہی میں مبتلا ہونے سے بچائے کہ وہ اس باطل شکن ہتھیار ذکر حق کو ناروا اور ممنوع زعم کرنے لگے۔ عارف رومؒ فرماتے ہیں ؎

ہر ہلاک امتِ پیشین کہ بود　　زانکہ بر چندل گماں بردند عود

یعنی امتوں کی ہلاکت و تباہی کا موجب بدفہمی و بداعتقادی ہی ہوا کرتی ہے اور مظہر حق شانِ مصطفےٰ میں بدفہمی و بداعتقادی کے موجب ضلال و وبال ہونے کے شک ہو سکتا ہے فقیر بارگاہِ کبریا و مصطفےٰ نے ستمبر ۱۹۶۵ء دوران جہاد عرض کیا تھا جو عزیزی مولوی سید منصور علی سلمہٗ وغیرہ نے محاذات جہاد میں خوب سنایا۔

عیاں والعصر سے نام خدا عظمت محمد کی　　ازل نعرہ محمد کا ابد ہیبت محمد کی
جمال حق ہے انکا رحمۃ للعالمیں ہونا　　جلال کبریا ہے شدت و صولت محمد کی
انہیں کے پائے اقدس پر جہاں کا حشر ہے آخر　　قیامت اہل باطل پر ہے قد قامت محمد کی
نہاں ہو کر عیاں ہوتی رہی ہے بزم ہستی میں　　کہیں صورت محمد کی کہیں سیرت محمد کی!
تماشا لاشریکی کا ہے شان بے نظیری میں　　ہے نور اول نبی آخر ہے نوبت محمد کی
عقیدت کا بیاں ہے نعرہ تکبیر رسالت کا　　وہ ہے دعوی محمد کا یہ ہے دعوت محمد کی

Marfat.com

نہ ہے عزت تہ و بالا تعلیم و تعلیم والے کی! — صحابہ ہیں ستارے ناؤ ہے عترت محمد کی
کھلی قدسی سے ہے نسبت انعقادِ محفلِ محشر — دکھائی جائے گی شانِ خدا شوکت محمد کی
نبی آئینہ یکتا شرع آئینِ یکتائی — سند توحید کی محمود ہے وحدت محمد کی

عالیجناب فاضلِ خطیب ایبٹ آباد کا ۸ واں دعویٰ حضور غیب بالکل نہیں جانتے!

سیدنا و مرشدنا سرکار محبوب آبادی نے فاضل خطیب کے اس عجیب و غریب اور دلائل کتاب و سنت و آثار کے خلاف دعویٰ کو ٹھنڈے دل سے سماعت فرما کر جناب خطیب کی اس ذاتی مخصوص فرمائش کی بے بنیادی اور اس کے خطرناک انجام پر رحم اور افسوس کے ساتھ تعجب کر کے فرمایا۔

اہل علم و فہم کی شان سے مناسب نہیں کہ ایسی بے محل جرأت کر کے بات وہ کہی جائے کہ اور تو اور اپنے بزرگوں اور خواص کو منہ دکھانا ہی مشکل ہو جائے لیکن بے راہ لوگوں کی محبت و محبت آدمی کو بے چشم و گوش بنا دیتی ہے حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ خود عزیز القدر خطیب صاحب اور ان کے پورے گروہ کو اس سے انکار کی مجال نہیں کہ کل کتاب کا ماننا ایمان ہے نہ کہ بعض کا ماننا اور بعض کا نہ ماننا کہ یہ تو اسی طرح خالص کفر و ضلال ہے جیسا کہ سارے قرآن کا نہ ماننا کفر و ضلال ہے تو کتاب و سنت میں علم غیب ذاتی کی غیر اللہ کے لیے نفی اور عطائی علم غیب کا اثبات ہے دونوں کا ماننا ایمان ہے۔

عالیجناب خطیب صاحب اور ان کے رفقائے کار قدیم و حادث جنود و احزاب کی خدمات عالیہ میں نہایت درجہ مناسب القاب و آداب سے

Marfat.com

یہ لابدی گذارش ہے کہ کتاب وسنت کے مبینہ تمام غیوب کا اس سے انکار نہ ہوگیا کہئے اور ضرور کہئے کہ ہوگیا اور ضرور ہوگیا تو پھر انکار والے گروہ کے دین ایمان پر کیا گذری - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ہمیں تو اس جان کاہ صدمہ میں پوری ہمدردی ہے مگر صبر کے سوا اب کیا کیا جاسکتا ہے -

آپ سارے حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ ذات باری جل جلالہٗ غیب الغیب ہے - قیامت اور اس کے احوال واہوال - دوزخ اور اس کے عقوبات ودرکات بہشت اور ان کے نعیم ودرجات - حوریں - غلمان - ملائکہ اور ان کے ملکات اور فرائض - عوالم علوی - وسفلی اور انکی کائنات - عرش کرسی - لوح وقلم - حساب - میزان - اعمالناموں کا نیک وبد کو ملنا - پل صراط اور اس سے گذرنا - اعراف - اہل جنت - اہل دوزخ - اہل اعراف - عذاب - ثواب - سزا - جزا وغیرہا سب ہی تو غیب ہیں اور ان پر ایمان اعتقاد بھی ضروریات دین میں سے ہے تو آخر ان کی خبر واطلاع ہمیں کس نے دی حضور نبی الانبیا حبیب کبریا محمد مصطفےٰ ہی نے اوّل ان غیوب پر ایمان لانا ضروری ہوا تو پھر آپ کا یہ کھلم کھلا انکار **حضور غیب بالکل نہیں جانتے** ظاہر کرتا ہے کہ جب حضور جو تمام انبیا ورسل کے سردار ہیں غیب بالکل نہیں جانتے تو اور کوئی نبی کیا جانے گا -

اسکا قطعاً یہ مطلب ہوا کہ کوئی نبی غیب بالکل نہیں جانتا اور یہ بھی خوب ظاہر ہے کہ جب نبی غیب بالکل نہیں جانتے تو اور کسی کے غیب جاننے کا توسوال ہی پیدا نہیں ہوتا آپ کے اس دھڑلے کے قطعی انکار سے قطعاً نکلا

Marfat.com

کہ کوئی نبی غیر نبی غیب بالکل نہیں جانتا سو بے ادبی معاف یہ کہنے کی گنجائش پانچ صورت میں ہے پہلی یہ کہ اگر آپ ان غیبوں پر ایمان رکھتے ہیں تو ان کی خبر و اطلاع اور علم آپ نے کسی نبی غیر نبی کے ذریعے اور واسطہ کے بغیر کسی اور طریقہ سے حاصل کر کے ان پر ایمان اعتقاد کیا ہے اگر یہ بات ہے تو نہایت مؤدبانہ مگر واجبی گذارش ہے کہ فرمائیے وہ کونسا طریقہ ہے جس سے آپ کو ان غیبوں کا علم اور ایمان و اعتقاد یقین حاصل ہو گیا ہے۔

دوسری اس صورت میں ہے کہ خدانہ کرے ان تمام غیبوں میں سے کسی پر سرے سے علم ایمان اعتقاد یقین ہی نہ ہو۔

اور تیسری صورت یہ ہے کہ مذکورہ بالا سب غیب غیب ہی نہ ہوں

اور چوتھی صورت یہ کہ یا انکا ماننا اور ان پر اعتقاد ایمان یقین رکھنا دین ایمان میں ضروری نہ ہو۔

پانچویں صورت یہ کہ کتاب و سنت کا وہ گراں قدر دینی ایمانی متاع ہی نرا جھوٹ ہو جس میں ان غیوب پر ایمان لانا سکھایا گیا ہے۔

اب فرمایئے بلا واسطہ نبی غیر نبی آپ کو ان غیوب کا علم و اعتقاد حاصل ہونے کا اور کیا طریقہ ہے؟ یا جناب کا ان غیبوں پر اعتقاد ایمان یقین ہی نہیں، یا ان کا ماننا ضروریات دین ایمان میں سے ہی نہیں یا کتاب اللہ اور سنت رسول کتاب الفتن وعلامات قیامت کو ہی جھوٹ اعتقاد کر لیا ہے معاذ اللہ آخر اس دھڑلے سے انکار کا جواز کس صورت میں ہے؟

نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ

Marfat.com

اگر گستاخی نہ ہو تو مؤدبانہ عرض ہے :۔ ان الساعۃ اٰتیۃ لا ریب فیھا قیامت تو خیر سے ہو پڑے گی مگر سلامتی دین ایمان کے ساتھ **جواب** کی نوبت **تا صبح قیامت** انشاء اللہ تعالیٰ نہ ہوگی۔

کیا فرماتے ہیں فضلائے منطقہ اندریں مسئلہ فاسئلوا الذی علماء والکبراء فھل الی مرد من سبیل فصدق لکل شیئ اٰفۃ وللعلم **اٰفات**

حضرت والا اپنے گروہ خاص کی مخصوص روش انکار حق کی تقلید میں حضور کے غیب جاننے سے بالکل انکار تو واقعی دھڑلے سے ہوا مگر مرضی مولا کہ اس اطلاق وعموم انکار علم غیب رسول میں ساتھ ہی ساتھ سنت وقرآن اور دین ایمان سے انکار بھی دھڑلے ہی سے ہو گیا یا نہ ؟ حکما گفتہ :۔

توال بحلق فرو بردن استخوان درشت ولے شکم بدرد چوں بگیرد اندرناف

پ ۱۲ یوسف میں اللہ تعالیٰ کا فرمان :۔ تِلْكَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَآ اِلَیْكَ ، یہ غیب کی خبریں ہیں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔

پ ۱۳ یوسف خدائے مصطفےٰ وحدہ لاشریک کا فرمان :۔ ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْكَ ، یہ غیبی خبریں ہیں ہم آپ کو وحی کر کے بتلاتے ہیں۔

تفسیر ابن کثیر میں ہے :۔ یعنی مِنْ اَخْبَارِ الْغُیُوْبِ السَّابِقَۃِ نُوْحِیْهَا اِلَیْكَ عَلٰی وَجْهِهَا كَاَنَّكَ شَاهِدُهَا

یعنی سابقہ غیبی خبروں سے ہم آپ کو وحی کرتے ہیں جیسا آپ ان کو مشاہدہ کر رہے ہیں۔

Marfat.com

پ۲ نمل وَمَا مِنْ غَائِبَۃٍ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝
اور سب غیب جو آسمانوں اور زمین کے ہیں ایک بتانے والی کتاب میں ہیں،
پ۳۰ بروج بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ ۝ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ بلکہ وہ
شرف والا قرآن ہے لوح محفوظ میں۔

فرمایئے صاحب قرآن کریم کے اس بیان کو اَخْبَارِ الْغُیُوْبِ
غیبی خبریں فرمایا گیا اور آسمان زمین کا کوئی غیب نہیں جو کتاب مبین لوح
محفوظ میں نہ ہو تو قرآن مجید لوح محفوظ والا واحد شریک خدائے مصطفےٰ نے
اپنی عطا سے علوم مصطفےٰ میں کر دیا تو کوئی غیب تہ و بالا کا عطائی علم غیب
مصطفےٰ سے باہر نہ رہا اسی لیے امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ اہل علم و عرفان کی
عقیدت و ایمان کا خلاصہ بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہیں ؎

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

اے مقصود و مدعائے کائنات دنیا و آخرت آپ کے دریائے جود و کرم سے
ہے اور آپ کے علوم سے ایک جزو علم لوح و قلم ہے۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

پ۴ آل عمران وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ
اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَاءُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ج

اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے ہاں
اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے
رسولوں پہ صاف معلوم ہوا کہ اللہ کے چنے ہوئے اور چہیتے رسولوں کو علم غیب

Marfat.com

کا عطا ہونا ثابت ہے یونہی ۲۹/۱۲ جن کی آیت ۲۶، ۲۷ سے بھی اللہ کے پسندیدہ رسولوں کے لیئے علم غیب عطائی ملنا ثابت ہے۔ اور اس میں کسی مومن مسلمان کو شک نہیں کہ تمام انبیا اور رسولوں سے اللہ کے سب سے زیادہ چنے ہوئے اور پسندیدہ آخر المبعوثین خاتم المرسلین سب سے اعلیٰ مجتبیٰ و مرتضیٰ نبی و رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ہی ہیں لہٰذا اس خداداد علم غیب سے جس قدر وہ غیبی خبریں احکام بیان فرمائیں وہ بلا شک ان کا معجزہ اور اللہ کی قدرت پر حجت قاہرہ ہے جس سے انکار کفر اور اس کی شک و تحقیر و اہانت کفر و ارتداد ہے۔

۳۰ تکویر کی ۲۴ ویں آیت وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ○ اور یہ نبی، غیب بتانے میں بخیل نہیں تفسیر معالم التنزیل میں ہے اَنَّہٗ یَاْتِیْہِ عِلْمُ الْغَیْبِ فَلَا یَبْخَلُ بِہٖ عَلَیْکُمْ بَلْ یُعَلِّمُکُمْ وَیُخْبِرُکُمْ تفسیر خازن میں ہے۔ اَنَّہٗ یَاْتِیْہِ عِلْمُ الْغَیْبِ فَلَا یَبْخَلُ بِہٖ عَلَیْکُمْ بَلْ یُعَلِّمُکُمْ انہیں علم غیب عطا کیا جاتا ہے تو اس کے ساتھ تم پر بخل سے کام نہیں لیتے بلکہ تمہیں اس کی تعلیم و حکم فرماتے ہیں۔

۵/۱۴ نساء کی آیت ۱۱۳ میں ہے وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ○ اور اللہ نے سکھایا (علم عطا فرما دیا) اے حبیب تم کو جو تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر سب سے بڑھکر فضل ہے تفسیر جلالین میں ہے مِنَ الْاَحْکَامِ وَالْغَیْبِ احکام و علم غیب کی عطا سے اہل دین والیماں علم و فہم پر مخفی نہیں کہ حضرت آدم سے حضرت عیسے

علیہم الصلوٰۃ والسلام تک انبیاء و رسل کو علم و اقتدار و تکوین و اختیار و حکم سے نوازا اور وہی ان کی شانِ نبوت و رسالت کا اعجاز و امتیاز ہے اور قدرت خدا واحد لاشریک کا کرشمہ و دلیل و حجت جس کی تسلیم و قبول و اطاعت ہی دین ایمان و ہدایت ہے اور انکار و مقابلہ کفر و ضلال ہے۔

تو جنہیں خالق و مالک واحد لاشریک نے تمام انبیاء و مرسلین سے برگزیدہ و مصطفےٰ و مجتبیٰ و مرتضےٰ و افضل و اعلےٰ بنایا تو ان پر علم و حکومت و اقتدار کی عطا و کرم کا فضل بھی سب سے زیادہ اور عظیم فرمانا ظاہر ہی ہے :- وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا۔

حضرت آدمؑ کے فضل و امتیاز میں ارشاد ہوا وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا تو اس تعلیم اسماء میں **مسمیات مع** متعلقات و خواص کا علم عطا فرمایا گیا۔

حضرت ابراہیم خلیل جلیل کو ملکوت السموات والارض کی سیر کرائی گئی انبیاء و رسل کے حق فرمان ہوا وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ہم نے انہیں اپنی عطا سے حکومت اور علم والا بنایا۔

مشکوٰۃ باب مساجد دوسری فصل میں خالق و مخلوق کے شاہد ہادیٔ عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم سے عبد الرحمٰن بن عائشؓ راوی کہ میں نے اپنے رب تعالےٰ کو سب سے عمدہ صورت میں دیکھا اس نے فرمایا فِیْمَا یَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰی عالم بالا کی محفل ملائکہ میں کس امر میں بحث ہے ؟ میں نے عرض کیا تو ہی بہتر جانتا ہے شاہد مالک ملک و مملوک صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر میرے رب تعالیٰ نے اپنا دست رحمت وقدرت
میرے بردو شانوں میں رکھا میں نے اس کے فیض کی ٹھنڈک کو اپنے
سینہ میں پایا۔ فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تو آسمان
زمین میں جو کچھ ہے میں نے سب جان لیا اور موافق حال یہ آیت تلاوت
فرمائی:۔ پ۷ انعام:۔ وَكَذٰلِكَ نُرِىٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ○ (دارمی ص)
اور ایسے ہی ہم دکھاتے ابراہیم کو آسمان زمین کے عوالم تاکہ وہ اہل یقین
سے ہوجائیں مرقاۃ میں ہے یعنی حق تعالیٰ نے جو کچھ اس طرح
تعلیم فرمایا ان چیزوں سے جو تہ وبالا ہیں ملائکہ اشجار وغیرھما یہ عبارت
ہے حضور کی وسعت علم سے جو اللہ نے حضور پر کھولا امام ابن حجر رح اس کی
شرح میں فرماتے ہیں حضور کے فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
فرمانے کا مدعا یہ ہے کہ مَا فِی السَّمٰوٰتِ سے مراد آسمانوں بلکہ ان
سے بھی بالائی کائنات کا علم جیسا کہ معراج کے واقعہ سے ثابت ہوتا ہے
اور وَالْاَرْضِ میں ارض بمعنی جنس زمین ہے یعنی تمام چیزیں جو سات
زمینوں میں بلکہ جو اس سے بھی نیچے کی کائنات میں ہیں سب معلوم ہوگئیں
جیسا کہ زمینوں کے نیچے ثور (بیل) اور حوت (مچھلی) کی خبر دینا ہے جس
پر سب زمینیں ہیں یہ فرمان نبوی عالمین کے تہ وبالا کے سب کو جان
لینے کا فائدہ دیتا ہے۔ یعنی اللہ نے ابراہیم خلیل ؑ کو ملکوت السموٰت والارض
آسمان زمین کے ملک دکھائے عالم علوی وسفلی کو ان پر منکشف فرمایا

Marfat.com

وَفَتَحَ عَلَیَّ اَبْوَابَ الْغُیُوْبِ اور مجھ پر غیبوں کے دروازے ہی کھول دیئے۔

امام المسلمین شاہ عبدالحق محدث دہلوی اس کی شرح میں فرماتے ہیں۔ فَعَلِمْتُ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فرمانا عبارت ہے تمام علوم جزئی و کلی حاصل ہو جانے سے اور انکا احاطہ کر لینے سے اور رویت و سیر حبیب کو مشبہ بہ رویت و سیر خلیل کو مشبہ ٹھہرانے میں مشبہ بہ کا زائد الوصف ہونا ظاہر ہے حتّٰی عَلِمْتُ مَافِیْھَا مِنَ الذَّوَاتِ وَالصِّفَاتِ وَالظَّوَاہِرِ وَالْمُغَیَّبَاتِ مجھ پر دراہائے غیوب کھول دینے کا نتیجہ یہ کہ میں نے تمام ذوات وصفات اور ظواہر اور مغیبات کو (بعطار الہٰی) جان لیا۔

مشکوٰۃ باب مساجد و مواضع الصلوٰۃ میں معاذ بن جبل رض کی اس مضمون کی روایت کے آخر میں فَتَجَلّٰی لِیْ کُلُّ شَیْئٍ وَعَرَفْتُ فرمایا تو مجھ پر ہر شے روشن ہو گئی اور میں نے ہر شے کو بخوبی پہچان لیا۔

اقول اس اطلاق و عموم شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ذوات وصفات اور ظاہری اور غیبی سب باتیں شامل و داخل ہیں:۔ لقاعدہ المطلق یجری علی اطلاقہ اور بعثت مصطفویہ کا مقتضا بھی یہی ہے جیسا کہ فرمایا اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً آپ عالمین کے لئے رحمت ہادی نبی رسول و شاہد بنا کر مبعوث فرمائے گئے تو ساری خلق کے بلا شبہ نبی و رسول ہیں تو یہ کیسے ہو کر عالم غیب و شہادت اول و آخر کی کل کائنات کی جانب آپ کو مبعوث تو فرمایا جاوے مگر اس کے کسی فرد یا شے کا علم تو آپ

Marfat.com

کو عطا ہی نہ فرمایا ہو جس طرح اہل علم و عرفان کے عقیدہ میں بے شبہ اللہ تعالٰے کی ذات و صفات میں کوئی شریک نہیں یونہی اس نے اپنے جس سب سے آخری محبوب پیغمبر محمد مصطفٰے کو عالمین کے لئے نبی رسول پیغمبر ہادی رحمت شاہد حاکم پناہ و نگہبان بنا کر مبعوث فرمایا بلاشبہ اس نے ضرور ان کو عالمین کے ہر فرد اور کائنات کے ہر ذرہ کا علم عطا فرمایا جو عالم ظاہر باطن غیب و شہادت سبکو شامل ہے ۔ شفا شریف اور مدخل وغیرہا کتب اہلسنت میں تصریح ہے :- اَلنُّبُوَّةُ هِیَ الْاِطِّلَاعُ عَلَی الْغَیْبِ انبیاء کی نبوت تو غیب پر اطلاع ہی کا نام ہے ورنہ کتنا ہی بزرگ عالم فاضل گتہ بجو بیٹھ رہ جائے اللہ تعالٰے اسے عالم غیب تک رسائی ہرگز نہیں عطا فرماتا پس نہ اسے نبوت کے دعوی کا حق اور نہ وہ نبی ہے ۔

امام عارف شرف الدین بوصیری ہمزیہ شریف میں بارگاہِ عالم پناہ، صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم میں عرض رسا ہیں : (مجموعہ نبہانیہ ۱ مصر)

کَیْفَ تَرْقٰی رُقِیَّكَ الْاَنْبِیَاءُ ۔۔۔ یَا سَمَاءً مَّا طَاوَلَتْهَا سَمَاءُ

لَكَ ذَاتُ الْعُلُوْمِ مِنْ عَالِمِ الْغَیْـ ۔۔۔ بِ وَمِنْهَا لِاٰدَمَ الْاَسْمَاءُ

اگرچہ نفس نبوت میں سب ہی انبیاء برحق شامل مگر اسے سید الانبیاء والمرسلین آپ کے بلند رتبہ تک کس کی رسائی آپ فضل و کمال کا وہ فلک الافلاک ہیں جس پر خالق کائنات ہی نے کوئی آسمان نہ بنایا ۔ بعطائے عالم الغیب والشہادۃ، خدائے لاشریک حضور کے لئے خاصتہً علوم غیب و شہادت کی ذات واصل و حقیقت ہے کہ اسے وجہ ایجاد و بقاء عالم حضرت آدمؑ کے لئے کلی علم اسمائیہ

Marfat.com

کہ مسمیات و متعلقات و خواص کو شامل ہے۔

فَسَلَامُ عَلَیْکَ تَتْرٰی مِنَ اللّٰہِ — وَتَبْقٰی بِہٖ لَکَ الْبَہَاءُ وَالْاِءُ
وَسَلَامٌ مِنْ کُلِّ مَا خَلَقَ اللّٰہُ — لِتُحْیَا بِذِکْرِکَ الْاَمْلَاءُ
وَثَنَاءُ قَدَّمْتُ بَیْنَ یَدَیْ — نَجْوَایَ اِذْ لَمْ یَکُنْ لَدَیَّ ثَرَاءُ
مَا اَقَامَ الصَّلٰوۃَ مَنْ عَبَدَ اللّٰہَ — وَقَامَتْ بِرَبِّہَا الْاَشْیَاءُ

کتاب و سنت و آثار کی اس شہادت عادلہ کے باوجود ہمارے فاضل، خطیب باتفاق در رضائے قریب ولیعید فرمودہ گروہ کی تقلید میں کس مثالی جسارت سے بے خوف کہہ گئے "حضور غیب بالکل نہیں جانتے" اور اس خیال سے بے نیاز گذرے کہ اس شربت تقلید انکار کی ترین کہیں وہ درد نہ ہو کہ سرے سے معدہ ہی خراب ہو کر دل دماغ کی کدورت و خرابی کا باعث بن جائے شاید اس لیئے کہ زعمار خود کا منقولہ براہ راست ہے۔

بدرد و صاف ترا حکم نیست دم درکش — کہ ہرچہ ساقی ما ریخت عین الطاف است

آخر ہمیں اپنے فاضل خطیب صاحب اور ان کے گروہ کے شہرہ آفاق علم و فضل و تقدس سے یہ امید نہ تھی کہ وہ ایسا کر گذریں گے اگر کسی سوء شربا پریشانی میں ان سے ایسا ہوا ہو تو ہمیں ان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانی رفع فرما کر اس کا نعم البدل موجب سکون عطا فرمائے کہ آئندہ ایسی نوبت ہی نہ آئے آمین

آخر میں محدث ہزاروی نے فرمایا کہ علمائے اسلام کا احترام درکار ہے اُن کی نسبت تنقیص و ہتک کا کلمہ جائز نہیں تو انبیاء کے حق تو ایسا کرنا تباہی

Marfat.com

دین ایمان کا موجب ہے۔

ہمارے فاضل خطیب صاحب کا دعویٰ (۸)

آپ نے علم غیب مصطفیٰ سے بالکل انکار کے

خطرناک دعویٰ کو ناقابل سماعت سمجھ کر اس کی تائید میں کتاب و سنت و آثار کی کوئی دلیل نہ پائی تو روایت کے خدوخال سے رکیک استدلال فرما کر مصطفیٰ کے علم غیب عطائی سے خطرناک انکار میں آٹھواں دعویٰ نہایت پریشانی کے عالم میں دائرہ فرمانے کی ہمت فرمائی کہ "ہار گم ہونے کے واقعہ سے جو حضور کو تردد ناگواری پریشانی پہنچی یہ علم نہ ہونے کی دلیل ہے"

محدث ہزاروی نے نہایت سنجیدگی سے فرمایا کہ کتنی ظاہر بات آدمی کبھی سمجھنے میں رہ جاتا ہے علم غیب و قدرت ذاتی تو اللہ تعالےٰ سے خاص ہے جو غیر اللہ کے لئے جائز اور متصور ہی نہیں اسی کی نفی آیات و احادیث میں ہے اور علم غیب عطائی تو نبی کی نبوت ہے اس سے انکار تو نبوت کا انکار ہے اس کے لئے کوئی ثبوت و دلیل کہاں سے ملے اب روایت سے تردد ناگواری پریشانی بطور تنکے کے سہارا کے کیا کام دے یہی علم نہ ہونے کی دلیل ہو تو حدیث قدسی میں ولی اللہ بندہ مومن کی کراہت موت کے حق ہے :-

وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ اَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ وَلَابُدَّ لَهُ مِنْهُ (بخاری)

بندہ مومن کے تقرب نوافل کی کرامت سے اس کے گوش و چشم و دست و پا اور سوال و استعاذہ کے معیت و قبول الٰہی سے نوازے جانے کے بیان والا

Marfat.com

کے بعد ارشاد فرمایا مجھے اپنے کسی کام میں تردد نہیں ہوتا جیسا اس بندہ مومن
کی موت سے ہوتا ہے وہ موت کو ناگوار رکھتا ہے اور میں اسکی ناگواری کو ناگوار
رکھتا ہوں مگر اسے قضا مبرم ناچاری ہے تو کیا اس تردد ناگواری سے علم نہ
ہونا بھی ثابت ہو جائے گا؟ رب تعالیٰ کو بندوں کا کفر کرنا ناپسند ہے - لا
یرضی لعبادہ الکفر کوئی معصیت و ظلم اسے پسند نہیں وہ اس کے
ارتکاب پر بندہ سے ناخوش ہوتا ہے خود بندہ کتنی باتیں باوجود تردد و ناگواری
کے بنا بر حکم و حکمت و مصلحت شرع کے کرتا ہے مثلاً اپنی بیٹی کو شادی کر کے
رخصت کرتا ہے بچے کا ختنہ میں روتا جانتے بنتے ناگوار رہتے کرتا ہے
حج پر جاتے خویش و اقارب سے بچھڑتے اتنا صدمہ پریشانی تردد ہوتا ہے کہ روتا ہے مگر ایسا تردد
ناگواری علم نہ ہونے کی دلیل نہیں تو ہل رگم ہونے کے واقعہ میں حضور کا تردد ناگواری
علم نہ ہونے کی دلیل ٹھہرالینا علما کی فہم و دانست سے بعید بات ہے -

پھر محدث ہزاروی نے فرمایا کہ محبت کسی شے کی اندھا بہرا بنا دیتی
ہے - حُبُّكَ الشَّيْئَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ گروہ کی بے چشم و گوش
تقلید و حمایت بھی کتنی خطرناک شے ہے کہ اس روایت میں تردد ناگواری
سے نبی اللہ کے علم نہ ہونے کا خطرناک بے بنیاد محض فسانہ باندھا جاتا ہے
اور خود اسی روایت بخاری میں :- مَا عَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِىْ اِلَّا خَيْرًا موجود
ہے کہ حضور نے فرمایا میری اہلیہ کی پاک دامنی ہی میرے علم میں ہے تعجب ہے کہ
حضور کے ہادی - معلم - رحمت - شاہد - نبی عالمین ہونے سے انکار کی مجال نہ
رکھتے ہوئے آپ کا کلمہ بھی پڑھا جائے اور آپ کے علم خداداد سے اپنے محض بے

Marfat.com

بنیاد انکار کو عالمگیر بنانے میں مدعی ایمان بنکر کوشاں بھی رہنا آخر کس قسم کی دیانت علمیت و فقاہت سنجیدگی ہے علامہ اقبال نے اسی حادثہ کا صدمہ فرما کر کہا :- ؎

حقیقت خرافات میں کھو گئی   یہ امت روایات میں کھو گئی

آخر شیخ سنت محدّث ہزاروی نے مجمع حاضرین سے انصاف چاہا کہ اب فرمایئے ہمارے علامہ خطیب صاحب کا آٹھواں دعویٰ قابل سماعت ہونے کی کچھ بھی جان رکھتا ہے آواز آئی ہرگز نہیں۔

مزید برآں حاضرین نے سوال پیش کیا کہ یہیں خطیب صاحب نے حضرت عمرؓ کا مدینہ طیبہ سے نہاوند میں ساریہؓ کو پکار کر آگاہ کر دینا بھی ذکر کیا جس سے عوام و خواص حیران ہو گئے کہ اس میں تو اپنا ہی رد فرمایا محدّث ہزاروی نے فرمایا یہ بھی حضرت سرکار رسالت کا ایک معجزہ ہے کہ آپ کی ملت کی تائید و توثیق نادانستہ طور پر بھی ہوتی رہتی ہے۔ پھر فرمایا کہ حضرت فاروقؓ کی یہ کرامت عجیب ہے کہ مدینہ طیبہ سے یہ مقام نہاوند ۱۵ سو میل کے فاصلہ پر ملک عجم میں ہے ڈیڑھ ہزار میل پر خطبہ دیتے ہوئے پہنچ کر ملاحظہ کرنا اور پکار کر یا ساریۃ الجبلَ کہہ کر ان کی مدد فرمانا ندائے غائب اور علم و تصرف ولی سب کچھ ثابت ہوا **متعجب** ہے کہ ان امور کا **نبی** کے لئے **انکار** کر کے **ولی** کے لئے **اثبات** فرمایا۔ جس سے اہل اسلام کے مذہب و عقیدہ کی تصدیق ہوئی مگر ہمارے مہربان اسے اپنی تائید تصور کر کے فرما گئے۔ کہیئے جو فرمایا اسے سمجھے بھی یا نہ آواز آئی نہیں سمجھے لہٰذا یہ دعویٰ

Marfat.com

قابل سماعت ہی نہیں۔

ہمارے لائق قدر خطیب صاحب کا دعوئ ۹

"ہمکو وہابی کہنے والے خیرات خور ہیں"۔ اس کے جواب میں

حضرت سیّد سجّاد نے بڑے پیار کے لہجے میں فرمایا۔ یہ تو علامہ دہر خطیب ایبٹ آباد نے اہل سنت احناف کے حق غصہ میں صحیح فرمادیا آپ لوگوں کو اس میں ان کا مشکور رہونا چاہیئے آخر کچھ اور تو نہیں فرمایا خیرات خور ہی فرمایا ہے۔ مگر محدث ہزاروی نے مسکرا کر فرمایا لیکن شکر ادا کرنے میں تاخیر نہ چاہیئے کہ ماحول و برادری کے زیر اثر یہ الفاظ واپس نہ لے لیے جائیں کہ ان حضرات کے مذہب و اعتقاد میں آپ لوگ نذر نیاز فاتحہ درود عرس گیارہویں میلاد کی چیزیں کھانے والوں کی ان چیزوں کو وہ بھول کر بھی خیرات کہنا روا نہیں رکھتے نہ معلوم کس حال میں فرما گئے۔ پس یہ دعویٰ زیر غور رہنا چاہیئے یہ بھی خارج ہوجانا ناانصافی ہوگی امید ہے کہ فاضل مدعی مجرد یا مرکب غور و فکر کرتے ہی اسے واپس لے لیں گے۔ لہذا حاجت باخراج نداد مجمع سے اس پر نعرۂ تکبیر اللہ اکبر۔ نعرۂ رسالت یارسول اللہ محدث ہزاروی زندہ باد سے فضا گونج اٹھی۔

اب یہ گئی پڑتال وہابی ہونے نہ ہونے کی سو لطیفہ تو یہ ہے کہ کہنے والوں کو **خیرات خور** فرما کر سربستہ راز یہ بنا بر مصلحت دو تنکے دھرے مگر مسماۃ وہابیت کے حق مہر معجل مبلغ دو نقد اقرار نیکی اور اتباع سنت میں پچھلوں سے کمی و نقصان کا کیا امکان فرمائیے کیا اپنے حضرت گنگوہی وغیرہ پر اعتقاد و اعتماد ہے یا نہ اگر ہے تو ان کے نزدیک وہ نیک و متبع سنت لوگ ہیں۔ ملاحظہ ہو فتاوی رشیدیہ

Marfat.com

اب بخوشی وہابی کہلایئے۔

فاضل خطیب صاحب کا دعویٰ نمبر ۱

"ہم اہل سنت وجماعت اور حنفی ہیں کوئی حنفی ہے تو سامنے آجاوے۔ میں تمام علما سے نہیں ہارتا۔"

حامی شریعت وطریقت محدث ہزاروی نے اپنے مخصوص پیار اور محبت کے انداز میں فرمایا کہ ہم فاضل خطیب صاحب کے ان الفاظ پر اللہم آمین کہتے ہیں مولا کریم آپ کے ان الفاظ کو قبول ہی فرمالے ترک ادب نہ ہو تو اتنا عرض ہے کہ جن معتقدات ومعمولات کی بنا پر اپنے مقابل والے اہلسنت جماعت احناف کو بدعتی مشرک کا فرتک نوازشات کے ساتھ دین ایمان سے دھکیل باہر کرتے ہیں وہ معتقدات ومعمولات سنی حنفی مذہب ومسلک کی علامات ہیں جب آپ ان سب کے خلاف اور ان سے سرتاپا عاری وبری ہیں تو پھر مذہب مسلک کا دعوٰی سانپ کے منہ میں چھچھوندر تو نہیں؟ فرمایئے سوچ سمجھ کر فرمایئے۔

خدا کو جھوٹ۔ زنا۔ چوری۔ جہالت وغیرہ نقص وعیب والی باتوں پر قادر موصوف ماننے لکھنے والے انبیا اولیا کے مقامات مقدسہ پر کسی حاجت سے جانے کو قتل وزنا سے بڑھکر گناہ شرک جاننے لکھنے والے انبیا اولیا بلکہ سید الانبیا کے تصور کو عبادت میں اپنے بیل گدھے کے تصور سے بدرجہا بدتر شرک جاننے لکھنے والے وہیں بدی کے وسوسہ کے بہانے اپنی اہلیہ سے مجامعت کے خیال

Marfat.com

کو عبادت میں بہتر جاننے لکھنے والے حضور کے علم غیب عطائی کے
بیان میں یہ جاننے لکھنے چھاپنے مشتہر کرنے والے کہ ایسا علم غیب
تو زید و عمر بلکہ ہر بچے اور پاگل بلکہ تمام حیوانات اور چار پایوں کو بھی
حاصل ہے" حضور پل صراط پر میرے گلے سے لگ کر جا رہے تھے"
آگے لکھا "میں نے دیکھا کہ آپ گر رہے ہیں میں نے آپ کو
پکڑا اور گرنے سے بچایا" لکھ کر نشر کرنے والے۔ معتزلہ کے بہانے
اپنی تصدیق و توثیق سے" اللہ کو پہلے اس سے کوئی علم بھی نہیں
کہ کیا کریں گے۔ بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہو گا" لکھنے
والے" اس بات میں اولیا و انبیا میں اور جن و شیطان میں
اور بھوت پری میں کوئی فرق نہیں" لکھنے والے۔ انبیا اولیا کو بڑا
چھوٹا مخلوق ٹھہرا کر چوہڑے چمار سے زیادہ ذلیل لکھتے والے
اللہ کے علم کو اختیاری حادث لکھنے والے مثال کے طور پر انبیا اولیا،
کو امیر یا وزیر یا چوہدری یا قانون گو یا چوہڑے چمار سے تعبیر کر کے
اللہ کو بادشاہ ٹھہرایا اور وہیں ان کی عزت خدمت عرس میلاد
ہدیہ شکرانہ ادا کرنے کو سب سے بڑی تقصیر ٹھہرا کر لائق سزا ابتلا کر
سزا نہ دینے والے بادشاہ کے حق لکھا چنانچہ ایسے بادشاہ کو عقلمند لوگ بے غیرت
کہتے ہیں "میں حقیقت میں سرکار (انگریزی) کا زبان دار
ہوں اگر مارا بھی گیا تو سرکار مالک ہے اسے اختیار ہے جو چاہے کرے"
(تذکرۃ الرشید جلد ۱) لکھنے والے۔ کلکتہ میں

Marfat.com

انگریزوں سے جہاد کا سوال ہونے پر " ان پر جہاد کرنا کسی طرح واجب نہیں " بلکہ ان پر کوئی حملہ آور ہو تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ پر آنچ نہ آنے دیں (حیاتِ طیبہ) کا فتویٰ دینے والے ۔ جس کا نام محمد یا علی ہے کسی چیز کا مختار نہیں کا اعتقاد رکھنے اور نشر کرنے والے (براہین) سب انبیاء و اولیاء کو اللہ کے حضور ذرہ ناچیز سے کمتر اعتقاد کرنے لکھنے نشر کرنے والے (براہین) شیطان و ملک الموت اور خدا تینوں کو علم محیط زمین ماننے والے (براہین) اور علم محیط زمین سرورِ عالم علیہ السلام کے لئے ماننے کو ایسا شرک گننے والے جس میں ایمان کا حصہ نہیں (براہین) شیطان و ملک الموت سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علم میں تنقیص کرنے والے (براہین قاطعہ) ہر عیب نقص مقدور العبد کو مقدور اللہ ماننے والے (جہد المقل - نظام) حضور کی خاتمیت اور بے نظیری سے انکار کرنے والے ۔

آپ حضرات کے مقتدا و سرگروہ ہیں یا نہ ؟ ہیں اور ضرور ہیں ، اور آپ میں کسی کو اس سے انکار کی مجال نہیں :- تو اب حرمین شریفین اور ساری دنیائے اسلام کے علمائے کرام کے متفقہ و قطعی فتاویٰ معلوم کیجیے کہ اللہ رسول کے ایسے منکر گستاخ بے ادبوں کے حق کیا فرماتے ہیں ملاحظہ کیجیے فتاویٰ ۔

علمائے عرب و عجم اور یاد رکھئے۔ بزازیہ و درر و غرر و فتاویٰ خیریہ و مجمع الانہر و در مختار وغیرہا معتمدات اسلامیہ میں ایسا کرنے والوں کے کفر و ارتداد کے متعلق ہے مَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ جو اس میں شک تردد توقف کرے وہ بھی دین ایمان سے گیا (حسام الحرمین) جب آپ حضرات کے گروہ کو اہل سنت احناف سے اس قدر اجنبیت ہے تو پھر سنیت و حنفیت کا یہ دعویٰ کتنا عجیب و غریب ہے ہماری تمنا و دعا ہے خدا ایسا ہی کرے ہم سب بھائی بھائی ہو کر دین اسلام پر مضبوط و مستحکم ہو جائیں مگر یہی صورت ہے کہ اللہ رسول کے حق ہمارے معتقدات ہمارے معمولات ادب و عشق پر مبنی ہوں نہ کہ بے ادبی و عداوت پر۔

اور آخر میں فاضل خطیب صاحب کا یہ فرمانا کہ "ہم سنی حنفی ہیں اور ساتھ ہی یہ ارشاد کہ کوئی حنفی ہے تو سامنے آجائے میں تمام علمائے نہیں بلاتا" اگر گستاخی شمار نہ ہو تو معروض خدمت سامیہ آنکہ جن معتقدات و معمولات سنیہ حنفیہ کے خلاف آپ مع رفقا حضرات تشریف لائے اور سراسر ان کے خلاف بیانات ارشاد فرمائے تو پھر اس دعویٰ کی کیا صورت؟ یاد آرا لودن و حُبِّ سکندر داشتن اور اگر سنیت حنفیت کے خلاف عمر بھر کے معتقدات و معمولات کسی ناگفتہ بہ عذر یا ناسمجھی کے تحت ہیں در اصل آپ جناب و الا مع اسفل و اعلیٰ حسب دعویٰ سُنی حنفی ہیں تو مقابل کیسے سنی حنفی کو دنگل کی دعوت و بلاوا کیسا ہے اور اگر اعتقاد و عمل میں آپ سنی حنفی نہیں تو یہی وہابی ہیں جو خیرات خور بندگان خدا نے

چھان بین اور اعلیٰ تجربہ کی بنا پر کہا ہے تو اس صورت میں باوجود سنی حنفی نہ ہونے کے سنیت وحنفیت کا یہ دھڑلے دار دعویٰ مخصوص وہابیوں ہی ہے کہ جس پر ہم مرحبا زندہ باد ہی مؤدبانہ عرض کر سکتے ہیں ۔

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں جو چاہے آپکا حسنِ کرشمہ ساز کرے

نیز اگر سوءِ ادب سے اماں ملے تو اتنی گزارش اور دریافت طلب ہے کہ بالفرض اگر آپ حضرات اپنے دعویٰ کے مطابق سنی حنفی ہی ہیں تو سنی حنفی عقائد اور معمولات سے آپ کو بنیادی مخالفت آخر کیوں ؟ اور اگر معاملہ برعکس ہے آپ حسب تشخیص نیرات خود ول کے دراصل وہابی ہیں تو پھر سنی حنفی ہونے کا دعویٰ کس لیئے کرتے ہیں اور وہابی کہلانے سے نفرت پرہیز کیوں کرتے ہیں ؟

دیدارمی نمائی و پرہیز میکنی بازار خویش و آتشِ ما تیز میکنی

عالیجناب خطیب صاحب کا دعویٰ نمبر ۱۱

"میں سب کو جانتا ہوں یعنی میرے علم سے کوئی چیز کوئی شخص باہر نہیں ۔

فقیہ ملت شیخ طریقت زیب سجادہ حنفیت سنیت وقادریت محدث ہزاروی نے اول مجمع سے مل کر اپنے نورانی مبارک معمول کے مطابق ذکر شریف کرایا جس سے اس سہانی رات کی خاموشی کا عالم اور گرد اگرد پہاڑوں کی ایستادہ قطاروں اور آس پاس کی تمام آبادیوں کی فضا میں ذکر اللہ سے ایک وجد آفریں گونج پیدا ہو گئی ایسا ہی معلوم ہوتا تھا کہ کائنات ذکر حق سے

Marfat.com

مست ہو رہی ہے:۔ ۳۳ بار لا الٰہ الا اللہ مل کر چہار ضربی تصور سے پھر پڑھا گیا محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلے آلہ واصحابہ وسلم پھر ۳۳ بار اثبات شریف بتصور خاص اِلَّا اللہُ پڑھا گیا آخر پڑھا مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہِ صَلَوٰۃُ اللہِ وَسَلَامُہٗ سَرْمَدًا عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَعَلٰی کُلِّ مَنْ وَالَاہٗ پھر پھر ۳۳ بار اَللّٰہُ کا ذکر کیف آور طور پر کرایا گیا جس سے گویا کائنات میں ایک نورانی، کیف وسرور پیدا ہو گیا پھر آپ نے فرمایا جَلَّ جَلَالُہٗ وَعَمَّ نَوَالُہٗ تو سب نے یوں ہی کہا پھر آپ نے اسم ذات اَللّٰہ توجہ سے کرایا جس سے سب بیخود ہو کر ذکر کرنے لگے جب تن بدن دل دماغ فضا ذکر حق کے نور سے مست ہو گئی آپ نے دعا فرمائی اے مالک الملک واحد لاشریک بطفیل اپنے سب سے آخری محبوب نبی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے ہمیں اور ہمارے عوام وخواص علما وفقرا سب کو صالح نیک بنا دے اور ہر اس مذہب عقیدہ علم وعمل سے بچا لے جو تیرے نزدیک حق و ہدایت نجات کا موجب نہ ہو حق و ہدایت کو صحیح جان پہچان کر اختیار کرنے اور باطل کو صحیح جان پہچان کر ترک کر دینے کی توفیق عطا فرما مجمع سے آواز آئی آمین تمام حاضرین پر رقت کا عالم طاری ہو گیا۔

پھر آپ نے خطیب کے گیارہویں دعویٰ کے متعلق لوگوں کے انتظار واستفسار پر فرمایا کہ ہمارے محترم خطیب صاحب اور ان کے قابل قدر رفقا حضرات کا انبیاء اولیا سے کسی کے حق ہو گا کہ وہ سب کو ایسا جانتے ہیں کہ کوئی چیز اور کوئی فرد ان کے علم سے باہر نہیں مجمع سے آواز آئی

Marfat.com

کہ ہرگز نہیں پھر آپ نے فرمایا انبیا اولیا سے کسی عظیم سے عظیم شخصیت کے حق یہ اعتقاد ان کے مذہب میں کیسا ہے متفقہ آواز آئی کفر و شرک و ضلال اس پہ محدث ہزاروی نے بڑی متانت اور لطافت سے فرمایا کہ اب یہ مسئلہ خود انہیں سے پوچھنے کا ہے کہ جب آپ کے مذہب میں ایسا کہنا انبیاء اولیا کے حق میں بھی روا نہیں تو پھر خود اپنے آپ کو کہنا کیسے روا ہے۔

فاضل خطیب صاحب کا دعویٰ نمبر ۱۲

حنفی مذہب یہ ہے کہ خدا کے بغیر کسی سے مدد نہیں مانگتا اور نہ کوئی مختار ہے۔

محدث ہزاروی مدظلہ نے اول درود شریف پڑھایا پھر بندہ ناچیز تراب اقدام اہل اللہ نے حضور فخر سنیت و حنفیت کے مقدس کلام سے یہ محبوب روزگار کلام پیش کیا ہے

جہاں تو کوچہ میں مولا دکھا دیے تونے ★ دل و دماغ کے کوچے بسا دیئے تونے

سبحان اللہ کیا نزول رحمت و انوار کی گھڑیاں تھیں کہ لفظ لفظ پر سامعین کے دل و دماغ قربان ہو رہے تھے اور محدثِ پاکستان وجد کناں رو رہے تھے، پورے کلام مبارک کے سننے میں جو کیف و سرور تھا وہ حاضرین ہی سے پوچھیے آخر لوگوں کے انتظار و اصرار کے تحت حضور نے فاضل خطیب صاحب کے بارہویں دعویٰ کو ملاحظہ میں لا کر فرمایا کہ اب کون آنحضرت والا سے ہزار اور مناسب موزون آداب و لائق خطابات دریافت کرے کہ جناب والا جب حنفی مذہب کے ہر عقیدہ و عمل سے ہمارے عزت مآب خطیب صاحب

اور آپ کے حملہ زعمار و رفقار عالیجناب کو خلاف و انکار ہے چنانچہ تشریف
فرمائی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے تو پھر آپ سے اس مذہب حنفی کے
متعلق سوال ہی کس نے کیا کہ آپ یہ فرمانے لگے حنفی مذہب اور اس کے مسائل و دلائل
حنفی مذہب والوں ہی پر رہنے دیجئے یہ بے جا تکلف برداشت نہ فرمائیے
اَهْلُ الْمَذْهَبِ اَحَقُّ بِالْعِلْمِ وَالْعَمَلِ بِمَا فِي الْمَذْهَبِ كَمَا اَهْلُ الْبَيْتِ
اَدْرٰى بِمَا فِي الْبَيْتِ کسی مذہب و مسلک سے خلاف و خارج ہوتے
ہوئے اس کے مسائل و دلائل اہل مذہب کے سامنے کہنا ایسا ہے "گھر نہ
جانا کبھی خبر دینا بھی" حنفی مذہب کی بنیاد کتاب و سنت پر ہے اس میں
تو حکم ہے وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ اے ایمان والو اللہ کا
تقویٰ اختیار کئے رہو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو اور سچے انبیاء۔ اولیا
صدیقین۔ شہداء۔ صالحین ہیں سو سچوں کے مذہب میں محبوبانِ خدا سے
مدد مانگنا کیوں منع ہو ان کے اعمال وسیلہ و ذریعہ امداد ہیں وَاسْتَعِيْنُوْا
بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ صبر نماز اہل ایمان و تقویٰ کے عمل ہیں وہ مدد طلب کرنے
کا ذریعہ اور واسطہ ہو سکتے ہیں تو جن کے وہ عمل ہیں وہ تو بطریق اولےٰ ہو سکتے
ہیں انبیاء اولیاء کا تو مقام کہیں اعلیٰ و ارفع ہے عام اہل اسلام کو حکم ہے:۔
تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو نیکی اور
تقویٰ پر اور گناہ دشمنی پر باہم مدد نہ کرو۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا مَنْ
اَنْصَارِيْ اِلَى اللهِ لوگو! اللہ کی طرف میرے کون مددگار ہیں قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ
نَحْنُ اَنْصَارُ اللهِ حواریوں نے جواب میں عرض کیا ہم اللہ کے واسطے مدد

Marfat.com

کرنے والے ہیں حنفی مذہب کے قرآن پاک نے اسے ذکر فرما کر رد نہ فرمایا تو غیر اللہ کی مدد ناجائز کہہ کر محبوبان خدا کی مدد سے بہکانے والوں کے خلاف ڈگری دے دی گئی یا وہ قرآن جانتے نہیں یا پھر مانتے نہیں۔

پ ۹ اعراف میں اختیار و اقتدار مصطفےٰ کے بیان میں آپ پر ایمان اور کامیابی پانے والوں کے ذکر میں فرمایا فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝ تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم ادب کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد کامیاب ہوئے۔ بعطائے الٰہی غیب بیان نبی محمد مصطفےٰ کے اختیارات آپ پر ایمان آپ کا ادب آپ کی امداد و خدمت غلامی آپ کے نازل شدہ نور کتاب و سنت و سیرت کا اتباع پر اعتقاد و عمل والوں کی کامیابی وغیرہا مضامین عالیہ اس سے ثابت ہوئے۔

خطیب صاحب و رفقا کی خدمات سامیہ میں عرض آنکہ اس آیت میں خداوند واحد لاشریک نے جن کی کامیابی و فلاح کی خبر دی اعلان فرمایا وہ غیر اللہ ہی ہیں یا کیا فرماتے ہیں علمائے کرام غیر اللہ کی مدد لینا دینا عنداللہ درست اور ذریعہ کامیابی قرآن سے ثابت ہوا یا نہ کھلے کھلے فرما دیجئے کہ ثابت ہو گیا۔ شکریہ۔

اب سنت مصطفےٰ سے اپنے سنی حنفی مذہب کی جھلک دکھائیں اگر اللہ توفیق رفیق فرمائیں تو ملاحظہ فرمائیں۔ مشکوٰۃ میں حضور کے اخلاق و شمائل کے

Marfat.com

باب کی پہلی فصل میں متفق علیہ حدیث میں انس رضؓ کی شہادت ہے کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَ اَشْجَعَ النَّاسِ (الخ) حضور تمام جہان کے لوگوں سے حسن وخوبی اور جود و سخا وشجاعت وبہادری والے ہیں اور اس سے اگلی متفق علیہ حدیث جابر رضؓ کی شہادت ہے مَاسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا حضور سے کبھی کسی چیز کے لئے سوال نہ ہوا کہ آپ کو عطا فرمانے سے انکار کی نوبت آئی ہو۔

مشکوٰۃ اسی فصل میں اس سے اگلی حدیث مسلم میں انس رضؓ کی شہادت ہے کہ ایک شخص نے حضور مالک کوثر والی دوجہاں صلے اللہ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم نے اس قدر بکریوں کا سوال کیا جو دو پہاڑوں کے درمیان وادی کو بھر دیں تو حضور نے اسے وہ عطا فرما دیں:۔ سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَیْنَ جَبَلَیْنِ فَاَعْطَاہُ اِیَّاہُ تو وہ اپنی قوم میں ذکر کرنے لگا لوگو!۔ اَسْلِمُوْا فَوَاللّٰہِ اِنَّ مُحَمَّدًا لَیُعْطِیْ عَطَاءً مَّا یَخَافُ الْفَقْرَ (مسلم) ایمان لاؤ مسلمان ہوجاؤ خدا کی قسم محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس عطا والے ہیں جنہیں ناداری فقر کا اندیشہ ہی نہیں اور نابغہ جعدی رضؓ نے قریب دو سو شعروں کا قصیدہ عرض کیا تو انعام میں ارشاد ہوا لَا یُفْضِضُ اللّٰہُ فَاکَ اللہ تمہارے منہ کی مہر دندان نہ توڑے۔ وہ صدی سے زیادہ عمر کے ہوئے تب بھی دانت سلامت تھے۔ اولوں کے سے سفید اگر کبھی کوئی گرتا تو اس کی جگہ اور نکل آتا۔ یونہی تبوک سے واپسی پر عباس بن عبد المطلب رضؓ نے قصیدہ نعتیہ عرض کیا یہی ارشاد ہوا اور

Marfat.com

ایک روایت میں سلطنت کی کنجیاں عطا فرما دیں سات سو سال تک ان کی اولاد کی سلطنت ہوئی۔

صحیح مسلم سنن ابی داؤد و سنن ابن ماجہ ومعجم کبیر طبرانی میں ربیعہ بن کعب اسلمی سے مروی ہے کُنْتُ اَبِیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں حضور والیٔ دوجہان صلے اللہ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم کی خدمتِ پاک میں رات کو حاضر رہتا ۔ فَاَتَیْتُہٗ بِوُضُوْئِہٖ وَحَاجَتِہٖ چنانچہ ایک شب حضور کے لئے وضو کا پانی اور دیگر حضور کی حاجت ضرورت کا سامان حاضر خدمت کرنے لایا فَقَالَ لِیْ سَلْ اور طبرانی کے لفظ ہیں فَقَالَ یَوْمًا یَا رَبِیْعَۃُ سَلْنِیْ فَاُعْطِیْکَ (تو والیٔ نعمت سراپا رحمت کا دریائے کرم جوش میں آیا) فرمایا ربیعہ مانگو کیا مانگتے ہو کہ میں تمہیں عطا کروں ۔ مسلم کے لفظ ہیں قَالَ فَقُلْتُ ربیعہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا ۔ اَسْئَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّۃِ تو میں حضور سے یہ مانگتا ہوں کہ جنت میں اپنی رفاقت عطا فرمائیں فَقَالَ اَوَغَیْرَ ذٰلِکَ قُلْتُ ھُوَ ذَالِکَ تو فرمایا کچھ اور بھی میں نے عرض کیا حضور میری مراد تو صرف یہی ہے ۔ قَالَ فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِکَ بِکَثْرَۃِ السُّجُوْدِ فرمایا تو میری اعانت کر اپنے نفس پر کثرت سجود کے ساتھ ۔

فوائد ۔ (۱) ارشادِ ربانی :۔ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ کے مطابق اس حدیث صحیح کے واقعہ سے اول اس دینی ایمانی اعتقاد کا سبق ملا اس اطلاق وعموم کتاب و سنت سے قطعاً اہل دین و ایمان علم و عرفان کے لئے ثابت ہوا کہ اختیار و اقتدار مصطفےٰ مالک الملک وحدہٗ لاشریک کے حضور سے مطلق

Marfat.com

وعام ہے نہ کوئی قید ہے نہ تخصیص تو دنیا و آخرت ظاہر باطن اول و آخر غیب و شہادت کی ہر حاجت ہر مراد ہر خیر و برکت ہر نعمت ہر دولت لعطائے حق حضور کے اختیار و اقتدار میں ہے جسے چاہیں جو چاہیں جب چاہیں عطا فرمائیں۔

اس کی شرح میں امام اہل سنت و احناف شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

"از اطلاق سوال کہ فرمودہ سَل بخواہ تخصیص نہ کرد بمطلوبے خاص معلوم می شود۔ کار ہمہ بدست ہمت و کرامتِ اوست صلی اللہ علیہ وسلم ہر چہ خواہد ہر کرا خواہد باذن پروردگار خود دہد"

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمُ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

اب یہ کہنا کہ حنفی مذہب یہ ہے کہ غیر اللہ سے مدد نہیں مانگتا اور نہ کسی کا مختار ہے اور دعویٰ (۱۰) میں سنیت و حنفیت کو اپنے اوپر تھوپنے کی سعی کس قدر کامیاب اور علم و فہم و انصاف و تقوے سے متعلق ہے۔

علامہ علی قاری سُنی حنفی یارِ بعیت سَلْنِیْ فَاُعْطِیَكَ کی شرح مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے:۔ يُؤْخَذُ مِنْ اِطْلَاقِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم الْاَمْرَ بِالسُّؤَالِ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مَكَّنَهٗ مِنْ اِعْطَاءِ كُلِّ مَا اَرَادَ مِنْ خَزَائِنِ الْحَقِّ یعنی:۔

آخر المبعوثین خلیفۃ اللہ الاعظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جوامر علے الاطلاق فرمایا کہ سَلْنِیْ فَاُعْطِیَكَ اس سے ثابت و مستفاد ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے مظہر اتم و خلیفہ

Marfat.com

اعظم کو یہ اختیار و تمسکین و اقتدار عطا فرمایا ہے کہ اللہ کے خزانوں سے جو چاہیں عطا فرمائیں۔

ہمیں امید ہو سکتی ہے ان احادیث صحاح سے صحابہ کرام کی شہادت عادلہ سے اور اس کے بعد امام و فخر احناف اہل سنت محقق محدّث دہلویؒ اور علامہ علی قاری سنی حنفی کی تصریحات و تشریحات سے ہمارے کرم فرمائے خاص خطیب صاحب اور ان کے ہمنوا رفقار اجناس کچھ دم لیں اور اپنی نمبر دس متدعویہ سنیت حنفیت کے دعویٰ اور نمبر ۱۲ میں اس کی شناخت و تعریف ملی بے کلی و اضطراب کے بیان کی بے بنیادی کے تحت دعویٰ و بیانات کی کامیابی کا آسماں ناکامی کے بادلوں میں اوجھل ہوتا نظر آنے لگے۔

لیکن اتفاقات و لطائف سے ہے کہ کبھی بے قیاس مسافتیں ہمنواؤں اور برادری کی امداد و زور یہ خراستہ ناخواستہ طے کرنا پڑتی ہیں یعنی ان نصوص و دلائل و براہین قاطعہ کے سامنے عذا متدعویہ سنیت حنفیت کا دستیاب ہونا تو کیا ۱۱ کے بیان حلفی ہی ساقط الاعتبار ٹھہر کر معاملہ برعکس ہونے کا بھی قوی خطرہ، پیدا ہو گیا ہے کیا تعجب کہ مجلسِ شوریٰ میں کسی ماہر فن کو یہ عذر داری سوجھے کہ احادیث صحاح شہادت صحابہ کو بجائے خود رہنے دو بات تو حنفیت پہ ہے گو دو شہرہ آفاق شخصیتوں نے بھی ہمارے خلاف آخری بول دی مگر خود امام ابو حنیفہؒ کا تو کوئی منقولہ براہ راست ہمیں نہیں پہنچایا گیا لہٰذا ابھی دِلّی دُور ہے کے مطابق صاحب خطاب کا فرمودہ مستطاب ہے کہ میں تمام علمائے کرام سے نہیں ہارتا۔

Marfat.com

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے عرب و عجم میں مشہور و معروف قَصِیْدَۃُ النُّعْمَانْ ملاحظہ ہو جو آپ نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر حرم نبوی میں مواجہ اقدس میں عرض کیا ہے:۔

یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُكَ قَاصِدًا

اے سید العالمین جدّ السادات میں حضور کی سرکار میں بقصد زیارت و حل مشکلات کو حاضر ہوا ہوں ۔

اَرْجُوْ رِضَاكَ وَاَحْتَمِیْ بِحِمَاكَ

حضور کی رضا چاہتا ہوں اور آپ کی پناہ میں ہر شر و بدی سے بچاؤ کا طلب گار ہوں ۔

اَنْتَ الَّذِیْ لَمَّا تَوَسَّلَ اٰدَمُ

آپ وہ وسیلۂ عالم و آدمؑ ہیں کہ حضرت ابو البشر نے جب اپنی ذلت میں آپ کے وسیلہ سے معافی چاہی ۔

مِنْ زَلَّۃٍ بِكَ فَازَ وَهُوَ اَبَاكَ

تو حضور کبریا سے وہ کامیاب ہوئے حالانکہ وہ حضور کے والد ماجد ہیں

وَبِكَ الْخَلِیْلُ دَعَا فَعَادَتْ نَارُہٗ

اور آپ کے وسیلہ سے ابراہیم خلیل جلیلؑ نے دعا کی تو انکی آگ ٹھنڈی ہو گئی

بَرْدًا وَقَدْ خَمِدَتْ بِنُوْرِ سَنَاكَ

اور آپ کے جمال کے نور سے وہ بجھ گئی ....

وَدَعَاكَ اَیُّوْبُ لِضُرٍّ مَسَّہٗ

اور حضرت ایوب علیہ السلام نے اس مصیبت میں جو انہیں پہنچی تھی آپ کو پکارا :-

فَاُزِیْلَ عَنْهُ الضُّرُّ حِیْنَ دَعَاكَ

تو وہ مصیبت ان سے ٹال دی گئی جب انہوں نے حضور کو یاد کیا

وَکَذَاكَ مُوْسٰی لَمْ یَزَلْ مُتَوَسِّلاً

اور اسی طرح حضرت موسےٰ کلیم اللہ نے ہمیشہ اس عالم میں دفع بلا و قضا حاجات میں حضور کا وسیلہ پکڑا -

بِكَ فِی الْقِیٰمَةِ یَحْتَمِیْ بِحِمَاكَ

اور اس عالم (قیامت) آخرت میں بھی آپ کی پناہ لیں گے

وَالْاَنْبِیَاءُ وَکُلُّ خَلْقٍ فِی الْوَرٰی

اور تمام انبیا و رسل اور دیگر ساری مخلوق جہاں

وَالرُّسُلُ وَالْاَمْلَاكُ تَحْتَ لِوَاكَ

اور ملائکہ سلاطین سب آپ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے

وَاللّٰهِ یَا یٰسٓ مِثْلُكَ لَمْ یَكُنْ!

دیگر حضور کے معجزات کی اقسام ذکر کرکے قسم خطاب و ندا عرض رسا ہیں) بخدا اے یٰسٓ کے لقب والے آقا و مولا.....

فِی الْعٰلَمِیْنَ وَحَقِّ مَنْ اَنْبَاكَ!

تمام عالمین میں آپ کی مثل نظیر نہیں یہ عقیدت حق ہے قسم اس کی جس نے حضور کو غیب بیان پیغمبر بنایا - (پھر حقیقت محمدیہ و نعت مصطفویہ سے ماسوا کے نارسا و عاجز ہونے کو ذکر کرکے عرض رسا ہیں)

يَا مَالِكِي كُنْ شَافِعِي فِي فَاقَتِي

اے میرے مالک و مولا میرے فقر و احتیاج میں میرے شفیع بنکر میری حاجت روائی فرمائیے

اِنِّي فَقِيْرٌ فِي الْوَرٰى لِغِنَاكَ ،

اس میں شک نہیں کہ جہاں بھر میں آپ کی غنا حاجت روائی کا میں ہی زیادہ محتاج ہوں

يَا اَكْرَمَ الثَّقَلَيْنِ يَا كَنْزَ الْوَرٰى

اے عالم ہست و بود غیب و شہادت جن و انس اول و آخر کے بزرگ ترین بحر خزانہ جہاں

جُدْ لِي بِجُوْدِكَ وَ اَرْضِنِي بِرِضَاكَ

مجھ پر اپنی خداداد شان جود و کرم کی بخشائش ہو اور مجھے اپنی خوشنودی سے شاد کام بنایا جائے

اَنَا طَامِعٌ بِالْجُوْدِ مِنْكَ وَلَمْ يَكُنْ

میں حضور کی جود و کرم و عطا کا امید وار معتقد ہوں

لِاَبِي حَنِيْفَةَ فِي الْاَنَامِ سِوَاكَ

اور سرکار آپ کے نیاز مند ابو حنیفہ کا جہاں بھر میں آپ کے سوا کون ہے ،

فَلَاَنْتَ اَكْرَمُ شَافِعٍ وَّمُشَفَّعٍ

اس میں شک نہیں کہ حضور بارگاہ کبریا میں ضرور سب سے زیادہ عزت والے شافع مقبول الشفاعت ہیں

وَمَنِ الْتَجٰى بِجِمَاكَ نَالَ رِضَاكَ

اور جس نے آپ کی پناہ لی آپ کی رضا اسے نصیب ہوئی !

فَاجْعَلْ قِرَاكَ شَفَاعَةً لِّي فِي غَدٍ

تو کل روز جزا میں آپ اپنی شفاعت ہی سے میری مہمانی فرمائیں

فَعَسٰى اُرٰى فِي الْحَشْرِ تَحْتَ لِوَاكَ

Marfat.com

مطلب۔ مجھے امید وعقیدت ہے کہ حشر میں حضور کے جھنڈے کے نیچے میں یکجا جاؤنگا

صَلَّى عَلَيْكَ اللّٰهُ يَا عَلَمَ الْهُدٰى

آپ پر اللہ تعالیٰ کے درود و سلام اے رحمت و ہدایت کے نشان

مَا حَنَّ مُشْتَاقٌ اِلٰى مَثْوَاكَ

تا آنکہ اہل اشتیاق وعقیدت حضور کے آستانہ کی اشتیاق و آرزو میں ہیں

وَعَلٰى صَحَابَتِكَ الْكِرَامِ جَمِيْعِهِمْ

اور آپ کے اہل صحبت اہل بیت اور صحابہ کرام تمام پر

وَالتَّابِعِيْنَ وَكُلِّ مَنْ وَّالَاكَ

★ اور اہل اتباع (امت کے اولیا علماء و عوام وخواص) اور جو اہل محبت و ادب ہوں سب پر

اب تو ہمارے فاضل خطیب صاحب اور سارے اعتقاد وعمل میں ان کے ہمنوا حضرات کو بخوبی پتہ چل گیا کہ حنفی اور اس کا اعتقاد یہ ہوتا ہے ۔ حضرت امام اعظمؒ کے اس خلاصہ عقیدت میں جو آپ نے خود بارگاہ رسالت میں دست بستہ حاضر ہو کر پیش کیا سارے مسئلے حل ہو گئے یَاسَیِّدَ السَّادَاتِ سے ندا و اعتقاد مشاہدہ و سماعت زیارت کے قصد سے حاضری جِئْتُكَ سے اور محبوبان خدا کے مشاہد و مقابر مقدسہ پر حاضری یعنی ان کی ذات پاک کی خدمت میں حاضری اَرْجُوْ رِضَاكَ سے ان کی رضاجوئی یونہی قصیدہ کی عبارت سے محبوبان حق کی پناہ لینا ۔ توسل ۔ انبیا کی زلت کو لفظ معصیت سے تعبیر نہ کرنا ۔ حضور کے توسل سے کامیابی ۔ حاجت روائی و مشکل کشائی کو محبوبانِ خدا کو پکارنا اور اس حاجت کا بر آنا ۔ اور قیامت میں بھی حضور پناہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مدد چاہنا اور پناہ لینا ۔ حضور کے شرف و مجد دنیا و آخرت کے ذکر سے نعت حضور کے

Marfat.com

بے مثل و بے نظیر ہونے کا اعتقاد و اقرار۔ حضور والی دوجہاں سے استمداد مقاصد دنیا و آخرت کے لئے باعتقاد مختار خدا ہونے کے آپ سے حوائج و مقاصد خیر دین دنیا کا اجمال و تفصیل تخصیص سے مانگنا سوال کرنا۔ دنیا برزخ آخرت میں آپ کے شافع نافع دافع اور وسیلہ ہونے کا اعتقاد اقرار۔ دنیا برزخ آخرت ظاہر باطن غیب شہادت اول آخر کی کسی دولت نعمت حاجت کے لئے ادب و محبت میں حضور سے سوال خطاب و ندا سے حضور پر صلوٰۃ وسلام عرض کرنا اور حضور کی صحبت و قرابت والوں سے عقیدت و محبت اور درود کے ساتھ ان کی یاد وغیرہا مضامین و معتقدات و معمولات اسلامیہ دینیہ سب ہی اس سے ثابت ہوئے۔

فاضل خطیب صاحب کا دعویٰ ۱۳

فرمایا کہ:- حویلیاں والا جو یہاں (شیروان) آکر تقریر کر گیا ہے میں اسے خوب جانتا ہوں۔

جب خطیب صاحب کا یہ دعویٰ محافظ سنیت و حنفیت امام شریعت و طریقت سیدنا محدث ہزاروی مدظلہ العالی کے پیش ہوا تو آپ نے فرمایا علامہ کا یہ فرمانا اظہار ہمہ دانی میں عربی کے اس جملہ کا آئینہ دار ہے اَنَا بِہٖ عَلِیْم تو کوئی کیا گستاخی کرے علامہ خود ہی اگر مناسب ہو تو اپنی ذات والا صفات سے دریافت فرما سکتے ہیں کہ اس علم سے مراد بعض علم یا کل ہے پھر ذاتی یا عطائی ہے اور علم کیسا غیب یا شہادت کا بہر تقدیر جو جواب میسر ہو اس پر حفظ الایمان مطبوعہ دیوبند کا فرمودہ قدرے تخفیف سے صادر فرما کر احیائے سنت تھانوی سے ماجور و لطف اندوز ہوں "اگر مراد اس سے کل علم ہے عقلاً و نقلاً باطل ہے اور اگر بعض علم مراد ہے تو اس میں

Marfat.com

آپ کی ذات ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم بعض تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے حاصل ہے۔

اور اگر مقصود و مدعا علامہ خطیب صاحب کا اس سے اس ننگ اسلاف وعار اخلاف محبوب آبادی کے عیوب و نقائص و نالائقی پر اپنے حواری اور حاضرین کو توجہ دلانا ہے تو ان سے قبل ہی خود اس پر متوجہ ہو کر متشکوریت و ممنونیت سے بجائے سوال جواب کے نہ صرف حضرت خطیب بلکہ ایسے ہر کرم فرما سے عرض رسا ہیں

عفاک اللہ ز الفاظ و معانی بتر زانم کہ میگوئی و دانی

چونکہ آپ حضرات آپ کے حضرات کی باقیات ہیں خدا مصطفےٰ کے متعلق کچھ لکھا گیا کہ ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہئے تمام افعال قبیحہ و معائب و نقائص جو بندہ کے لئے بھی عیب و نقص کا موجب ہیں ذات باری تعالیٰ کے لئے مقدور ٹھہرایا گیا۔ (جہد المقل و یکروزی) علم صفت ذاتی ازلی ابدی کو حادث مقدور ٹھہرایا گیا (تقویۃ الایمان بلغۃ الحیران) علم مصطفےٰ کے متعلق کہا گیا:-

"ایسا علم زید و عمرو بلکہ ہر بچے و پاگل بلکہ سارے حیوانوں اور چارپایوں کے لئے بھی حاصل ہے۔" (حفظ الایمان) "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔" (تقویۃ الایمان) "ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔" بڑا مخلوق پیغمبر اس سے چھوٹا مخلوق ولی (تقویۃ الایمان) "سب انبیا و اولیا اس کے آگے ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔" (تقویۃ الایمان) وغیرہ۔ لہٰذا جتنی دیر آپ حضرات سے کوئی صاحب فقیر کو یا ہمارے کسی کو اپنی زبان درازی کا شکار فرمائیں گے

Marfat.com

اتنی دیر خدا دا مصطفےٰ اولیا کی شان میں ناشائستہ کہنے کی نوبت تو نہ آسکے گی لہٰذا ہم اور ہماری ہر عزیز چیز بکمال ادب اللہ رسول اور اولیا اللہ پر نثار ہے۔

فاضل خطیب صاحب کا دعوےٰ ۱۴

دنیا بھر میں ایک واحد مدرسہ دیوبند ہے جس کے ذریعے اسلام پھیلا۔

اس کے جواب میں ارشاد ہوا کہ یہ بھی حضرت خطیب نے نہ معلوم کس خیال سے اس پر بس فرمادی ورنہ یہ بھی فرماتے کہ "ہر کہ شک آرد کافر گردد" جو یہ نہ مانے دائرہ دین ایمان سے خارج ہے۔

ہم تو ان سے کچھ دریافت کے مجاز نہیں لیکن اگر ساتھ کے فضلا ردہر اور گردہ کے علما سے کوئی تفریح طبع ہی کو پوچھے کہ ہر دعوئی کی دلیل و ثبوت نہ ہو تو وہ رد ہو جاتا ہے۔ یہ نرین دعوا تو ہم انشا اللہ جگہ جگہ کیا کریں گے لیکن آخر اس کی دلیل کیا ہے قرآن کریم کی ۶۶۶۶ آیات سے کوئی ایک جواب ہو گا؟ آیت تو نہیں حدیث سے اس کا ثبوت؟ جواب خیر سے یہ بھی نہیں۔ اجماع میں اس کی کوئی سند؟ جواب صفر۔ قیاس مجتہدین میں اس کی کوئی اصل؟ جواب ہرگز نہیں۔ شاید آخر ذہن رسا میں آجائے کہ ماشا اللہ دعوا تو زریں ہے۔ مگر بنیاد صرف اسی کی نہیں۔

یا اپنے ہم عقیدہ طلبہ سے کوئی ہزار مناسب القاب عرض کر ہی بیٹھے کہ حضور جیلو تر عاًؔ تو اس کا کوئی ثبوت نہ ملا عقلاً ہی لوگوں کا منہ بند کرتے تو آپ کی قابل ندر فخر روزگار ہستی سے استفادہ مایہ لیس ماندگان ہو گا فرمائیے آپ کا فرمان سر آنکھوں پر "صرف دیوبند ہی سے اسلام پھیلا" تو دیوبند کی تاریخ وجود

دو سو سال سے آگے تو ہے ہی نہیں تو علما و مشائخ و ائمہ مجتہدین تابعین صحابہ کے لئے دین اسلام کس طرح ثابت ہوگا؟ یا ان کے بغیر براہِ راست دلیو بند ہی سے اسلام شروع ہو کر پھیلا یا جتنے لوگ دنیائے اسلام میں دلیو بند سے نسبت و علاقہ ہی نہیں رکھتے وہ سب غیر مسلم یا اسلام سے محروم و بے نصیب ماننا پڑیں گے یا نہ۔ اس صورت میں علمائے دلیو بند کے بزرگوں اور اساتذہ و مشائخ کے لئے بھی اسلام ثابت ہونا ممکن نہ رہا اس مرحلے پر پہنچ کر شاید ذہن میں آجائے کہ دعویٰ تھا تو بہت ہی بہترین مگر نبوت کے بغیر جلیو دست دار ہوتے ہیں۔ ورنہ یہ دعویٰ تو الٹ پڑتا ہے مجمع سے پوچھا گیا کیا یہ دعویٰ صحیح سمجھ کر کیا گیا۔ مجمع سے آواز آئی **نہیں سبھی!**

پھر لوگوں نے خطیب صاحب کا دعوےٰ ۱۵/۱۶ پیش کیا کہ آپ نے فرمایا اگر دلیو بند نہ ہوتا تو آج قرآن صحیح لوگوں کے پاس نہ ہوتا نہ کوئی مسلمان ہوتا"

پاسبانِ سنیت و حنفیت محدث ہزاروی نے فرمایا کہ فاضل خطیب صاحب نے اپنے گروہ و رفقاء علماء کے اتفاق و اجماع سے یہ دعویٰ فرمایا اگر اپنے مقتدیوں سے کوئی دست بستہ منہ کھول ہی لے کہ دیوبند تو دو سو سال سے ہے پہلے کا قرآن مجید معاذ اللہ غلط یا ناموجود ماننا ہوگا اور بغیر پہلے قرآن صحیح نہ تھا تو دیوبندیوں کو کہاں سے مل گیا؟ اور مسلمان دیوبند کی بنا پر ٹھہریں تو اگلے اور غیر متعلق و غیر منسوب سب غیر مسلم ٹھہریں گے۔ قرآن کریم کی صحت وجود اور مسلمان کا ہونا دیوبند پر موقوف و منحصر کہنا بے شبہ سمجھ کی بات

Marfat.com

نہیں ایسا دعویٰ قابل سماعت بھی نہیں چہ جائیکہ اس کا فیصلہ بحق مدعی ہو مجمع سے آواز آئی واقعی یہ دونوں دعوے بھی خارج ہوئے۔

فاضل خطیب صاحب کا دعویٰ ۱۷

موضع کنگر والے پیر صاحب مرے ماموں تھے مگر لوگ ان کے ہاتھ پاؤں چومتے (عزت کرتے تھے) اس لئے میں نے وہاں کا جانا ترک کر دیا ہیں۔ انکو اور ان کے مریدوں کو خطیب شیروان کو جانتا ہوں۔ یہاں دیوبندی عالم ہونا چاہیئے تاکہ دین پھیلے اور بدعات سے لوگ بچیں۔

جب لوگوں نے فخر اہل سنت پاسبان حنفیت محدث ہزاروی پیر طریقت محبوب آبادی سے یہ دعویٰ عرض کیا آپ نے بڑے ہی نرم اور پیار کے لہجے میں فرمایا کہ بزرگوں کے ہاتھ پاؤں چومنا سنت شرع سے ثابت اور طریقہ اسلام ہے جیسا کہ خطیب صاحب کے رفیق خاص علامہ شفیق الرحمٰن صاحب کے دوسرے دعویٰ کے جواب میں واضح ہو چکا ہے ملاحظہ ہو ص۱۵ وہی جواب کافی تصور ہو دینی اسلامی امر کو خلاف اسلام زعم کرنا اپنے علم اور دین کی اصلاح کا متقاضی ہے۔ کنگر والے پیر صاحب اور ان کے مریدوں اور پیر صاحب خطیب شیروان کے حق "جانتا ہوں" کا دعویٰ تھانوی حفظ الایمان کی نص قاطع کے نیچے رکھ کر اس کا تزکیہ کیا جائے اگر یہ علم کلی ہے تو عقلاً و نقلاً باطل۔ جزی ہے تو اس میں آپ کی کیا تخصیص ایسا علم تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے یونہی جو عالم دیوبندی درکار ہے اس کے علم پر بھی یہی حفظ الایمان کی نص قطعی چلے گی اور اس کا تزکیہ ہو جائے گا مجمع سے آواز آئی واقعی دعویٰ یہ بھی رد ہوا

پھر **اعلیحضرت** امجدؒ بزرادی سے لوگوں نے حضرت خطیب کا دعوٰی ۸ اکے متعلق ہے! دریافت کیا کہ خطیب صاحب نے مصنف حفظ الایمان کی اسس کفری عبارت کے باوجود کہا جو اس کی بنا پر تھانوی پر شرعی حکم کفر لگانے خود کافر ہے مجمع نے مطالبہ کیا کہ وہ حفظ الایمان کی عبارت کیا ہے اور اس پر علمائے عرب وعجم کا فتوے کیا ہے؟ آخر ایک متدین شخص نے حفظ الایمان کتاب لے کر پڑھی جو کہ دیوبند کی چھپی ہوئی ہے اس کے صفحہ ۸ پر واقعی یہ عبارت اسس دیندار آدمی نے پڑھکر مجمع عام کو سنا دی کہ حضور کے علم کے متعلق لکھا ہے کہ:-

"ایسا علم غیب تو زید و عمر و بلکہ ہر بچے اور پاگل بلکہ سب حیوانات اور چار پایوں کو بھی حاصل ہے"

اور فتاوٰی حسام الحرمین و صوارم ہندیہ دونوں اسس تعلیم یافتہ شخص نے مجمع میں سے اٹھ کر پڑھکر سنائے کہ اللہ رسول کی شان میں ایسے کلمات کہنے لکھنے چھاپنے نشر کرنے والوں کے حق میں دنیائے اسلام کے چاروں مذاہب کے عالموں نے فتوٰی دیا ہے کہ ایسے لوگ دائرہ دین ایمان سے خارج ہیں اور اللہ و رسول کی یوں گستاخی کرنے والا شخص ایسا ہے کہ مَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ۔ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی ایسا ہی کافر ہے"

اب خطیب صاحب اور ان کے رفقا حضرات کے خود اس مسئلہ کو چھیڑنے پر یوں کہنا پڑتا ہے کہ حفظ الایمان کی یہ عبارت اصل کتاب سے نکال کر اپنے متقدین

کو پڑھا کر دکھا کر ان سے پوچھو کہ وہ اپنے ایمان سے جواب دیں کہ ایسا لکھنے والا کس حکم کا مستحق ہے جب علما کہلانے والے ایک عام فہم بات کو چھپا دیں تو اس کے سوا، اس کا کیا علاج ہے یا خطیب صاحب اور ان کے رفقا ہی عام اہل اسلام کے سامنے کتاب حفظ الایمان کی عبارت اصل کتاب سے رکھ کر پھر خود کہیں کہ نبی کے علم شریف کے متعلق یہ کہنا کہ ایسا علم تو زید وعمرو بلکہ ہر بچے پاگل ہر حیوان چارپائے کو حاصل ہے ایمان کی حفاظت ہے یا کیا ہے؟ اگر نبی کی توہین کفر ہے تو اپنے دعوے کو واپس لینا پڑے گا اور اگر یہ ایمان ہے تو عوام کو بتلانا پڑے گا کہ آخر کفر کس چیز کا نام ہے ہمیں تھانوی یا کسی اور سے بحث ہی نہیں بحث تو مصطفےٰ حبیب خدا کی شان میں اس کفری عبارت سے ہے جو حفظ الایمان نام کتاب میں ہے جو تھانوی صاحب کی نسبت و نام سے ان کی زندگی میں اور دارالعلوم دیوبند میں چھپی اور چھپ رہی ہے مجمع سے آواز آئی کہ دعویٰ ۱۸ قطعاً بے بنیاد ہے اور اہل اسلام اس سے بیزار ہیں۔

فاضل خطیب ایبٹ آبادی کا دعوےٰ ۱۹

ہمارے شاہ اسمٰعیل دہلوی کو انکی کتابوں کی عبارات کی بنا پر کافر کہنے والا خود کافر ہے۔

مجمع سے آواز آئی کہ خطیب صاحب کے اس دعویٰ سے اہل اسلام چاہتے ہیں کہ اسمٰعیل دہلوی کی تصنیفات کی عبارات پڑھکر سنائی جائیں اور ہم میں جو پڑھے لکھے ہیں وہ خود اصل کتابوں سے عبارتیں پڑھ کر مجمع کو سنائیں تاکہ ہم کسی صحیح، نتیجہ تک پہنچکر ایک صحیح راستہ اختیار کرسکیں اسماعیل صاحب دہلوی کی کتاب

Marfat.com

تقویۃ الایمان اور صراط مستقیم۔ منصب امامت وغیرہ موجود تھیں جب وہ خواندہ لوگوں نے خود پڑھ کر دیکھیں تو وہ واقعی اللہ رسول اور اولیاء اللہ کے حق میں شدید توہین و بے ادبی کی عبارتوں سے بھری پائی گئیں۔

کہیں انبیاء اولیاء جن شیطان بھوت پری میں کوئی فرق نہیں لکھا تو کہیں انبیا اولیا کو امیر وزیر قانون گو وغیرہ سے مثال میں تعبیر کیا اور خدا کو بادشاہ ٹھہرایا تو وہیں لکھا "چنانچہ عقلمند لوگ ایسے بادشاہ کو بے غیرت کہتے ہیں" کہیں اس کی صفت ذاتی علم کو دریافت سے حاصل ہونے والا لکھ کر اس کی ذات وصفات کی ازلیت ابدیت سے بہکایا گیا ہے۔ کہیں اللہ کے اس آخری پیغمبر پاک محبوب کبریا محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حق جس کے لئے خداوند کریم نے وَتُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ کے تعمیم واطلاق کے تکرار و تاکیدی حکم سے بہر حال ادب و تعظیم کا حکم فرمایا۔ اسماعیل صاحب نے وسوسۂ بدی کا بہانہ و حجاب لے کر اپنی اہلیہ سے مجامعت کا خیال بہتر اور اپنے شیخ و مرشد اور تمام دیگر بزرگان دین بلکہ خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف بھی خیال میں لگ جانا اپنے بیل گدھے کی صورت میں ڈوب جانے سے بدرجہا زیادہ بُرا ہے اور کفر تک پہنچانے کا موجب ہے لکھا ملا اسمٰعیل صاحب کی ایسی ہی گوناگوں باتوں سے اہل سنت احناف پر جو گذرتی ہے وہ اللہ ہی کو معلوم ہے۔ علمائے حرمین الشریفین نے یہ کچھ معلوم کر کے فتوٰی حسام الحرمین جاری فرمایا کہ ایسا شخص دائرہ دین ایمان سے خارج ہے۔ وَمَنْ شَكَّ فِي

Marfat.com

كُفْرِهِ وَعَذَابِهِ كُفْرٌ۔ اب اپنے فتوے پر آپ ہی حکم صادر فرمائیں مجمع سے آواز آئی یہ دعویٰ بھی باطل ہوگیا۔

فاضل خطیب ایبٹ آبادی کا دعوے ۲۰

جمعہ کی اذان ثانی ممبر سے دور یا مسجد سے باہر جو کہلوائے اسکے پیچھے نماز جائز نہیں یہ بدعت ہے۔

نگہبان سنیت وحنفیت سیدنا ومرشدنا **مُحدِّث ہزاروی** نے عوام اہل اسلام کے اصرار و دریافت پر اس دعویٰ کو سماعت فرما کر نہایت لطافت وخوبی سے ارشاد فرمایا کہ ہمارے کرمفرما خطیب لبیب اپنے رفیق شفیق صاحب کے دعویٰ ۵ کے اسی سوال کے جواب کو ملاحظ فرما کر اسی پر اکتفاء قناعت کریں نہ ہو سکے تو مع رفقاء وگروہ علماء مزید سماعت وملاحظت کا لطف اٹھائیے حضور کے زمانہ اقدس اور حضرت صدیق اکبر رضی کی خلافت اور عمر فاروق رضی کی خلافت کے زمانہ وعہد کرامت مہد میں مسجد سے باہر دروازہ مسجد پر اذان ہوتی تھی ملاحظ ہو سنن ابی داؤد شریف ج ۱ ص ۱۵۵ مطبوع اصح المطابع باب الندا یوم الجمعۃ جمعہ کی اذان کے باب میں۔

حضرت سائب بن یزید سے مروی۔ كَانَ يُؤَذَّنُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رضی۔ جب ہادی عالم، آخر المبعوثین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر تشریف رکھتے تو حضور کے سامنے مسجد کے دروازہ پر اذان ہوتی اور ایسا ہی زمانہ ابوبکر

Marfat.com

صدیق رضہ اور زمانہ عمر فاروق رضہ میں ہوتا۔

قمع (۱) صاحب قدر و منزلت خطیب ایبٹ آباد و رفقاء و ہمنوا و گروہ علماء کی خدمات سامیہ میں نہایت مناسبہ، آداب سے گذارش ہے کیا فرماتے ہیں علماء منکرین جواز اذان ثانیہ جمعہ علی باب المسجد و خارج المسجد اندریں مسئلہ کہ خود حضور اور صدیق و فاروق کے ہر سہ علیہ کرایت عہد میں اذان مسجد سے باہر دروازہ مسجد پر ہوتی۔ امام والی امر یہی ذوات مقدسہ ہیں ان کی اتباع واقتداء میں ادا کردہ نمازوں کے ناجائز ہونے کا فتوٰی دینے کو زہرہ دل گردہ آپ حضرات یا آپ کے کسی بڑے چھوٹے اگلے پچھلے نئے پرانے میں ہے ؟

قمع (۲) کتاب اللہ نے اس کے مختار و ماخوذ بنانے کا صریح حکم فرمایا۔ وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ط رسول خدا جو تمہیں عطا فرمائیں اسے پکڑلو اور جس سے منع فرمائیں اس کے پاس نہ جاؤ اس سے باز رہو سنت رسول نے عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ خُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ میرے اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو اختیار کرو۔ لازم پکڑو۔ نجات پانے والے ۷۳ ویں گروہ کی نشاندہی فرمادی مَا اَنَا عَلَیْهِ وَ اَصْحَابِیْ اس راہ والے جس پہ میں اور میرے اہل صحبت ہیں تو اب اس کے سوا آپ کے سامنے اللہ جانے ہے تو کوئی

قمع (۳) اگر علمیت و فقاہت کی لاج ہی رکھنا ہے تو اس امر ثابت کردہ کتاب و سنت کو معاذ اللہ منسوخ و رد کر کے اپنی کتاب و سنت سے اس کے مقابل ثبوت پیش کرو کہ ثابت ہو جائے اذان ثانیہ جمعہ مسجد کے

Marfat.com

اندر زمانۂ نبوی اور زمانۂ خلفائے راشدین میں ہوتی رہی اگر یہ ثابت نہ کر سکے اور انشاء اللہ تا صبح قیامت نہ کر سکو گے تو لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ کی وعید شدید کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ کا خوف فرمائیے اور اگر خوف نہیں تو ادعائے علمیت کا جواز کیا رہا کہ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا فرمان واحد لاشریک ہے۔

قسم (۴) اگر کسی کو بَیْنَ یَدَیْ کے لفظ کے معنی اپنے نفس یا غیر کے وسوسہ سے "مسجد کے اندر" کہنے کی غلط فہمی کا عارضہ ہو تو چشم و دل و دماغ کار فرما ہیں تو دوبارہ متن ملاحظہ ہو بَیْنَ یَدَیْ کا محل خود متعین و مذکور ہے عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ آپ کے سامنے دروازۂ مسجد پہ اذان ہوتی تھی

قسم (۵) اگر کسی کو تکرار عارضہ بدفہمی یوں لاحق ہو کہ فقہا نے ہمارے فہم کی تصدیق کی یا اہل سنت احناف کے فہم کی کہ ہم مسجد کے اندر کہتے ہیں اور وہ باہر در مسجد پہ تو سماعت و ملاحظت فرمائیے بحمد اللہ کتب فقہ و فتاوے سب میں آپ کی تردید اور اہل اسلام احناف کی تصدیق بخوبی موجود ہے۔

مشہور عرب و عجم فتاوے قاضی خاں میں ہے لَا یُؤَذَّنُ فِی الْمَسْجِدِ مسجد کے اندر اذان نہ دی جائے۔ فتاوے خلاصہ قلمی ۹۲ لا یؤذن فی المسجد خزانۃ المفتین میں ہے لا یؤذن فی المسجد فتاوی عالمگیری میں ہے لا یؤذن فی المسجد بحر الرائق میں ہے لا یؤذن فی المسجد شرح نقایہ علامہ برجندی ص۸۴ میں ہے فیہ اشعار بانہ لا یؤذن فی المسجد امام صدر الشریعۃ

Marfat.com

کے کلام میں اس پر تنبیہ ہے کہ اذان مسجد میں نہ ہو منیہ کی شرح غنیہ ص۳۵۷ میں ہے الاذان انما یکون فی المئذنۃ او خارج المسجد والاقامۃ فی داخلہ بات یہ ہے دوسری نہیں کہ اذان تو اذان کے منارہ مئذنہ پر ہوتی ہے یا مسجد کے باہر (یعنی مئذنہ مقرر نہ ہو) اور اقامت تکبیر مسجد کے اندر ہوتی ہے فتح القدیر طبع مصر ص۱ قالوا لا یؤذن فی المسجد علما نے فرمایا کہ مسجد میں اذان نہ دی جائے فتح القدیر ۲/۱ باب الجمعہ میں ہے ھو ذکر اللہ فی المسجد ای فی حدودہ لکراھۃ الاذان فی داخلہ جمعہ کا خطبہ اذان کی طرح ذکر الٰہی ہے مسجد یعنی مسجد کی حدود میں بخلاف اذان کے کہ ذکر الٰہی تو ہے مگر مسجد کے اندر وہ مکروہ ہے۔ مراقی الفلاح پر طحطاوی میں ہے۔ یکرہ ان یؤذن فی المسجد کما فی القہستانی عن النظم نظم امام زندویستی پھر قہستانی میں ہے کہ مسجد میں اذان کہنا مکروہ ہے اور عمدۃ الرعایۃ میں بھی اذان کا مسجد سے باہر ہونا ھو المسنون لکھا ہے یہی سنت ہے اس پر مجمع سے آواز آئی خطیب صاحب کا دعویٰ ۲۰ بھی رد ہوا اذان ثانیہ مسجد کے باہر دینا سنت ثابت ہوا۔

۲۱/۲۵ فاضل خطیب صاحب کے متعلق یہ دریافت ہوا کہ ان کا مع رفقا دعویٰ ہے کہ مسجد میں پنجگانہ نماز کے بعد اور نماز جنازہ کے ساتھ بعد دفن ذکر۔ دعا و حیلہ اسقاط جائز نہیں اس کے جواب میں حافظ حنفیت و سنیت محدث ہزاروی نے فرمایا کہ یہ سب کام خیر خیرات میں سے ہیں یا نہ؟ مجمع سے آواز آئی ان کاموں کے خیر ہونے میں کسی اف ان کو کلام نہیں تو آپ نے فرمایا کہ ۲۲ احزاب میں فرمان الٰہی ہے یا ایھا الذین اٰمنوا اذکروا اللہ ذکرا

كَثِيْرًا اے ایمان والو اللہ کو خوب کثرت سے یاد کرو پ۵ ع۱۷ نسار۔ فَاِذَا قَضَيْتُمُ
الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ پھر جب تم نماز
ادا کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو کھڑے بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر پ۵ ع۱۱ نسار۔ آیت :-
اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ کی تفسیر میں
روح البیان میں ملاحظہ ہو اور پ۵ ع۱۲ نسار کی آیت کی تفسیر میں در منثور ج۲ ص۲۱۴ مطبوعہ مصر
ابن جریر و ابن منذر و ابن ابی حاتم ابن عباس رضی سے مروی باللیل والنہار
فی البحر والبر فی السفر والحضر والغنی والفقر والسقم والصحۃ
والسر والعلانیۃ وعلی کل حال رات دن تری خشکی سفر گھر تونگری
ناداری بیماری صحت پوشیدگی ظاہر اور ہر حال پر ذکر کا ارشاد ربانی ہے۔

اور کنز العمال بحاشیہ مسند امام احمد ج۶ ص۲۵۵ مطبوعہ مصریہ حدیث شریف انس رض
کی روایت سے امام محدث دیلمی لائے ہادی عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا۔ اَكْثِرُوْا فِى الْجَنَازَةِ قَوْلَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ جنازہ میں بکثرت کلمہ طیبہ
پڑھا کرو پ۲ بقرہ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ نیکیوں میں ایک دوسرے سے
آگے رہنے کی کوشش کرو پ۲ بقرہ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ
شَاكِرٌ عَلِيْمٌ پ۲ بقرہ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ پ۱۷ ع۱۷ حج
وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ از خود نیک کام کرنے اور ہر خیر کا
کام بجا لانے کا حکم مطلق و عام ہے اور امام احمد کتاب السنۃ میں عبد اللہ بن
مسعود رضی سے راوی ہادی عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَا رَاٰهُ
الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ جسے اہل اسلام و اہل

Marfat.com

ادب وعشق حق) اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی خوب ہے الاشباہ و النظائر میں قاعدہ سادسہ اَلْعَادَۃُ مُحَکَّمَۃٌ اسی سے ماخوذ علما وفقہا کرام ہیں اور اصول ہے اَلْمُطْلَقُ یَجْرِیْ عَلٰی اِطْلَاقِہٖ امر شرعی مطلق اپنے اطلاق و عموم پر رہتا ہے کوئی کار خیر کسی امر خیر ہو جائز ہے منع کرنے والے کا علم اعتقاد مذہب صحیح نہیں اس کے لئے فقیر کی کتاب فتویٰ ذکر جہر- الاجازہ- جواز الفرط ملاحظہ ہو۔

مجمع سے آواز آئی ۱۱ سے ۲۵ تک دعوے ساقط الاعتبار ثابت ہوئے

حضرت خطیب صاحب کا دعویٰ ۲۶

"نبی ولی غوث سے مدد مانگنا، گیارہویں عرس میلاد و فاتحہ وغیرہ معمولات قرآن حدیث کے خلاف بالکل ناجائز کفر شرک ہیں"۔

پاسبان ملت محافظ سجادہ سنیت وحنفیت شیخ طریقت یادگار سلف محدث ہزاروی مدظلہ العالی نے حوصلہ اور محبت بھرے انداز میں فرمایا فخر دیوبند کے دعویٰ ۲ تا ۶ میں بھی اس دعویٰ کی مشعل سلگی اور جواب کی مجمل پھونک سے بجھالی گئی مگر دعویٰ ۲۶ میں اسے مستقل طور پر پیش کرنے کی ہمت کی گئی ہے ہمارے کرم فرما خطیب فاضل دیوبند اور ان کے زعما و رفقا اور پورے گروہ کی خدمت عالیہ علمیہ میں پورے آداب کے ساتھ پہلی گذارش ہے کہ آپ جملہ حضرات کو بلاشک وشبہ معلوم ہے کہ ملک میں خدا کا شکر ہے شہروں اور دیہات میں سنی حنفی مسلک ہی کے لوگ ہیں اور ملک کے طول و عرض میں مساجد درسگاہیں انہی کی ہیں لہٰذا آپ کسی مسجد یا درس گاہ میں گھسنے کو کھلم کھلا سنی حنفی مسلمان

Marfat.com

ہونے اور ان کے معتقدات و معمولات میں انہی میں سے ہونے کا دعویٰ اور عمل عوام کے سامنے رکھ دیتے ہیں مگر پاؤں جما کر اسی مسجد کے ممبر اور درس گاہ کے مسند سے سنی حنفی مسلک کے اعتقاد و اعمال و مراسم میں اول شکوک و شبہات پیدا کر کے انہی عقائد و اعمال کو بدعت شرک و کفر کہنا شروع کر دیتے ہیں یا نہ؟ اللہ چاہے صبح قیامت تک انکار کی مجال نہ ہوگی امکان کذب باری خود کے اصول کے تحت امکان انکار بھی ذہن رسا پر فائز ہو تو عوام اہل اسلام سے پوچھو کہ کیا ہم اہل اسلام احناف کی مساجد اور دینی درس گاہوں میں گھسنے کو یہی کمال کرتے ہیں یا نہ؟ عوام کی آواز سنیئے واقعی آپ حضرات ایسا ہی کرتے ہیں تو فرمائیے جس مذہب و مسلک کے معتقدات و معمولات اپنی جماعت کے عقیدہ و ایمان میں بالاجماع کفر و شرک ہیں تو اس کی ملازمت اور اوپر سے ان کی رفاقت اندر سے ان کی مخالفت جائز ہے؟

گذارش دوم :- اگر بلا اضطرار شرعی اندر باہر سے ایک نہ ہونا خلاف نہ منافقت نہیں تو کرے؟ گذارش سوم :- اگر یہی منافقت ہے اور ضرور ہے تو یہ کسی مسلمان مومن کے لئے جائز ہے کہ ایسا کرے؟ اگر جواب یہ ہو کہ نہیں ہرگز ایسا کرنا جائز نہیں تو گستاخی معاف آپ کی مقدس جماعت ہر جگہ کے مسلمانوں میں ایسا ہی کر کے ان کے دین و ایمان کو خراب کرنے کا فریضہ ادا کرنے میں کیوں سرگرم عمل ہے؟

گذارش چہارم اگر ایسا کرنا منافقت نہیں بلکہ دیوبندی جماعت کا دینی فریضہ

ایمان ہے تو منافقت اور دیوبندیت میں وجہ فرق بیان کرنا لازم ہے تاکہ اشتباہ سے گستاخی و بے ادبی کی نوبت نہ آئے۔

گزارش پنجم:۔ ہمارے فاضل خطیب صاحب اور ان کے گروہ فقاہت پژوہ کو سنیت حنفیت کا دعویٰ بھی بصد شوق ہے چنانچہ ان کے دعویٰ ۱۰ سے عیاں ہے اور سنیت حنفیت کے دعویٰ کے ساتھ اصل سنی حنفی لوگوں کے پورے مذہب کے ہر عقیدہ اور ہر عمل میں اس قدر اختلاف بھی ہے کہ آخر وہ اختلاف کفر و شرک تک پہنچتا ہے لہٰذا دریافت طلب ہے کہ بالفرض یہ حضرات اگر سنی حنفی ہیں تو سنی حنفی مذہب کے معتقدات اور معمولات سے اس قدر ان کو اختلاف کیوں ہے؟ اور اگر اس قدر اختلاف ہے تو پھر یہ سنی حنفی کیسے ہوئے؟ مذہب کا دعوا اور اس کے معتقدات و معمولات سے خلاف آخر کیوں؟

اندکے پیشِ تو گفتم غمِ دل ترسیدم　　　　کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

مزید دلائل فاضل خطیب صاحب کے دعویٰ ۱۱ کے رد میں ملاحظہ ہوں کہ مدد مانگنا اور دلانا مسنون و مشروع و جائز و ثابت ہے مگر وہ اعتقاد و عملِ اہل اسلام سنی حنفی لوگوں سے تعلق رکھتا ہے جو محض نمائشی دعویٰ سنیت و حنفیت کریں اور در اصل سنی حنفی نہ ہوں ان کا تو اس سے نہ تعلق نہ علم و فہم ہے۔ ان حضرات کے علم و فہم میں اور اعتقاد میں مدد مانگنا ناروا ہے۔ تو مدد کرنا آپ ہی ناروا ہوا۔

پ۶ مائدہ:۔ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ

Marfat.com

وَالْعُدْوَانِ اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ و زیادتی پر باہم مدد نہ کرو۔ اس ارشاد ربانی سے صاف معلوم ہوا کہ مخلوق میں آپس میں ایک دوسرے کی مدد کے دو طریقے ہیں ایک مشروع و جائز دوسرا غیر مشروع ناجائز نیکی اور تقوے پر مبنی امور و معمولات میں ایک دوسرے کی امداد کرنا شرعاً جائز ہے اس کے برعکس گناہ اور زیادتی والے امور و معمولات میں باہم مدد کرنا شرعاً ناجائز ہے مگر دیوبندی خطبا فضلا علما کے علم اعتقاد میں کوئی تفصیل و امتیاز نہیں مدد مطلقاً مانگنا کرنا مدد لینا مدد دینا کفر و شرک ہے معاذاللہ۔

تفسیر درمنثور مصری ج۲ ص۲۵۵ امام احمد ابی درداء رضی سے راوی آخر المبعوثین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِیْہِ رَدَّ اللّٰہُ عَنْ وَجْہِہِ النَّارَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اہل اسلام سے جو کوئی اپنے بھائی کی آبرو پر حملہ کو رد کرے اللہ اس کے منہ سے روز قیامت آگ کے حملہ کو رد فرما دے گا۔

ایضاً تفسیر درمنثور ج۲ ص۲۵۶ باخراج بخاری در تاریخ و طبرانی و بیہقی شعب الایمان میں بروایت اوس بن شرحبیل رضی سے مروی کہ آخر الانبیا والمرسلین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَنْ مَشٰی مَعَ ظَالِمٍ لِیُعِیْنَہٗ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ جو ظالم کے ساتھ اسے ظالم جانتے ہوئے اس کی مدد کرنے چلے تو وہ اسلام سے نکل گیا۔

ترغیب و ترہیب مطبوعہ مصر ج۳ ص[illegible] بروایت ابوہریرۃ رضی مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ واللفظ لہٗ۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ حاکم بخاری و مسلم کی شرط پر کہکر مسلم کانات

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ فِي الدُّنْيَا يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰى مُسْلِمٍ فِي الدُّنْيَا سَتَرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيْهِ ○

اہل اسلام سے جو کوئی کسی مسلمان کی کوئی دنیا کی مشکل حل کر دے اللہ اس کی روز قیامت کی مشکل حل فرما دے اور جو کسی تنگی میں مبتلا پہ دنیا میں آسانی مہیا کرے اللہ اس پر دنیا اور آخرت میں آسانی کر دے اور جو دنیا میں کسی مسلمان کا پردہ رکھے اللہ دنیا و آخرت میں اس کا پردہ رکھے اور اللہ بندہ کی امداد میں رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی امداد میں رہے۔

خطیب صاحب اور ان کے رفقا حضرات دیوبندیہ کے اکثر شہدا ر و اقطاب اولیا کہلانے والے سب ہی کا خیال ہے کہ کسی حاجت میں انبیا اولیا کے پاس یا ان کے مزارات و مقامات مقدسہ پر حاضری دینا اعتقاداً و عملاً "اتنا بڑا گناہ ہے کہ قتل و زنا کا گناہ اس سے کمتر ہے" یعنی کفر و شرک ہے ان کے خیال میں اور قتل و زنا آخر گناہ ہی تو ہیں کفر شرک باقی گناہوں سے خود ہی بڑا ہے پھر لگے تو اہل اسلام کے علمار سے لیتاؤں میں پھنس کر استقلال و عدم استقلال ذاتی عارضی کے الفاظ سے ہیر پھیر کا فریضہ ادا کرنا جانتے مگر اب پچھلوں نے کفر و شرک خود ساختہ کے ہتھوڑے سے اپنا سر بچانے کو مافوق الاسباب اور ماتحت الاسباب کا بہانہ تیار کیا ہے یعنی اہل اسلام پر کفر و شرک کا فتویٰ تھوپنا ہو تو اسے مافوق الاسباب کی خراد پر چڑھا کر لے خوف و خطر کافر مشرک کر

ڈالتے ہیں اور اگر اپنا گلا اپنے تیار کردہ شرک و کفر میں پھنستا ہو تو ماتحت الاسباب کی سان لگا کر اسی کفر و شرک کو اپنا دین ایمان بنا لیتے ہیں۔

اوپر ذکر کردہ آیات و احادیث کو خطرہ میں لانا بھی روا نہیں رکھتے اور دعویٰ یہ کہ "علماء دیوبند نہ ہوتے نہ قرآن صحیح ہوتا نہ دنیا میں کوئی مسلمان ہوتا" گویا ماشاء اللہ سارا قرآن اور حدیث نبوت و ولایت علم و ہدایت کو گھول کر شربت بنا کر صرف علماء دیوبند ہی پی بیٹھے ہیں اب خدا رسول کے جس گستاخ بد مذہب گمراہ کو چاہیں علم و ہدایت کے عرش پر بٹھا دیں اور اللہ رسول کے جس مومن مسلمان کو چاہیں کفر و ضلالت کے جہنم میں اتار دیں۔

ترغیب و ترہیب مصری ۳۹۰ بروایت ابن عمر رض طبرانی و ابو الشیخ و ابن حبان و ابن ابی الدنیا لائے معلم و مخبر صادق باخبار غیوب و شہادت با علام و عطائے حق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم نے فرمایا:۔ اِنَّ لِلّٰہِ خَلْقًا خَلَقَھُمْ لِحَوَائِجِ النَّاسِ یَفْزَعُ النَّاسُ اِلَیْھِمْ فِیْ حَوَائِجِھِمْ اُولٰئِکَ الْاٰمِنُوْنَ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ بے شک اللہ کے بندوں میں کچھ خاص بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی حاجت روائی کو پیدا فرمایا لوگ اپنی حاجات میں ان کے پاس داد رسی کو اپنی حاجتوں میں پہنچتے ہیں وہی لوگ اللہ کے عذاب سے امن والے ہیں

ترغیب و ترہیب ۳۹۱ ابن عمر رض کی روایت طبرانی و ابن ابی الدنیا کے یہ لفظ ہیں:۔ اِنَّ لِلّٰہِ اَقْوَامًا اِخْتَصَّھُمْ بِالنِّعَمِ لِمَنَافِعِ الْعِبَادِ یُقِرُّھُمْ فِیْھَا مَا بَذَلُوْھَا فَاِذَا مَنَعُوْھَا نَزَعَھَا مِنْھُمْ فَحَوَّلَھَا اِلٰی غَیْرِھِمْ بے شک اللہ کے کچھ وہ بندے ہیں جنہیں اللہ نے بندوں کے فوائد منافع کے لئے اپنی

Marfat.com

نعمتوں سے خاص فرمایا ہوا ہے وہ ان کو ان نعمتوں میں مقرر رکھتا ہے جب تک وہ ان نعمتوں کو بندگان خدا کے منافع کے کاموں میں خرچ کرتے رہیں تو جب وہ ان کو روک لیں اللہ تعالیٰ انہیں ان نعمتوں سے نکال دیتا ہے۔ پس وہ نعمتیں ان کے سوا اوروں کو دے دیتا ہے۔

ترغیب وترہیب ۳۹۴ ابن ابی الدنیا کی ابن عمرؓ سے روایت میں ہے کہ ایک شخص نے حاضر خدمت ہوکر عرض رسائی کی:۔ یارسول اللہ اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ فَقَالَ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ اَنْفَعُھُمْ لِلنَّاسِ (الحدیث) سب لوگوں سے اللہ کو کون پیارا ہے فرمایا جو لوگوں کو زیادہ نفع پہنچانے والا ہو اور سب اعمال سے اسے یہ پیارا ہے:۔ سُرُوْرٌ تُدْخِلُہٗ عَلٰی مسلمٍ وہ خوشی جو تو کسی مسلم پر پیش کرے تَکْشِفُ عَنْہُ کُرْبَۃً دور کردے اس سے کوئی تنگی تکلیف اَوْ تَقْضِیْ عَنْہُ دَیْنًا یا اسکے قرض کو ادا کردے اَوْ تَطْرُدُ عَنْہُ جُوْعًا یا اس سے بھوک (فاقہ) کو ہٹا دے اور ضرور اگر میں کسی بھائی کی حاجت میں اس کے ساتھ چل کر جاؤں تو مجھے یہ زیادہ محبوب ہے اس سے اَنْ اَعْتَکِفَ فِیْ ھٰذَا الْمَسْجِدِ یَعْنِیْ مَسْجِدِ الْمَدِیْنَۃِ شَھْرًا کہ میں اس مسجد مدینہ طیبہ میں ماہ کا اعتکاف کروں اور پی جائے اپنے غصے کو حالانکہ اگر وہ اسے پورا کرنا چاہتا تو کر لیتا۔ مَلَأَ اللّٰہُ قَلْبَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رِضًی بھر دے گا اللہ روز جزا اس کے دل کو اپنی رضا سے اور جو اپنے بھائی کے ساتھ اس کی حاجت روائی میں جائے حتیٰ کہ اسے روا کردے ثَبَّتَ اللّٰہُ قَدَمَیْہِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ (الاصبہانی) اللہ اس کے

قدم اس دن جما دے گا (ثابت رکھے گا) جس دن اور لوگوں کے قدم ڈگمگا جائیں گے (وصلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین)

محدث ہزاروی نے مجمع سے دریافت فرمایا کہ اب یہ انصاف حاضرین پر ہے کہ یہ کتاب وسنت کا مضمون ان حضرات کے علم میں تھا مگر اس کے برخلاف کہا تو انہوں نے علم کے باوجود غلط کہہ کر لوگوں کو بہکایا یا نہ؟ اور اگر یہ ان کے علم میں نہ تھا تو وہ بغیر علم کے فتویٰ لگاتے اور تقریر فرماتے رہے یا نہ؟ اور اگر پہلے علم میں نہ تھا یا دنہ تھا اب سمجھ سن کر بھی اپنے غلط طریقے سے باز نہ آئیں اور اسے نہ چھوڑیں تو وہ گمراہی پر ضد سے ڈٹے ہوئے ثابت ہوئے یا نہ؟ مجمع سے آواز آئی واقعی انہوں نے لوگوں کو بہکایا اور بے علم فتوے لگاتے رہے اور اب باز نہ آئیں تو گمراہی پر ڈٹے ہوئے ثابت ہو گئے۔

پھر محدث ہزاروی نے فرمایا کہ خدا انہیں اس بدحالی سے نجات دے اہل اللہ سے مدد مانگنا امداد کے لئے پکارنا ہر لحاظ و اعتبار سے شرک کفر کہنا اور منع کرنا علم وفہم سے بہت دور کی بات ہے۔

اطلاقات شرعیہ میں مدد کو پکارنا تو کفار مشرکین کے معبودانِ باطلہ کے حق میں مِنْ کُلِّ الْوُجُوْہ منع نہیں بلکہ حکم ہوا وَادْعُوْا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ تفسیر جامع البیان میں ہے وَاسْتَعِيْنُوْا بِأَعْوَانِكُمْ وَاٰلِهَتِكُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ أَيْ أُدْعُوْا مَنْ شِئْتُمْ غَيْرَ اللّٰهِ اور تفسیر جلالین میں ہے شُهَدَاءَكُمْ اٰلِهَتَكُمُ الَّتِيْ تَعْبُدُوْنَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ أَيْ غَيْرِهِ لِتُعِيْنَكُمْ جب اہل کفر شرک وضلال کو اپنے جھوٹے حمایتی امدادی بلانا

Marfat.com

پکارنا مدد کے لئے ان کو یاد کرنا ان کی تبکیت و اظہار بطالت کو غیر مشروع نہیں
تو اہل دین و ایمان ہدایت کو اپنے سچے حمایتی امدادی اعوان و انصار مددگار
انبیا اولیا محبوبانِ خدا سے بنا بر تعاون علی البر والتقویٰ تثبیت اہل حق اور احقاق
حق و ابطال باطل میں مدد مانگنا ان کو بلانا پکارنا کیوں غیر مشروع اور شرک و کفر ہو
جبکہ اولو العزم نبی و رسول سے کتاب اللہ نے غیر اللہ سے استعانت کی مشروعیت
و جواز میں مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ اللہ کی طرف مرے حمایتی مددگار کون ہیں؟ کرنا ثابت ہے
قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ حواریوں نے کہا ہم ہیں حمایتی مددگار اللہ کی طرف
پس مباحات و مشروعات دینیہ دنیاویہ میں اہل اللہ سے امداد طلب کرنا اور مدد
دینا سب شرعاً جائز و مشروع ثابت ہوا صالحین بندگانِ خدا محبوبانِ حق سے مدد
طلب کرنا کیوں مشروع نہ ہو جبکہ ان کے صفات و افعال و اعمال کے ذریعے
بھی مدد طلب کرنا مشروع ہے۔ وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ مدد طلب
کرو صبر اور نماز کے ساتھ صبر اور صلوٰۃ غیر اللہ مخلوق اور مخلوق کے اعمال و افعال
ہیں۔ تفسیر کبیر و روح البیان وغیرہ میں فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَ
کے تحت ہے اِسْتِعَانَۃٌ بِالنَّاسِ فِیْ دَفْعِ الضَّرَرِ وَالظُّلْمِ جَائِزَۃٌ تفسیر خازن میں زیر
آیت فَاَنْسٰہُ الشَّیْطٰنُ ہے اَلْاِسْتِعَانَۃُ بِالْمَخْلُوْقِ فِیْ دَفْعِ الضَّرَرِ
جَائِزَۃٌ کسی ضرر تکلیف کے دفع کرنے میں مخلوق سے مدد مانگنا جائز ہے۔
چنانچہ مذہب سنی حنفی کی مشہور و مقبول عرب و عجم کتاب فتاویٰ خیریہ میں
مرقوم ہے اَمَّا قَوْلُهُمْ یَا شَیْخُ عَبْدَ الْقَادِرِ فَهُوَ نِدَاءٌ وَاِذَا اُضِیْفَ
اِلَیْهِ شَیْئًا لِلّٰهِ فَهُوَ طَلَبُ شَیْءٍ اِکْرَامًا لِلّٰهِ فَمَا الْمُوْجِبُ لِحُرْمَتِهٖ

Marfat.com

اہل اسلام کا یہ کہنا یا شیخ عبد القادر ایک ندا ہے اور جب اس سے شیئاً للہ ملا یا جاوے تو وہ آخر الامر ایک اللہ کی عزت وعظمت کے اظہار میں کسی شے کا طلب کرنا ہے تو اس کے حرام یا ناروا ہونے کو کوئی موجب نہیں ہے پس جائز ہے

خود اہل بیت اطہار واصحاب کبار جہاد وغیرہ حاجات ومشکلات میں حضور والی ومولائے دو جہان صلے اللہ علیہ وسلم کو یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا نَصْرَ اللّٰہِ امنزل ادُ یا منظفر یا منصور امتک اے مجسمہ امداد الٰہی نزول اجلال فرمانے فتح دلانے اے نصرت والے اُمتکی خبر لے امت کی امداد کو پہنچ کہا کرتے جو ظاہر ہے تعلیم وہدایت مصطفوی پر ہی مبنی ہو سکتا ہے اور سنت ہے جس کی اقتدا واتباع پر ہم مامور ہیں۔ خود ہمارے فریضہ طاعات وعبادات میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ تعلیمات اسلامیہ میں موجود ہے جو قصد وانشاء میں عرض کرنا ہے۔ اور یہ الفاظ تشہد فقہا احناف کے نزدیک واجب ہیں جیسے مانعین ومنکرین حضرات اور ان کے مقتدا ر علما ومشائخ بھی یقیناً پڑھتے رہے اور پڑھ رہے ہیں اور بے تحریف دین اس کا ترک ممکن نہیں تو ان حضرات سے یہ پوچھنے کی گستاخی کون کرے کہ جناب فرمایئے آج آپ کا خیالی کفر وشرک دین ایمان کے ضروریات واجبات میں داخل اور دنیائے اسلام کا ملی معمول دائمی ومتواتر آپ کا کفر وشرک اور اہل اسلام کا واجب ولازم ع

بہ بیں تفاوت راہ از کجا ست تا بکجا ؟

ہماری دعا اور تمنا ہے کہ آپ حضرات کو اور ہمارے کسی بھی ابنائے جنس کو مذہب وملت سے ایسی تفاوت ودوری نہ ہو آمین کاش کہ

آپ بھی دل سے اس پہ آمین فرما سکیں جس سنیت وحنفیت کا آپ حضرات دعویٰ ظاہر فرماتے ہیں اس کے امام اعظم ابوحنیفہ قصیدہ نعمان میں بارگاہ رسالت میں یوں عرض رسا ہیں ؎

یَاسَیِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُکَ قَاصِدًا ۔ اَرْجُوْا رِضَاکَ وَاَحْتَمِیْ بِحِمَاکَ

یا اکرم الثقلین یا کنز الورے ۔ جد لی بجودك وارضنی برضاك

انا طامع بالجود منك ولم یکن! ۔ لابی حنیفة فی الانام سواك

(ترجمہ پہلے گذرا ہے)

امام غزالیؒ تصریح فرماتے ہیں مَنْ یُسْتَمَدُّ فِیْ حَیَاتِہٖ یُسْتَمَدُّ بَعْدَ وَفَاتِہٖ جن بندگان خدا سے ان کی حیاتِ دنیاویہ میں امداد لیجاتی ہے بعد وفات انکی حیات اخرویہ میں بھی ان سے امداد طلب کیجاتی ہے امام شافعیؒ حضرت امام موسےٰ کاظمؓ کی قبر شریف کے حق قبولیت دعا کے لئے فرماتے ہیں تِرْیَاقٌ مُجَرَّبٌ امام اہل سنت عبد الحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں لوگ کہتے ہیں کہ زندہ کی امداد قوی تر ہے ومن میگویم کہ امداد میت قوی تر اور میں کہتا ہوں کہ بعد وفات بندۂ خدا کی امداد زیادہ قوی ہے۔

تفسیر روح البیان میں تبدیل وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا لکھا ہے شیخ صلاح الدینؒ فرماتے ہیں مجھ کو رب تعالےٰ نے قدرت دی ہے کہ اگر چاہوں تو میں آسمان کو زمین پر گرا دوں تمام دنیا والوں کو بقدرت الٰہی ہلاک کر دوں اور حضور سیدنا غوث الاعظمؓ فرماتے ہیں اِنِّیْ اَرُدُّ الْقَضَاءَ بَعْدَ مَا اُبْرِمَ میں بعطائے الٰہی قضا شبیہ بہ مبرم کو ٹال دیتا

ہمارے خطیب صاحب فاضل دیوبند مع رفقا ربکوت و رضا معمولات اسلامیہ سے بھی اہل اسلام کو بند کرنے کو گیارہویں وغیرہا حسنات وخیرات سے بلا دلیل محض قیاسات فاسدہ سے رد کرنے میں بہت دلیر پائے گئے چنانچہ مدو نا گیارہویں وغیرہ معمولات وخیرات حسنات اہل اسلام کے حق کسی معصومانہ بے باکی سے قرآن حدیث کے خلاف اور ناجائز کفر شرک فرما کر سارا حساب گویا بے باق کر گئے۔

اب ان قابل قدر فضلائے دیوبند سے اور کوئی تو کیا اگر اپنا نفس ناطقہ یا گروہ کا ہی یہ دریافت کر ہی بیٹھے کہ جناب والا ناجائز کفر شرک کہدینا تو آسان ہے آخر دوسروں سے جیسے بات بات پہ دلیل کتاب وسنت طلب کیجاتی ہے اپنے گروہ پر بھی تو واجب ہے کہ بنا بر "سخن راچو گفتی دلیلش بیار" قرآن و حدیث سے اصل دلیل دیئے بغیر بات کسی علم و دانست وفہم والے انسان کے سامنے کہنے کی نہیں نہ کوئی وزن ومعنی رکھتی ہے اور اگر سینہ زوری سے کہا جائے کہ ہمارے نزدیک ہماری وزن ومعنیٰ رکھتی ہے چاہے دلیل کچھ بھی نہ ہو تو اہل اسلام کے وہ معمولات اسلامیہ کیوں وزن ومعنیٰ نہیں رکھتے حالانکہ اہل اسلام کے تمامتر اسلامی معمولات ومعتقدات کی اصل و سند ضرور ہے۔

سب سے اول یہ کہ جب تک تمام ضروری بنیادی عقائد ملی میں صحت وراستی نصیب نہ ہو مسائل دینیہ میں بحث ودخل کا حق ہی نہیں پھر اگر اعتقاد و ایمان کی درستی پائی جائے تو اصل اشیا میں اباحت وحلت ہے حرمت ممانعت لاحقہ عارضہ ہے لاحق و عارض ہونے کی دلیل شرعی خاص

Marfat.com

دستیاب نہ ہو تو حرام کفر شرک کا نام لے دینا اپنے قسم کی بہادری ہو تو ہو
ورنہ اس سے کسی شرعی مسئلہ و حکم پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

ملت اسلامیہ کے یہ تمام خیر خیرات و حسنات کے معمولات ختم۔ گیارہویں عرس میلاد فاتحہ ایصال ثواب و ہدیہ تحفہ جس قدر اہل اسلام میں معمول ہیں یا آئندہ ہوں سب مقاصد حسنہ پر مبنی اور موجبات خیر ہیں اور سب حکم و ہدایت شرع کی اصل و سند سے ثابت ہیں ناحق ان سے انکار عقیدہ و مذہب کے فساد کی علامت ہے جس کا شرع میں اصلاً اعتبار نہیں مغیرات حسنات کا شرع میں حکم دائر علی الاطلاق ہے۔

۲/۲ بقرۃ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ تمہاری یہی کوشش ہو کر خیر خیرات میں اوروں سے آگے رہو۔ ۲/۲ بقرۃ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ اور جو کوئی خیر کی کوئی صورت از خود اختیار کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا خبردار ہے ۲/۲ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ پھر جو کوئی اپنی طرف سے کوئی نیکی (خیر خیرات) کی ایجاد کرے تو اس کے لئے بہتر ہے۔

۱۷/۱۷ حج وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ اور خیر کے تمام کام کرو تا کہ تم کامیاب رہو۔ ۲/۲ بقرہ وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور بھلائی کرنے والے ہو جاؤ بے شک بھلائی والے اللہ کو محبوب ہیں۔

۱۱/۱ یونس، لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ وَلَا يَرْهَقُ

Marfat.com

وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ۚ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ بھلائی والوں کے لیئے بھلائی ہے اور اس سے بھی زائد اور ان کے منہ پر نہ چڑھے گی سیاہی اور نہ خواری وہی جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِىْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۚ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ جنہوں نے اس دنیا میں بھلائی کی ان کے لیئے بھلائی ہے اور بے شک پچھلا گھر سب سے بہتر ہے۔

اور مشکوٰۃ کتاب العلم کی پہلی فصل کی ماقبل آخر حدیث مسلم کا وہ حصہ مَنْ سَنَّ فِى الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ جو اسلام میں کوئی نیا نیک طریقہ نکالے جاری کرے تو اس کے لیئے اس ایجاد اور آئندہ اس پر عمل والوں کے عمل کا بھی ثواب ہے جو شفیق الرحمن صاحب کے دعوٰی (۸) کے رد میں گذری اور اس سے پہلی حدیث مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ اور اس مضمون کی تمام آیات واحادیث سے اس قسم کے تمام خیر خیرات کے کاموں کی اصل وسند معلوم ہوتی ہے۔ گیارہویں۔ میلاد عرس وغیرہ میں یہ پانچ چیزیں پائی جاتی ہیں۔

(۱) اہل دین ایمان کی باہم للہ فی اللہ ملاقات (۲) اور اس محفل تبلیغ دین امر معروف نہی منکر (۳) اللہ اور اللہ والوں کا ذکر (۴) انفاق فی سبیل اللہ اطعام الطعام (۵) محفل تبلیغ وذکر کی حاضری۔

Marfat.com

سو اہل علم و فہم پر روشن ہے کہ انمیں کوئی امر ایسا نہیں کہ ان پاکیزہ معمولات اہل اسلام سے خلاف یا انکار کیا جائے۔

ترغیب و ترہیب ۲۶۵ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے باسناد صحیح امام مالک راوی ہیں حضور کو یہ فرماتے ہوئے سنا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ وَلِلْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ وَلِلْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ وَلِلْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ تمام جہاں کا خالق و مالک واحد لا شریک فرماتا ہے ثابت و متحقق ہے میری محبت ان لوگوں کے لئے جو میرے ہی واسطے باہم محبت کریں اور ان کے لئے جو میری ہی خاطر آپس میں مجلس کریں اور ان کے حق جو میرے ہی لئے ایک دوسرے کو ملنے دیکھیں اور ان کے متعلق جو میرے ہی خوش کرنے کو ایک دوسرے پر خرچ کریں۔

تبلیغ حق فرض ہے امر معروف نہی منکر اس امت کی خیریت و بزرگی کی دلیل و علامت ہے حق تعالے اور اس کے پیاروں کا ذکر سرمایہ دین وایمان اور ذخیرہ سنت و قرآن ہے انفاق فی سبیل اللہ اور اطعام طعام لوازمات دین وایمان میں سے ہے اِطْعَامُ الطَّعَامِ مِنَ الْاِیْمَانِ محفل تبلیغ و ذکر حق کی حاضری بندہ کے مقاصد شرعیہ دینیہ ایمانیہ میں سے ہے کاش کبھی وہ خود سوچیں کہ ہم لوگوں کو دین ایمان کے دعوی کے باوجود ان امور دینیہ ایمانیہ میں تردد یا ان سے انکار و اختلاف ہے تو ہم کو دین ایمان کے ساتھ کیا نسبت و علاقہ ہے اللہ تعالے ہمارے ان ابنائے جنس پر رحم فرما کر ان کو سمجھ عطا فرمائے آمین - مجمع سے آواز آئی اہل اسلام کے معمولات و معتقدات حق ہیں۔

امام اہلسنت سیدنا محدث ہزاروی نے فرمایا اب اگر اللہ تعالے ناحق انکار

Marfat.com

کرنے والوں کو توفیق دے تو وہ انصاف سے سوچیں کہ ان امور و معمولات اسلامیہ میں قابل انکار تو کوئی بات نہیں اگر ہر سال ایام و اوقات و احوال و مقام کے تقرر سے ہم ان امور اسلامیہ سے انکار کریں ہماری نادانی و بدراہی ہے کہ یہ کچھ سنت سے ثابت ہے۔

چنانچہ شامی جلد اول باب زیارت القبور میں ہے ابن ابی شیبہؒ سے مروی ہے:۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یَأْتِیْ قُبُوْرَ الشُّھَدَاءِ بِاُحُدٍ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ حَوْلٍ کہ حضور آخر المبعوثین ہادی عالم معلم کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال شہدائے اُحد کے قبروں پر تشریف لے جایا کرتے تھے۔

تفسیر کبیر میں امام فخر الدین رازیؒ اور تفسیر درمنثور میں امام جلال الدین سیوطیؒ نے اثبات فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کَانَ یَأْتِیْ قُبُوْرَ الشُّھَدَاءِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ حَوْلٍ فَیَقُوْلُ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ وَالْخُلَفَاءُ الْاَرْبَعَۃُ ھٰکَذَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ اس میں شبہ نہیں کہ حضور آخر المبعوثین ہادی عالم معلم عالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال شہدا کی قبروں پر جایا کرتے تھے اور ان کو خطاب سے سلام فرماتے تھے اور ان کی سیرت و صبر اور جزائے خیر اور مبارک انجام کی خبر دے کر اعلان فرماتے تھے اور چاروں خلفاء راشدین بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

امام العارفین سید شرف الدین بن احمد یحیٰ منیری قدس سرہٗ تصریح فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال شریف کے گیارہ روز بعد صدیق اکبرؓ خلیفہ ہوئے تو بادھویں روز آپنے بہت سا کھانا پکوایا تاکہ اس کا

ثواب حضور کی روح اقدس کے پیش کش کریں جب مدینہ طیبہ میں اس کا عام چرچا ہوا تو پوچھنے والے کو جواباً کہا جاتا اَلْیَوْمَ عُرْسُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم آج حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہدیۂ ثواب کی پیش کش کا دن ہے۔ فتاویٰ علامہ علی قاری حنفی میں یہ روایت منقول ہے۔

قال کان یوم الثالث من وفات ابراهیم بن محمد صلے اللہ علیہ والہ وسلم جاء ابوذرؓ عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم ومعہ تمرۃ یابسۃ ولبن الناقۃ وخبز الشعیر فوضعها عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقرأ النبیؐ علیہ الفاتحۃ مرۃ وسورۃ الاخلاص ثلث مرۃ وقرأ اللّٰھم صل علے محمد انت لها اهل وهو لها اهل ثم رفع یدیہ ومسح علی وجهہ فامر بابی ذر ان یقسمها وثواب هٰذہ الاطعمۃ لابنی ابراهیم۔

بنقل وقبول علماء مروی ہے حضرت ابراہیم بن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات شریف کے تیسرے دن حضرت ابوذر غفاریؓ حضور کی خدمت میں خشک چھوہارے اونٹنی کا دودھ اور جو کی روٹیاں لے کر حاضر ہوئے ان چیزوں کو حضور کے سامنے رکھ دیا تو حضور ہادی عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر ایک بار فاتحہ ۳ بار قل شریف اور درود شریف پڑھ کر ہاتھ اٹھائے اور اپنے چہرۂ اقدس پر پھیرے اور ابوذرؓ کو فرمایا یہ چیزیں تقسیم کر دو اور ان کا ثواب میرے فرزند ابراہیم کے لئے ہے۔

ماثبت بالسنۃ صـ۱۶۷ مجتبائی میں امام الاحناف شاہ عبدالحق محدث دہلوی

Marfat.com

میں ہے :- قد اشتھر فی دیارنا ھذ الیوم الحادی عشر وھو المتعارف عند مشائخنا من اھل الھند من اولادہ ہمارے ملک ہند و پاک میں حضور سیدنا غوث الاعظم رضی کے ایصال ثواب کا سالانہ دن گیارہویں شریف کے لیے مشہور و معروف ہے اور آپ کی اولاد سے ہمارے پیر خانہ میں بھی یہی متعارف و معمول ہے۔

اور امام احمد کتاب السنۃ میں بروایت عبداللہ بن مسعود راوی کہ ہادی عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وصحبہ وسلم نے فرمایا مَارَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ حَسَنٌ جو اہل اسلام اچھا جانیں تو وہ عنداللہ بھی اچھا ہے۔

اور خود پروردگار عالم خدائے مصطفےٰ کا ارشاد ہے وَذَکِّرْھُمْ بِاَیّٰمِ اللّٰہِ بندوں کو اللہ کے دنوں کی یاد دلاؤ تفسیر نسفی ص۱۹۶ میں بِاَیَّامِ الْاَنْعَامِ سے اس کی تفسیر فرمائی۔

اگرچہ ان اطلاقات شرعیہ سے ہر خیر خیرات کے معمول کی علی الاطلاق اجازت و مشروعیت ثابت ہوگئی مگر جب بھی کسی مناسبت و مصلحت سے کوئی امر خیر بجا لایا جائے محل اعتراض نہیں اور ایصال ثواب میں روز و تاریخ وصال کو مزید موجب خیر و برکت و نورانیت بہ نسبت دیگر ایام و تواریخ کے بعض مشائخ نے ذکر فرمایا چنانچہ ماثبت بالسنۃ ص۱۶۹ مجتبائی میں امام اہل سنت و فخر احناف شاہ عبدالحق محدث دہلوی رح فرماتے ہیں :- وقد ذکر بعض المتاخرین من مشائخ المغرب ان الیوم الذی وصلوا فیہ الی جناب العزۃ یرجی فیہ من الخیر والکرامۃ والبرکۃ والنورانیۃ اکثروا وفر من سائر

Marfat.com

الایام۔ بعض متاخرین مشائخ مغرب نے فرمایا وہ دن جس میں محبوب خداوندگان حق جناب حضرت عزت کو پہنچے زیادہ امید کا محل ہے خیر کرامت برکت نورانیت کے لئے بہ نسبت دوسرے سب دنوں کے؟

اب ہم اس تفصیل پر حاضرین وسامعین سے انصاف چاہتے ہیں کہ ہمارے کرمفرما خطیب صاحب اور ان کی جماعت ایسے ایسے امور خیر و برکت و معمولات اسلامیہ و دینیہ سے انکار کر کے کیسی عظیم برکات سے محروم ہیں اور دوسروں کو منکر بنا کر انہوں نے علم و دانست وفہم سے خلق خدا کو نفع پہنچایا یا نقصان مجمع سے آواز آئی نقصان اور سرا یا نقصان پہنچایا اور جسے انہوں نے قرآن وحدیث کے خلاف کہا تھا وہ اپنے دعویٰ کو آپ بھی سمجھے یا نہ؟ متفقہ آواز آئی واقعی نہیں سمجھے!

آخر محدث ہزاروی نے دعا مانگی اللہ تعالےٰ ہمیں اور ان کو بھی ایسے خیر و برکت کے امور و معمولات سے محروم نہ رکھے اور دین کی صحیح سمجھ دے آمین۔

فاضل خطیب اور اُنکی جماعت علمائے دیوبند کا دعویٰ نمبر۲

عوام اہل اسلام نے سرکار محبوب آبادی کے پیش کیا کہ وہ دعویٰ کر گئے ہیں کہ کسی مردہ زندہ سے مدد مانگنا اسے ندا کرنا کفر شرک ہے کسی عالم نے اسے جائز نہیں کہا۔ سیدنا و مرشدنا محدث ہزاروی نے بہت نرمی و لطافت سے اس دعویٰ کو سماعت فرما کر ارشاد فرمایا یعنی انبیاء اولیا محبوبان خدا کو ندا کرنا پکارنا اور ان مظاہر عون الٰہی کو امداد کیلئے ندا کرنا ان حضرات کے گروہ کے اعتقاد ایمان میں شرک و کفر ہے سابقہ جوابات میں دراصل اس کا جواب بخوبی آگیا ہے۔ تاہم بار مدد مانگا

Marfat.com

نہ ملے تو مایوسی کا محل ہوگا پہلے تو اپنے حربہ بے جا کا نشانہ خود اپنا استاد خانہ ملاحظہ ہو آپ کے حضرت بانی دیوبند کی پکار بحال زار ہے قصائد قاسمی مطبوعہ مراد آباد ص۸ :-

کروڑوں جرم کے آگے یہ نام کا اسلام — کرے گا یا نبی اللہ کیا مری یہ پکار

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا — نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار

اور پھر مرضیٔ مولا آپ کے اپنے خود کار ہتھیار کا اپنا پیر خانہ بھی شکار ہونے سے بچ نہ سکا آپ سب کے مرشد حضرت حاجی امداد اللہ صاحب

پڑا ہوں بے طرح گرداب غم میں ناخدا ہو کہ — مری کشتی کنارہ پر لگاؤ یا رسول اللہ

اب بالقاب و آداب شایان شان شمایان کچھ عرض نہیں کیا جا سکتا کہ مزاج وہاج پر گراں نہ ہو تو آپ خود ہی شفا شریف و مدخل شریف وغیرہ کتب سے ملاحظہ کر لیں کہ فرمایا النبوۃ ھی الاطلاع علی الغیب نبوت پیغمبری تو اطلاع علی الغیب ہی کا نام ہے چنانچہ پہلے مذکور ہوا اور لغات عربیہ سے ملاحظہ ہو اَلْوَلِیُّ وَالْوِلَایَۃُ نزدیک شدن و یاری کردن قریب ہونا اور مدد کرنا ہے تو جس کا ایمان اپنے خدا واحد لاشریک اور اس کے نبی اور ولی پر درست ہو وہ جانتا ہے کہ نبی کو نبی بنانے والا میرا اور سارے جہان کا خدا ہی تو ہے اور ولی کو ولی بنانے والا بھی وہی ہے تو میں اس کے بنائے ہوئے نبی ولی کو خدا کی دی ہوئی عطا کی ہوئی شان کے ساتھ امداد کے لئے کیوں نہ پکاروں اور ان سے مدد کیوں نہ مانگوں اگرچہ جنکو خدا کی خدائی اور نبی کی نبوت اور ولی کی ولایت پر وہ اعتقاد حاصل نہیں جو ہونا چاہیئے وہ اسے کفر و شرک ہی ٹھہرائیں یہی سبب ہے کہ دنیا جہان کے مومن مسلمان انبیا و اولیا رمحبوبان خدا کو مظہر عون حق جان کر

امداد کو ندا کرتے پکارتے ہیں اور ان سے شدائد و مصائب میں بلیات و آفات میں امداد طلب کرتے ہیں اور بعون اللہ تعالیٰ ہمیشہ امداد و اعانت پاتے رہتے ہیں

حضرت سیدی جمال مکی قدس سرہ العزیز کے فتاوے میں ہے

سئلت عمن یقول فی حال الشدائد یارسول اللہ او یا علی او یا شیخ عبد القادر مثلا ھل ھو جائز شرعا ام لا فاجبت نعم الاستغاثۃ بالاولیاء ونداء ھم والتوسل بھم امر مشروع و مرغوب لا ینکرہ الا مکابر او معاند وقد حرم برکۃ الاولیاء الکرام وسئل شیخ الاسلام الشھاب الرملی الانصاری الشافعی عما یقع من العامۃ من قولھم عند الشدائد یا شیخ فلان ونحو ذالک من الاستغاثۃ بالانبیاء والمرسلین والصالحین؟ فاجاب ما نصہ الاستغاثۃ بالانبیاء والمرسلین

مجھ سے سوال ہوا اس شخص کے بارے میں جو سختیوں کے وقت کہتا ہے مثلاً یا رسول اللہ یا علی یا شیخ عبد القادر یہ شرعاً جائز ہے یا نہ۔ میں نے جواب دیا ہاں اولیاء سے مدد مانگنا اور انہیں پکارنا اور انکے ساتھ توسل کرنا امر شرع اور مرغوب چیز ہے جس سے انکار وہی کرے گا جو ہٹ دھرم یا دشمن انصاف ہوگا اور بیشک وہ برکت اولیاء کرام سے محروم ہے اور شیخ الاسلام شہاب رملی انصاری شافعی سنی سے استفتا ہوا کہ عام لوگ جو سختیوں کے وقت مثلاً یا شیخ فلاں کہہ کر پکارتے ہیں اور انبیاء اولیاء سے فریاد کرتے ہیں اسکا شرع میں کیا حکم ہے امام ممدوح نے فتویٰ صادر فرمایا کہ انبیاء و مرسلین اور اولیاء و علماء صالحین سے انکے وصال کے بعد بھی استعانت و امداد جائز ہے

والاولیاء والعلماء الصالحین جائزۃ بعد موتھم (الخ)

اور علامہ امام خیر الدین رملی حنفی استاد صاحب درمختار سے یہی سوال ہوا کہ بعض اسے حرام کہتے ہیں فتاویٰ خیریہ میں جواباً فرمایا فما الموجب لحرمتہ تو فرمایا وہ علم سے محروم اسے کیسے حرام ناروا کہتے ہیں اس میں ناروا ہونے کا کیا موجب ہے۔ یعنے جائز ہے۔

حضرت خواجہ حافظی فصل الخطاب میں اور حضرت شیخ محقق امام اہل سنت احناف "جذب القلوب" شریف میں لکھتے ہیں کہ حضرت امام رضیٰ رضؓ سے سوال کیا گیا۔ علمنی کلاما اذا زرت واحدا منکم فقال ادن من القبر وکبر اللہ اربعین مرۃ ثم قل السلام علیکم یا اھل بیت الرسالۃ انی مستشفع بکم ومقدمکم امام طلبی و ارادتی ومسألتی وحاجتی واشھد اللہ انی مومن بسرکم و علانیتکم وانی ابرؤ الی اللہ تعالیٰ من عدو محمد وال محمد من الجن والانس یعنی حضرت امام ابن الامام الی ستۃ آبائے کرام علی موسیٰ رضی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا مجھے ایک کلام (طریق دعا) تعلیم فرمایئے کہ اہل بیت کرام کی زیارت میں عرض کیا کروں فرمایا قبر سے نزدیک ہو کر چالیس بار تکبیر کہہ پھر عرض کر سلام آپ پر اے اہل بیت رسالت میں آپ سے شفاعت چاہتا ہوں اور آپ کو اپنی طلب وخواہش وسوال وحاجت کے آگے کرتا ہوں خدا گواہ ہے مجھے آپ کے باطن کریم وظاہر طاہر پر سچے دل سے اعتقاد ہے اور اللہ کی طرف بری ہوتا ہوں اُن سب جن وانس سے جو محمدؐ وآلِ محمدؐ کے

Marfat.com

دشمن ہوں صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

ہمارے کرمفرماؤ اگر مناسب ہو تو کچھ انصاف فرماؤ کہ جب علماء اسلام تمام انبیاء و اولیاء کے حق یہ تصریحات فرما رہے ہیں تو خود سرور کائنات فخر موجودات بعطائے حق عالم ما کان و ما یکون صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمام انبیاء کرام و اولیائے عظام بندگان خدا کے سید و سردار و مقصود و مراد ہیں انکی اس امر میں کیا شان ہو سکتی ہے جسکے حق امام ابو الطیب رح کا معروضہ عقیدت و عرفان زرقانی شرح مواہب اللدنیہ باب زیارت قبر مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء میں مرقوم ہے۔

وللہ دَرُّہٗ حیث قال:-

کالشمس فی وسط السماء ونورھا	دوپہر آسمان پہ جیسا کہ آفتاب
یغشی البلاد مشارقاً ومغارباً	تا شرق غرب پھیلا اجالا ہو نور کا
کالبدر من حیث التفت رأیتہ	یا چودھویں کا چاند کہ ہر سمت سامنے
یھدی الی عینیك نوراً ثاقباً	کیا ہوگا نور سید یوم النشور کا

اس پر محدث ہزاروی نے حاضرین کو ذکر حق میں مست بنا کر بعد کو دریافت فرمایا اب یہ انصاف ہم کس سے کرائیں کہ یہ لوگ انبیاء اولیاء کی شان کو جانتے ہیں یا نہ اور رجو کہتے ہیں اسے سمجھے بھی ہیں یا نہ؟ مجمع سے آواز بلند ہوئی بے شک نہیں سمجھے۔

قابل قدر خطیب صاحب فاضل دیوبند کا دعویٰ ۲/۸

جو مرجاتے ہیں (انبیاء، اولیاء) ان کو کوئی پتہ نہیں ہوتا کوئی کیا کہتا ہے

Marfat.com

یا کیا کرتا ہے۔"

قابلِ لحاظ و لائقِ توجہ خطیبا فضلاء دیوبند پر زیادہ ناگوار نہ گزرے تو ہم ورنہ خود ان کے اپنے نفوسِ عالیہ بھوائے تو ہَب غالیہ یا ان کی بے خبری و ناسمجھی ہیں اہلِ اقتدا بہزار آداب مناسبہ و تکریمات لائقہ ان سے اتنا تو دریافت کریں کہ یہ عبارت اب تک عقدۂ لاینحل بنی ہوئی ہے کہ دعویٰ تو آپ حضرات کا یہ ہے کہ "ہم دیوبندی ہی سنی حنفی ہیں" "اور دیوبندی نہ ہوتے تو قرآن صحیح نہ ہوتا" "دنیا میں کوئی مسلمان نہ ہوتا" اربابِ دانش پر مخفی نہیں کہ اس کے بعد ہر کہ تنک آبرو کافر گردد مقدر ہی ہے اور وہابی دنیا کے بابائے اول اور اس کی ذریت و اذناب کے تمام عقائد کفریہ ہاویہ مآب سے پوری دانست ہیں، اُن کے حق فتاویٰ رشیدیہ میں ان کو صالح متبع سنت ہونے کا اعتقاد کر کے فتویٰ نشر کر دیا مگر باوجود اس کے کہ ان پر متبع سنت صالح ہونے کا فتویٰ نشر کیا اور ان کے ہر خلاف دین مخالف ایمان گستاخی خدا و رسول و اولیاء کے عقیدہ و عمل میں دم قدم ساتھ دینے کے وہابی کہلانا کافر کہلانے کے برابر جانیں اور اس سے بھاگیں مسمّٰی پر جمنا اور اسم سے رمنا کیا سانپ کے منہ میں چھچھوندر نہیں ؟

آپ کے ہر عالیجناب دیوبندی وہابیت مآب کا یہ اپنا مخصوص خلاصہ دینی ایمانی دعویٰ ۲۵ "مرنے والے کو کوئی پتہ نہیں کہ کوئی کیا کہتا ہے یا کیا کرتا ہے۔" ہم یا کوئی کیا خود آپ کا اپنا نفسِ ناطقہ اگر سوال کرے کہ یہ دعویٰ کیا پوری وہابیت کا نچوڑ اور خلاصہ نہیں اور اس میں تمام مرگزاروں کی حیات

اور علم سے انکار کے ساتھ انبیا۔ شہدا اولیا کی اس حیات اور اس علم سے بھی انکار وکفر نہ ہوگیا جسے کتاب وسنت اور اجماع وقیاس نے قطعاً ثابت فرمایا ہے اور ساری اسلامی دنیا کے افراد کا اس پر ایمان واعتقاد راسخ جازم ہے؟ بقولِ ئے

نہ ہر جائے مرکب تواں تاختن — کہ جاہا سپر بایداند اختن!

خود اپنے نفس امارہ کی اس لاجواب دریافت پر انکار کی مجال تو نہیں لہٰذا کہدیجئے اور ذرا دم کر آکر کے کہدیجئے کہ جی ہاں دعویٰ ۲۶ کے اطلاق ہیں تو خیر سے ہم مسماۃ وہابیت کی لگن میں اپنی بنا بر مصلحت مسماۃ متذکرہ سنیت و حنفیت کو غیر مشتبہ طور پر کھو بیٹھے اور اس سے مکمل طور پر ہاتھ دھو بیٹھے۔

پ۲ البقرہ میں راہِ خدا میں مارے جانے والے شہدا کو مردہ کہنا منع فرما کر ان کی حیات طیبہ کا اعلان ہوا بَلْ اَحْیَاءٌ پ۴ العمران میں شہدا کو مردہ گمان خیال کرنے سے منع فرمایا گیا اور ان کی حیاتِ مقدسہ کا اعلان ہوا بَلْ اَحْیَاءٌ خوشباش رزق ملنے اور پچھلوں کی خبرداری کا اعلان ہوا ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بھم من خلفھم ان لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ۞ اور خوشیاں منا رہے ہیں اپنے پچھلوں کی جو ابھی ان سے نہ ملے کہ ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ غم اور پ۱۴ النحل میں کفار مشرکین کے معبودان باطلہ تبوں کو فرمایا گیا اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاءٍ جو مردے ہیں زندہ نہیں اور پ۲۲ فاطر ۱۵ وَمَا یَسْتَوِی الْاَحْیَاءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ اور برابر نہیں زندے اور مردے۔

بلکہ اس انکار میں فضلا وخطبا دیوبند نے اہل اسلام کے مقتدا انبیا و اولیا

شہدا کو معاذ اللہ کفار و مشرکین کے درجہ سے بھی اتارا ہے کہ صحیح مسلم میں عمر رضی اللہ عنہ سے جو مروی ہے کہ حضور کفار مقتولین بدر کی قتل گاہیں دکھاتے تھے کہ یہاں فلاں کافر قتل ہوگا اور یہاں فلاں کافر قتل ہوگا اور یہاں فلاں جہاں جہاں حضور نے بتایا تھا وہیں وہیں انکی نعشیں گریں پھر بحکم حضور وہ جیفے ایک کنوئیں میں بھر دیے گئے معلم وشاہد عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں تشریف لے گئے اور نام بنام ان کفار لئام اور ان کے باپ کے نام لیکر پکارا اور فرمایا هل وجدتم ماوعدکم الله ورسوله حقا فانی قد وجدت ماوعدنی الله حقا کیا تمنے سچ پا لیا جو تمسے اللہ رسول نے وعدہ کیا سو بے شک میں نے سچا پایا جو مجھ سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ کیف تکلم اجسادا لاارواح فیها حضور کیسے ان جسموں سے کلام فرماتے ہیں جن میں روح نہیں فرمایا مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ مرے کلام کو ان سے زیادہ تم نہیں سن رہے غیرانهم لایستطیعون ان یردوا علی شیئًا مگر انہیں یہ طاقت نہیں کہ مجھے لوٹ کر جواب دیں۔

امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ وامام ابوبکر بن ابی شیبہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے موقوفًا اور امام اجل احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنی مسند اور طبرانی معجم کبیر اور حاکم صحیح مستدرک اور ابونعیم حلیہ میں بسند صحیح حضور ہادی عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرفوعًا راوی ان الدُّنْيَا جَنَّةُ الْكَافِرِ وَسِجْنُ الْمُؤْمِنِ وانما مثل المومن حین تخرج نفسه کمثل رجل کان فی سجن فاخرج منه فجعل یتقلب فی الارض و یتفسح فیها یہ شک دنیا کافر کی جنت

Marfat.com

اور مسلمان کی زنداں ہے اور ایماندار کی جب جان نکلتی ہے تو اس کی کہاوت ایسی ہے جیسے کوئی قید خانہ میں تھا اب اس سے نکال دیا گیا کہ زمین میں گشت کرتا اور بافراغت چلتا پھرتا ہے۔

مشکوٰۃ باب زیارۃ القبور فصل ثالث میں ام المؤمنین عائشہؓ فرماتی ہیں کُنتُ اُدخُلُ بَیتِیَ الَّذِی فِیہِ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَاِنِّی وَاضِعٌ ثَوبِی وَاَقُولُ اِنَّمَا ھُوَ زَوجِی وَاَبِی فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُؓ مَعَھُم فَوَاللہِ مَا دَخَلتُہٗ اِلَّا وَاَنَا مَشدُودَۃٌ عَلَیَّ ثِیَابِی حَیَاءً مِّن عُمَرَ (احمد) میں اپنے اس مکان جنت آستاں میں جہاں حضور وجہ ایجاد و بقا عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں یونہی بے لحاظ ستر و حجاب چلی جاتی اور جی میں کہتی کہ وہاں کون ہے یہی مرے شوہر یا میرے باپ ابوبکرؓ پھر جب سے عمرؓ وہاں مدفون ہوئے خدا کی قسم میں بغیر سراپا بدن چھپائے نہ گئی عمرؓ سے شرم کے باعث۔

شفاء السقام امام سبکیؒ اور اربعین طائیہ پھر شرح الصدور فی احوال الموتی والقبور میں نور الافئدۃ والعیون عالم ماکان ومایکون صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی کہ فرمایا اٰنس مایکون المیت فی قبرہ اذا زارہ من کان یحبہ فی دار الدنیا قبر میں مردے کا زیادہ دل بہلنے کا وقت وہ ہوتا ہے جب اس کا کوئی پیارا زیارت کو آتا ہے۔ امام ابن ابی الدنیا کتاب القبور میں اور امام عبد الحق کتاب العاقبۃ میں ام المؤمنین صدیقہؓ سے مروی حضور معلم کائنات آخر المبعوثین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مَا مِن رَجُلٍ یَزُورُ قَبرَ اَخِیہِ وَیَجلِسُ عَلَیہِ اِلَّا استَاْنَسَ وَرَدَّ عَلَیہِ حَتّٰی یَقُومَ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی زیارت

قبر کو جاتا اور اس کے پاس بیٹھتا ہے میت کا دل اس سے بہلتا ہے اور جب تک وہاں سے اٹھے مردہ اس کا جواب دیتا ہے۔

امام احمد بسند حسن عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ہادی عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک قبر سے تکیہ لگائے دیکھا تو فرمایا لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ اس قبر والے کو ایذا نہ دے یا یہ فرمایا لَا تُؤْذِهِ اسے تکلیف نہ پہنچا۔

حاکم و طبرانی کی روایت میں ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک قبر پر بیٹھے دیکھا فرمایا:۔ یا صاحب القبر انزل من علی القبر لا تؤذی صاحب القبر ولا یوذیک او قبر والے قبر سے اتر آ نہ تو صاحب قبر کو ایذا دے نہ وہ تجھے ایذا دے۔

امام ابوعمر ابن عبدالبر کتاب الاستذکار و التمہید میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مامن احد یمر بقبر اخیہ المؤمن کان یعرفہ فی الدنیا فَیُسَلِّمُ عَلَیْہِ اِلَّا عَرَفَہٗ وَرَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ۔ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی قبر پر گذرتا اور سلام کرتا ہے اگر وہ اسے دنیا میں پہچانتا تھا اب بھی پہچانتا اور سلام کا جواب دیتا ہے

امام عقیلی ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے راوی قال قال ابو ذرین یا رسول اللہ، ان طریقی علی الموتیٰ فهل من کلام اتکلم بہ اذا امررت علیهم قال قل السلام علیکم یا اهل القبور من المسلمین والمومنین انتم لنا سلف ونحن لکم تبع وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون قال

ابو رزین یا رسول اللہ یسمعون قال یسمعون ولکن لایستطیعون ان یجیبوا یعنی ابو رزین نے عرض کی یا رسول اللہ میرا راستہ قبرستان کے پاس سے ہے کوئی ایسا کلام ہے کہ جب ان کے پاس سے گذروں کہا کروں؟ فرمایا یوں کہا کرو اے اہل اسلام وایمان قبرستان والو تم ہمارے آگے ہو اور ہم تمہارے بعد اور ہم ان شاء اللہ تعالیٰ تم سے ملنے والے ہیں ابو رزین نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا مُردے سنتے ہیں؟ فرمایا سنتے ہیں صرف جواب نہیں دے سکتے۔

خاتم المحدثین جلال الدین سیوطیؒ اس کے تحت لکھتے ہیں ای جوابا یسمعہ الحماد الا فھم یردون حیث لا یسمع یعنی حدیث میں یہ مراد ہے کہ مُردے ایسا جواب نہیں دیتے جو زندے سُن لیں ورنہ وہ ایسا جواب تو دیتے ہیں جو اکثر ہمارے سننے میں نہیں آتا۔

امام طبرانی معجم اوسط میں عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے راوی حضور مخبر صادق باخبار غیوب وشہادت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کی قبور پر ٹھہرے اور فرمایا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا رَدُّوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت تک جو ان پر سلام کرے گا یہ جواب دیں گے صحیح مستدرک میں حاکم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے اسکے صحیح ہونے کا اقرار فرمایا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ہاشم بن محمد عمری سے روایت کی مجھے میرے باپ مدینہ طیبہ سے شہدائے احد کی قبور کی زیارت کو لے گئے جمعہ کا دن تھا صبح ہو چکی تھی آفتاب نہ

نکلا تھا میں اپنے والد کے پیچھے تھا جب شہدا کی قبروں کے پاس پہنچے انہوں نے باآوازہ بلند کہا سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار۔ جواب آیا وعلیکم السلام یا ابا عبد اللہ اور تم پر بھی سلام اے عبد اللہ کے باپ والد صاحب نے مری طرف پھر کر دیکھا اور فرمایا اے بچے تو نے جواب دیا میں نے کہا نہیں انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے دہنے کو کر لیا اور سلام وکلام مذکور پھر کیا دوبارہ ویسے ہی جواب ملا سہ بارہ کیا پھر وہی جواب ملا مرے والد اللہ کے حضور سجدۂ شکر میں گر پڑے۔

امام ابو الشیخ عبید بن مرزوق رض سے راوی کہ ایک بی بی مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں انکا انتقال ہو گیا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی نے اس کی اطلاع نہ کی حضور اس کی قبر کے پاس سے گذرے دریافت فرمایا یہ قبر کیسی ہے لوگوں نے عرض کیا ام محجن کی ہے فرمایا وہی جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں عرض کیا بے شک حضور اسی کی ہے حضور نے صف باندھکر نماز جنازہ پڑھائی پھر اُن بی بی ام محجن کی طرف خطاب کر کے فرمایا تو نے کونسا عمل افضل پایا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا وہ سنتی ہیں؟ فرمایا! مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْهَا کچھ تم اس سے زیادہ نہیں سنتے پھر حضور نے فرمایا کہ اس نے جواب دیا ہے کہ مسجد میں جو جھاڑو دیتی تھی۔

طبرانی معجم کبیر وکتاب الدعا میں اور ابن مندہ اور امام ضیائی مقدسی کتاب الاحکام اور ابراہیم حربی کتاب اتباع الاموات اور ابوبکر غلام الخلال کتاب الشافی اور ابن زبیرہ وصایا العلما عند الموت وابن شاہین کتاب ذکر الموت

Marfat.com

اور دیگر علما و محدثین اپنی تصانیف حدیثیہ میں حضرت ابو امامہ باہلی رضؓ سے راوی کہ رسول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:۔

اذا مات احد من اخوانکم فسویتم التراب علیہ فلیقم احدکم علی راس قبرہ ثم لیقل یا فلان بن فلانۃ فانہ یسمعہ ولا یجیب ثم یقول یا فلان بنت فلانۃ فانہ یستوی قاعدًا ثم یقول یا فلان بن فلانۃ فانہ یقول ارشدنا رحمک اللہ ولکن لا تشعرون فلیقل اذکر ما خرجت علیہ من الدنیا شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدًا عبدہٗ ورسولہٗ وانک رضیت باللہ ربًا وبالاسلام دینًا وبمحمدٍ نبیا والقرآن اماما فان منکرًا و نکیرًا یاخذ کل واحد منہما بید صاحبہ ویقول انطلق بنا ما نقعد عند من القن حجتہ' جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مرے اور اس کی قبر پر مٹی برابر کر چکو تم سے کوئی اس کے سرہانے کھڑا ہو اور فلاں بن فلانہ کہکر پکارے! بے شک وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا دوبارہ پھر یونہی ندا کرے وہ سیدھا ہو بیٹھیگا سہ بارہ پھر اسی طرح آواز دے کر پکارے اب وہ جواب دے گا کہ ہمیں راہنمائی کر اللہ تجھ پر رحم کرے مگر تمہیں اس کے جواب کی خبر نہیں ہوتی ۔ اس وقت (وہ تلقین کرنے والا) کہے (اے صاحب خبر) یاد کر وہ بات جس پر دنیا سے تو نے کوچ کیا تھا یعنی گواہی اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اور یہ کہ

Marfat.com

تو نے پسند کیا اللہ تعالیٰ کو پروردگار اور اسلام کو دین اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نبی اور قرآن کو پیشوا منکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر باہم کہینگے چلو اس کے پاس اب کیا بیٹھنا جسے لوگ اس کی حجت تلقین کر چکے امام ابن الصلاح وغیرہ محدثین اس حدیث کی نسبت فرماتے ہیں اعتضد بشواھد وبعمل اھل الشام قدیما دو وجہ سے تقویت پہنچتی ہے ایک تو احادیث اس کی مؤید ہیں دوسرے زمانہ سلف سے علمائے شام کا اس پر عمل رہا یعنی تلقی بالقبول من العلماء اس کو حاصل ہے (اوردہ العلامۃ ابن امیر الحاج فی الحلیہ) امام نقاد الحدیث ضیائی مقدسی و امام حافظ الشان احمد بن حجر عسقلانی نے اس کی تقویت فرمائی امام شمس الدین سخاوی رحمہ اللہ نے اس کی تقریر فرمائی اور اس باب میں خاص ایک رسالہ تالیف فرمایا۔ امام احمد رضی اللہ عنہ نے علمائے شام سے اس پر عمل نقل فرمایا امام ابو بکر بن العربی رحمہ اللہ نے اہل مدینہ اور دیگر علما اہل قرطبہ وغیرہا سے اس پر عمل نقل کیا اہل علم و تحقیق کے نزدیک یہ عمل زمانہ صحابہ و تابعین سے ہے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ صحابی نے خود اپنے لئے تلقین کی وصیت فرمائی (کما اخرجہ ابن مندہ من وجہ آخر کما ذکرہ الامام السیوطی فی شرح الصدور) بلکہ طبرانی نے بھی اسے نقل کیا چنانچہ اس کے الفاظ علامہ محمود بدر عینی نے بنایہ شرح ہدایہ میں نقل فرمائے امام ابن حجر رحمہ اللہ مکی نے شرح مشکوٰۃ میں فرمایا شواہد کی تائید سے وہ ہے کہ یرتقی بھا الی درجۃ الحسن بوجہ تائید شواہد درجہ حسن تک پہنچتی ہے نہایت عزت مآب خطبائے دیوبندیت وعالیجناب فضلائے وہابیت و قابل قدر زعمائے غیر مقلدیت بفحوائے سبحنک الشیخ غیبی و نعیم

بمقتضائے ظلمات بعضہا فوق بعض کس شب تاریک کی خواب گراں میں کیسی بصیرت گنوا گیا فرما گئے کہ کسی مردہ کو حیات علم ادراک اصلاً نہیں خود اپنے اکابر سے ہی پوچھا ہوتا تو سنا ہوتا کہ یہ مذہب خالص معتزلہ کا ہے جس کا بقیہ نصیب وہابیہ ہے۔ آخر اگر طبیعت بے ٹھکانا ہو جانے کا باعث نہ ہو تو اس عقیدت و مذہب کی تحقیق کو ۲۸ ممتحنہ کی آخری آیت ہمارے اور آپ کے ملاحظہ میں لیے ہے شاید کچھ سمجھ میں آجائے۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ

اے ایمان والو ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ کا غضب ہے وہ آخرت سے آس توڑ بیٹھے ہیں جیسے کافر آس توڑ بیٹھے قبر والوں سے۔

آخر محدث ہزاروی نے حاضرین سے نہایت نرمی سے دریافت کیا کہ حضرت خطیب فاضل دیوبند نے بسکوت و رضائے رفقاء و شفقائے گروہ خود جو دعویٰ ۲۸ میں بلا استثناء انبیاء و اولیاء موتیٰ سے کس بے باک اطلاق و عموم کے ساتھ حیات و علم و ادراک کا انکار کر دیا جو کتاب و سنت و مذہب اہل سنت احناف کے سراسر خلاف ہے یہ فیصلہ خود خطیب صاحب یا ان کے رفقاء یا حاضرین پہ ہے کہ سنی حنفی ہونے کے دعویٰ کے ساتھ یہ دعویٰ ۲۸ کر کے وہ سنیت حنفیت کو سمجھے بھی یا نہ۔ مجمع سے آواز آئی بے شک **نہیں سمجھے**!

پھر محدث ہزاروی نے دعا فرمائی اللہ تعالےٰ ہمیں اور ہمارے سب ابنائے جنس کو صحیح سمجھ اور علم و عمل عطا فرمائے پھر ذکر حق سے فضا

Marfat.com

گونج اٹھی نعرۂ تکبیر "اللہ اکبر" نعرۂ رسالت "یارسول اللہ" نعرۂ حیدری "یا علی" نعرۂ غوثیہ "یا غوث الاعظم" محدث ہزاروی "زندہ باد" اسلام "زندہ باد" مسلک اہل سنت احناف "زندہ باد" سے دل و دماغ معطر و مست ہو گئے۔ تو عوام اہل اسلام نے

حضرت خطیب فاضل دیوبند کا دعویٰ ۲۹

بحضر زعیم سنیت و حنفیت فقیہ ملت محدث ہزاروی پیش کیا!

خطیب صاحب نے علما و مشائخ اہل سنت کو اپنے معتاد اخلاق و انداز سے نوازتے ہوئے یاد فرمایا کہ "یہ کراچی کے حاجی ہیں سمندر سے پانی بھر کر تسبیحیں اور رومال خرید کر حاجی بن کر آ گئے ہیں ایسے ایک حاجی سے سوال ہوا حجر اسود کے متعلق تو بولا وہ تو بڑا با اخلاق انسان ہے اس نے میری مہمانی کی یہ اس قسم کے حاجی ہوتے ہیں ان کے معتقدات و معمولات سے ہم علمائے دیوبند متفق نہیں نہ ان کو امام بناؤ نہ ان سے بیعت کرو" پھر دعویٰ فرمایا کہ:۔

"علمائے حق صرف علمائے دیوبند ہی ہیں ان کے سوا کسی کی بیعت جائز نہیں"

حضرت فاضل خطیب کا بسکوت و رضا دفقا و شفقا علماء دیوبند دعویٰ ۲۹ سماعت فرما کر اول ان کی کراچی کے حاجی کی تمثیل سے تواضع پر فرمایا کہ اگر ایسا کرنے پر ان حضرات کے دل کی جلن کم ہوتی ہے اور بھی ایسا ہی کہہ لیں بلکہ جتنی دیر ہمیں اس نوازش سے نوازیں گے اللہ رسول اور اولیاء اللہ کی شان میں حسب معتقدات و معمولات خود کچھ مزید نہ کہہ سکیں گے ہم خوش نصیب ہوں گے اگر ہماری ذاتیں، خدا مصطفےٰ اولیاء اللہ کی شان میں گستاخی و حملوں میں ڈھال بن جائیں

Marfat.com

ع بُلھے شاہ تینوں کافر آکھدے توں آہو آہو آکھ

پھر آپ نے دعویٰ پر توجہ فرما کر فرمایا کہ دعویٰ ۱۴، ۱۵، ۱۶ میں مبتلا تسے جی کا کچھ مداوا ہوا مگر قوتِ دافعہ نے آخر معدہ کا تخلیہ کئے بغیر نہ چھوڑا تو اس دعویٰ کی تشکیل ہوئی۔

اب اگر ہمیں یہ دریافت کرنے کی اجازت نہ ہو تو اپنے یا اپنوں کے نفس ناطقہ کو مجاز بنایا جاوے جو باآداب مخصوص دریافت کر سکے کہ علمائے حق صرف دیوبندی ہی ہیں تو ان کی تاریخ دو صد سال سے آگے تک اصلاً نہیں اس صورت میں ۱۲ سو برس کے ادوار اسلامیہ کے علماء و مشائخ اسلام سب کے سب از صحابہ تا فراغ علمائے دیوبند معاذ اللہ علمائے باطل ہوئے یا نہ؟ فرمائیے ہوئے! اور ضرور ہوئے! تو پھر فرما دیجئے کہ تمام علماء و مشائخ اسلام کی ناحق یہ عالمگیر تکفیر و تضلیل کسی مومن مسلمان کا کام ہے؟ جو جواب ذہن رسا میں آئے اسے محافظ خانۂ دل و دماغ میں جیسے مناسب ہو رکھیں۔ ساتھ ہی اپنے نفس یا ہم نفسوں کے اس مطالبہ کو بھی مسکت جواب دیجئے کہ اگر ایسا ہے تو خود علماء دیوبند کو علماء حق ہونے کی شان کس مخرج مخصوص سے دستیاب ہوئی جبکہ اس سے قبل دنیا میں کوئی اہل حق ہی نہ تھا اس کی نشاندہی بھی اگر طبیعت غیر حاضر نہ ہو جائے تو ضروری ہے نیز خود دیوبندیوں کے اساتذہ و مشائخ و آبا و اجداد بھی تو پورے شجرہ و سلسلہ میں خیر سے دیوبندیت سے محروم رہ کر اہل حق سے برطرف ہوئے یا نہ؟ اور دوسرے اہل اسلام کا تو کہنا ہی کیا!

اور وہ جو آخری نوازش کر گئے کہ علماء دیوبند کے سوا کسی کی بیعت جائز نہیں

Marfat.com

ماشاء اللہ کیا خوب فرمایا زندہ باد مگر لگتے ہاتھوں اتنا تو اور بھی فرماتے جائیں کہ خود علمائے دیوبند اور ان کے استاذوں اور پیروں کی بیعت دیوبند کے وجہ سے بھی پہلے ہوئی وہ بھی حضرت کے اسی تیر کی نذر ہو گئی یا نہ؟

محبت کو سمجھنا ہے تو ناصح خود محبت کر ۔ کنارے سے کبھی اندازۂ طوفاں نہیں ہوتا

اور اگر کوئی گھر کا بھیدی بفحوائے کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ پوچھ بیٹھے کہ ساری دنیا کو علمائے دیوبند کی حقانیت وشیخیت کا خریدار بنانا ہی متفقہ طور پر حضرت کی صوابدید میں آچکا ہے تو شرق وغرب شمال وجنوب تک دنیائے اسلام میں ان کی رسائی وایصال کی صورت میں مزعوم جناب ہو تو عقلاً ونقلاً باطل ہے اور اگر باوجود عدم امکان بنا بر ع زیں سبب دل را تسلی میدہم۔ فرمایا گیا ہے فرمایا کیجئے مگر ایسے بے بنیاد خطاب وبیان سے عوام اہل اسلام کو مستثنائے محض رکھ کر اپنے خواص ہی کو اس نوازش خاصہ سے نوازنا قرین قیاس ہے

اور اگر خیال شریف وذہن لطیف میں تمام اہل اسلام کو علماء دیوبند کے حلقۂ ارادت میں پھانسنا اس لئے طے پایا ہے کہ وہ اس قابل ہیں کہ دنیائے اسلام ان کے سوا کسی سے بیعت نہ ہو تو آخر اس خیر خواہی کا شکریہ بجا طور پر حاضر خدمت سہی مگر اتنا واضح کر دینا اگر بحکم کتاب وسنت واجماع وقیاس ناروا نہ ہو تو، اس قابلیت خاصۂ علماء دیوبند سے روشناس کرا دینا بھی کسی طرح خلاف مصلحت نہ ہوگا اور اس دریافت کا ہمیں حق اس لئے بھی پہنچتا ہے کہ آپ نے اس دعوے میں جہاں علمائے دیوبند کی اس شانِ خاصہ کا جامع مانع بیان فرمایا اس کے ساتھ یہ نہیں فرمایا کہ "ہر کہ تنگ سے آرد کافر گردد"

Marfat.com

بالفرض اگر آپ اس رازِ سربستہ کے اظہار میں تجاہلِ عارفانہ یا صوم صموت یا معمولِ سکوت کا فریضہ بجا لانا ہی مناسب جانیں تو کم از کم اس مشکل کے حل کو ان نفوسِ مقدسہ کی تحریرات و تصنیفات کے مطالعہ کی اجازت ہی سے نوازیں شاید قسمت میں ہو تو جوئندہ یابندہ ہو جائے چنانچہ مطالعہ پر وہ شانِ خاصہ ایک حد تک ہم نے خود علمائے دیوبند کی تصانیف و تحریرات سے معلوم کر لی اور جو کوئی اور چاہے وہ بھی کر سکتا ہے۔ عیاں راچہ بیاں :-

ذاتِ باری تعالےٰ کے متعلق اُن کی عقیدت کا خلاصہ

(١) وہ جھوٹ چوری، زنا۔ ظلم۔ جہل وغیرہ عیوب نقائص پر قادر ہے جو بندہ کی قدرت میں ہیں سب اللہ پر قدرت رکھتا ہے — جہد المقل وغیرہ

(٢) ہم نہیں مانتے کہ اللہ کا جھوٹ بولنا محال ہے —— یکروزی

(٣) امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا —— براہین قاطعہ

(٤) چنانچہ عقل مند لوگ ایسے بادشاہ کو بے غیرت کہتے ہیں — تقویۃ الایمان

(٥) اللہ کو پہلے سے کوئی علم نہیں کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہو گا —— بلغۃ الحیران

انبیاء کرام کے متعلق اُن کی عقیدت کا خلاصہ

(١) جھوٹ کئی طرح کا ہوتا ہے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں ہر قسم جھوٹ سے نبی کا معصوم ہونا ضروری نہیں۔ — تصفیۃ العقائد؟

(٢) ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے —— حفظ الایمان

Marfat.com

فتوائے میلاد شریف وغیرہ

(۳) (میلاد میں سلام قیام کے حق) پہلی صورت میں بدعت منکر دوسری صورت میں حرام وفسق تیسری صورت میں کفر شرک چوتھی صورت میں اتباعِ ہوا وکبیرہ گناہ ہے۔ کسی وجہ سے مشروع وجائز نہیں!

تقویۃ الایمان

(۴) ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے

(۵) اس بات میں انبیا اولیا میں اور جن وشیطان میں اور بھوت وپری میں کچھ فرق نہیں۔

(۶) سب انبیاؑ اور اولیاؑ اس کے روبرو ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں

(۷) جس کا نام محمدؐ یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں

غرض ان کمالات خاصہ پر تو نہ اللہ پر ایمان رہتا ہے نہ اس کے کسی رسول پر یہ وہ خاص شان علمائے دیوبند ہے جس کی بنا پر ہمارے کرم فرما خطیب صاحب نے رفقا فرماتے ہیں کہ علمائے حق صرف علمائے دیوبند ہیں اس کے سوا کسی سے بیعت جائز نہیں ہے

آگ دی میلاد نے جب آشیانے کو مرے | جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

محدثِ ہزاروی نے بڑے حوصلہ سے حاضرین کو پوچھا کیا جن بزرگواروں کے دفتر عمل میں اللہ رسول اور اولیاء اللہ پر یوں ہاتھ صاف کئے ہوئے ہوں اور بے توبہ وہ اپنی اس دلیری پر رخصت ہوئے انہی کو ہمارے خطیب صاحب

Marfat.com

فاضل دیوبند علمائے حق کہکر انہی سے بیعت کا حکم دیکر فتویٰ بھی صادر کرتے ہیں کہ ان کے سوا کسی سے بیعت جائز نہیں آخر اپنے علم وخطاب کی بنیاد واصل کو حضرت نے خود بھی کچھ سمجھے یا نہ؟ عوام کی صدا آئی نہیں سمجھے!

۳۰ حضرت خطیب کا دعویٰ

"میں خطیب جامع مسجد ہوں اور انشاء اللہ چار سو روپیہ ماہوار خالص حلال اصل مذہب کے مطابق لیتا ہوں کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہیں نہ پھیلاتا ہوں کوئی ثابت کرے"

اس دعویٰ کے جواب میں محدث ہزاروی نے فرمایا کہ کسی کو کیا پڑی کہ اتنی جرأت کرے کہ آپ سے دریافت کرے کہ طاعات وعبادات جو طت اسلامیہ کے ساتھ مختص ہیں ان پہ اجرت لینے کی اجازت فرمان خدا وفرمان مصطفیٰ وفرمانِ امام ابوحنیفہؒ سے بلا ہیرپھیر اودھر اُدھر ہونے کے ثابت کرنے کی سکت ہے فرمائیے؟

پ۱ بقرۃ وامنوا بما انزلت مصدقا لما معکم ولا تکونوا اول کافر بہ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا وَّ اِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ ○ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ اور ایمان لاؤ اس پر جو میں نے اتارا اس کی تصدیق کرتا ہوا جو تمہارے ساتھ ہے اور سب سے پہلے اس کے منکر نہ بنو اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑے دام نہ لو اور مجھی سے ڈرو اور حق سے باطل کو نہ ملاؤ اور دیدہ دانستہ حق نہ چھپاؤ۔

Marfat.com

پ بقرہ اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ کیا لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنی جانوں کو بھولتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے کیا تمہیں عقل نہیں کے پیش نظر یہ طاعات عبادات پر **اُجرت** لینا جائز ہے؟

فرمایئے کیا یہ ملت اسلامیہ کی خاص مختص طاعات پر عمر بھر نسلاً بعد نسلٍ حلال جان کر اجرت لینا کھانا اور اسی حال پر مرنا اور اسکے ناروا ہونے کو عوام سے چھپانا اور حلال حرام کو ملا کر امتیاز کو چھپانا حکم خداوندی کے اطلاق و عموم اور مفاد و مدعا کے کھلم کھلا خلاف و ناروا نہیں؟

مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر ج۲ ص۳۸۴ ولقوله عليه الصلوة والسلام اقرؤا القرآن اى علموا ولا تاكلوا به شفاء العليل للشامی ص۱۵۳ مطبوع مصر عبادہ بن صامت رض سے مروی ہے علمت ناسا من اهل الصفة القرآن فاهدى الى رجل منهم قوسا فقلت ليست بمالٍ وارمى بها فى سبيل الله فسئلت النبى صلے الله عليه واله وسلم عن ذالك فقال ان اردت ان يطوقك الله طوقا من النار فاقبلها ۔ (رواہ ابوداؤد وابن ماجه والحاكم فى المستدرك وقال صحيح الاسناد)

وعن ابى بن كعب رض علمت رجل القرآن فاهدى الى قوسا فذكرت ذالك للنبى صلى الله عليه وسلم فقال ان اخذتها اخذت قوسا من نار) قال فرددتها (ابن ماجه) عن ابى هريرة رض قلت يا رسول الله ماتقول فى المعلمين قال (اجرهم حرام) رسالہ

Marfat.com

شامی [۱۵۵]۔

میزان کبریٰ للامام الشعرانی ۲/۱۰۳ مطبوعہ مصر:۔ ومن ذالک قول ابی حنیفۃؒ واحمد انہ لا یصح الاستیجار علی القرب الشرعیۃ کالحج وتعلیم القرآن والامامۃ والاذان (الخ) اور مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر مطبوعہ مصر ۳/۳۸۴ میں ہے ولا یجوز اخذ الاجرۃ عند المتقدمین علی الطاعات وفی شرح الوافی والمذھب عندنا ان کل طاعۃ یختص بھا المسلم فالاستیجار علیھا باطل کالاذان والحج والامامۃ والتذکیر والتدریس والغزو وتعلیم القرآن والفقہ (الخ) وقد نص الامام ابوجعفر الطحاویؒ شیخ الاحناف لشرح معانی الآثار ۲/۲ مطبوعہ دھلی فان قال قائل فھل روی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شیئ یدل علی ما ذکرت فی المنع من الاستیجار علی تعلیم القرآن، قیل لہ نعم قد روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ذالک انہ قال لا تاکلوا بالقرآن پھر آگے عبادہ بن الصامتؓ وغیرہ کی روایت نقل کر کے تصریح فرمائی فقد ثبت بما ذکرنا کراھیۃ الاستیجار علی الاذان فالاستجعال علی تعلیم القرآن کذالک: ایضاً لان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قد امر بالتبلیغ، عن اللہ ولو آیۃ من کتاب اللہ واوجب اللہ علی نبیہ التبلیغ عنہ فقال یایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس وقد قال

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فی مثل ذالک ایضاً (الی ان قال)
عن عبد اللہ بن عمرو بن عاص انہ قال قد قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہٖ وسلم بلغوا عنی ولو اٰیۃ من کتاب اللہ وحدثوا عن بنی
اسرائیل ولا حرج فی ذالک ومن کذب علی متعمداً فلیتبوأ
مقعدہٗ من النار فاوجب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
فی ھذا الحدیث علی امتہ التبلیغ عنہ الخ الی ان قال
فالاستجعال علی ذالک استجعال علی الفرض ومن استجعل
جعلا علی عمل یعملہ فیھا افترض اللہ عملہ علیہ فذالک علیہ
حرام (الی ان قال) وھذا کلہ قول ابی حنیفۃ وابی یوسف و
محمد رحمۃ اللہ علیہم وقد نص فی فتاوی قاضیخان ۳/۲۳۴ مطبوعہ
نولکشور وان استاجر رجلا لتعلیم القراٰن لا تصح الاجارۃ
عند المتقدمین ولا اجر لہ الخ رسائل شامی ص۱۵۹ قال السرخسی رح
وتبعہ قاضیخان واجمعوا علی ان الاستیجار علی تعلیم الفقہ باطل

عزت مآب خطباء دیوبندیت وفضلائے وہابیت سے مؤدبانہ التماس ہے
کہ اپنی جس امامت پر ماہوار اجرت کا فخریہ اعلان فرمایا گیا قرآن حدیث اور
فقہ حنفی میں تو وہ کوئی قابل فخر و مباہات پیشہ نہ نکلا بلکہ کتاب اللہ میں اسکی اجرت
و بدلہ لینے پر نہی لَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا وارد ہوئی سنت رسول کریم میں، لا
تأکلوا بالقراٰن اور لا تأکلوا بہ اس کا بدلہ لے کر نہ کھاؤ اسکے قبول
کو طوقاً من نارٍ اور قوساً من نارٍ سے تعبیر فرمایا گیا ہے آگ کا ہار، نار دوزخ

کی کمان کہاں گئی۔ فقہ حنفی میں خواہ مخواہ طاعات کی اجرت مقرر کر کے لینے کو کوئی شرف و فضل و مجد نہیں ٹھہرایا گیا بلکہ جن الفاظ سے تعبیر کیا گیا پوری توجہ سے قابل ملاحظہ ہیں فَذٰلِكَ عَلَيْهِ حَرَامٌ یہ تو لینے والے پر حرام ہے لَا تَصِحُّ الْاِجَارَةُ یہ اجارہ داری تو کچھ ٹھیک نہیں غلط ہے علم دین پر اجارہ کوئی قابل قدر کردار نہیں بلکہ متقدمین ائمہ و فقہا کے اتفاق و اجماع سے باطل مردود ہے ناجائز اور ناپسندیدہ امر ہے آخر اپنے صاحب کمالات و کرامات علامہ تھانوی کے امداد الفتاوی کی امداد خاص لیجیے ص۹۹ مطبوعہ رحیمیہ دیوبند میں مصرح ہے "اصل مذہب یہ ہے کہ کسی طاعت مقصودہ پر اجرت لینا جائز نہیں" اور فتاوی مخترعہ پر اخذ اجرت کی بوقلمونی پر خامہ فرسائی یا لب کشائی لکھوائے عیاں را چہ بیاں خلاف ادب ہو سکتی ہے کہ ع

در طریقت ہر چہ پیش سالک آید خیر اوست

باقی فائدہ اباحت محظورات بالضرورت متعلق و مخصوص باہل دین و ایمان مخفی نہیں اور اہل علم و عرفان کا فرمان ہے ؎

معرفت با جبہ و دستار نیست — آں عزیزاں دانشے دیگر است

فاضل خطیب صاحب کا دعوی (۱۳)

جو میرے ساتھ مناظرہ یا گفتگو کرنا چاہے تو بے تکلف آجاوے۔ مجھ کو کچھ پرواہ نہیں ہے!

خطیب صاحب کے اس فاضلانہ دعوی کی سماعت پر محدث ہزاروی نے بڑی بردباری سے فرمایا کہ کس کی مجال ہے کہ ایسے خطبا

Marfat.com

عصر و فضلاء دہر سے مناظرہ یا گفتگو کر سکے جنکو اپنی بیگانی کی کچھ پرواہ نہیں اگر حافظہ و طبیعت ساتھ دے تو ۱۹۴۸ء میں حویلیاں اپنے مخصوص صاحب کمالات و کرامات کی تصنیفات پر تبادلہ خیالات ہو کر عبارات کفریہ پر بادلِ ناخواستہ دستخط مؤدبانہ تکفیر پر ہوئے تھے صدہا عینی شہداء سے ابھی بحمد اللہ بہت باقی ہیں اور ڈاکٹر سید سکندر شاہ صاحب کو اللہ تعالیٰ آپکے سمیت عمرِ دراز نصیب کرے جو اس سلسلہ میں آخر حضرت والا کے پرانے واقف، کاروں اور مخلص شناساؤں سے بقید حیات ہیں اور ان کی یادگار خاص لاجواب کتاب "دعوتِ عمل" اس باب میں تمسک محکم کا حکم و مقام رکھتی ہے اور مستبعد از قیاس نہیں کہ حضرت والا کے مطالعہ ملاحظہ کے شرف سے بے نصیب رہی ہو۔ اور ۱۹۶۸ء بروز سوموار علی الصبح بمعیت اپنے مخصوص یارِ غار عزت مآب خطیب حویلیاں بازار ایک درویش نابکار سے اچانک ملاقات اور حمایت زعماء باکمالات و کرامات بالاکوٹی میں لب کشائی اور مُلّا کہنے پر شکوہ فرمائی پھر اپنی صراطِ مستقیم کی وہ ایمان سوز عبارت "عبادت میں بدی کے وسوسہ کے بہانہ سے اہلیہ کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور بہترین اولیاء و انبیاء کے تصور خیال کو بیل گدھے کے تصور میں مستغرق ہو جانے سے بدتر و شرک" لکھنے کہنے والے کے حق دریافت پر جناب والا کا فرمان عقیدت نشان "وہ ماں کا فلانا ..... کافر ہے" پھر معروض ہوا کہ کسی نے تو مُلّا ہی کہا اب آپ نے تو ماں کا ...... فلانا کافر ہے فرما دیا ہمراہی کو یاد دہانی کرا دی گئی کہ یہ ارشاد بالفاظہ ملفوظاتِ حضرت الشاں میں اندراج کو لابدی

Marfat.com

ہے۔ اس کے چند روز بعد عدالت ڈی سی گے باہر بھی بعینہٖ لاتعداد مجمع کے

سامنے یہی واقعہ ہوا آپنے اقرار فرمایا کہ اگر صراط مستقیم شریف میں ایسا ہو

تو ہم اس کفری کتاب کے مصنف کو اگرچہ کسے باشد کافر مرتد کہیں گے کتاب

میرے پاس ہے جب دعاگو آپ کو مع صدہا لوگوں کے دکھانے درِ دولت پر

لے چلا تو آپ نے کچہریوں میں پہنچ کر عجز نما کمال دکھایا کہ "ہم سادات کے غلام

ہیں ہیں نے اس میں دیکھا نہیں شاید ہو گا" تب خلاصی ہوئی اب بھی وہ آپ کے

گھر کی زینت و برکت کتاب درِ دولت میں موجب ترقیٔ دین و ایمان ہے

ما بخیر و شما بسلامت۔

حضرت بابرکت خطیب فخرِ دیوبندیت کا دعویٰ ۳۲۱

○ میں پاکستان کے کسی عالم سے اس سے پہلے نہیں ہارا

محدث ہزاروی نے اس کے جواب میں فرمایا ہارنے کا سوال ہی پیدا نہیں

ہوتا والحالۂ ھٰذہٖ البتہ فاضل مدعی نے عبارت دعویٰ میں ناحق تواضع کرکے

کسر نفسی سے کام لیا ورنہ یہ بھی ساتھ ہوتا پھر کہ شک آرد کافر گردد اس پہ مجمع نے

متفقہ آواز سے پکار کر کہا کہ محمد یوسف صاحب مانسہروی کے ۵ دعوے

اور شفیق الرحمٰن صاحب گھیالوی کے ۸ عبداللطیف صاحب کے ۳ اور

خطیب صاحب کے ۳۲ کل ۴۸ دعوے نہایت عمدہ طریق و دلائل کے

ساتھ سماعت ہو کر رد ہو گئے۔

آخر امام اہل سنت محافظ ناموس سنیت و حنفیت شیخ ہر چہار سلسلہ

Marfat.com

طریقت محدث ہزاروی نے یہ فرما کر پورے مجمع کو رُلا دیا کہ حاضرین برادران اسلام و عزیزان ملت سے پوشیدہ نہ رہے کہ یہ تو مسائل تھے جنکا بیان کرنا اور جواب دینا تحفظ دین و ملت کے تحت ہم پر لازم تھا ورنہ ہمارے دین نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ ہم ناحق کسی مسلمان مومن بھائی کی دلآزاری تو کیا کسی کافر ذمی بلکہ کسی حیوان کو بھی ناحق ایذا دینا روا نہیں رکھتے اگرچہ فقیر نے مسائل وہابیہ کے بیان میں حتی المقدور دل آزار پہلو سے ہر ممکن طور پر بچتے ہوئے جوابات دیئے ہیں تاہم اگر کوئی لفظ بلکہ حرف اور لہجہ بھی بلا قصد کسی صاحب کی دلآزاری کا موجب ہو گیا ہو وہ فقیر کی دلی معذرت قبول فرما کر نفس مضمون اور مسائل کو سمجھنے کی کوشش فرمائیں اور حق سمجھ آجائے تو اختیار کر کے ہمیں بھی اس دعا سے یاد فرمائیں کہ اے سارے جہاں کے واحد لاشریک خدا دلوں کے پلٹ جانے سے تیری پناہ کہ پھر علم و فہم ساتھ نہیں دیتے اپنی اور اپنے آخری پیارے رسول کی تعظیم و محبت اور اتباع پر ہمیں زندہ رکھ اور اٹھا۔ آمین

اس پر مجمع سے کئی آدمیوں نے حضرت سیدنا و مرشدنا محدث ہزاروی کے پاس پہنچکر توبہ کی اور اقرار کیا کہ آپ نے ہمیں ان دینی مسائل کے سمجھانے میں بڑی بصیرت اور نرمی سے کام لے کر سارے شکوک و شبہات دور فرما دیئے اور اب ہم دوسرے فرقوں کی بنیادی غفلت سے بخوبی آگاہ ہو گئے ہیں بلا شک و شبہ اگر علماء اسلام یہی روش تبلیغ دین میں اختیار کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ لاتعداد لوگ راہ راست سے بھٹکے ہوئے بھی لوٹ آئیں ہمیں یقین ہے کہ آپ کی اس ہر دلعزیز روش نے کتنوں کے رُخ راہِ راست کی طرف کر دیئے ہوں گے آخر

Marfat.com

ہم یہ استدعا کرتے ہیں کہ چند ایسے لوگوں کا ذکر دبیان بھی آخر میں ضرور آنا چاہیئے تاکہ وُہ بھی موجب عبرت و نصیحت ہو گا تب بندہ ناچیز کمترین نیاز سرکار محبوب آبادی سید منصور علی شاہ قادری محمودی مرتب وجامع مضمون کتاب ہٰذا و صوفی محمد مسکین خانصاحب قادری محمودی نے مل کر ان لاتعداد ہدایت، یافتہ نیک بخت لوگوں سے سردست تین حضرات کا ذکر درج کتاب کرنے کی سعی کی جو ہنوز بقید حیات موجود ہیں جنہوں نے خدا و مصطفےٰ کے ادب و عشق کے خلاف مسلک و تحریرات و تصنیفات والے لوگوں سے اثر لیکر زندگی کا ایک اچھا خاصا حصہ گذار دیا تھا وہ جب اعلیحضرت امام اہلسنت محافظ سنیّت وحنفیت شیخ طریقت ابو مسعود خواجہ سیّد محمود شاہ صاحب محدّث ہزاروی کی صحبت و تبلیغ سے برکت حاصل کی اور وہ خلاف ادب و عشق کتب و رسائل بچشم خود دیکھ کر اور پڑھ سمجھ کر مذہب اسلام مسلک اہلسنت احناف پر مستحکم ہو گئے اور ان غلط مذاہب کے عقائد و اعمال کو ادب و عشق حق کے صریح خلاف پاکر ترک کر دیا

حضرت مولانا قاضی محمد فضل کریم صاحب علوی

جو بڑے عالم فاضل اور قریب سو سال عمر میں الحمد للہ زندہ راولپنڈی شہر میں ہیں آپ نے علامہ تھانوی وغیرہ دیوبندی مسلک کے اکابر سے نادانستہ عقیدت رکھی اور ان کی ادب و عشق حق کے سراسر خلاف عبادات و عقائد و معمولات سے ۲۳ سال تک متنبہ نہ ہو سکے حضرت سیدنا و مرشدنا محدّث ہزاروی جب اعلیحضرت قطب دوراں امام اہل سنت ابو النعیم خواجہ سیّد عبد القاضی شاہ صاحب رح

Marfat.com

حنفی قادری محدث ہزاروی کے ہمراہ رامپور راجوری تشریف فرما ہوئے تو دوران گفتگو بہت سے شکوک و شبہات رفع فرمائے اور خصوصًا توبہ استغفار کر کے "تمہید ایمان" اور "اطیب البیان" کتابیں پڑھنے کو دیکر فرمایا انصاف کے ساتھ خالی الذہن ہو کر پڑھیں مگر اول اللہ تعالٰے سے بکمال خشوع و خضوع توبہ استغفار کر کے کلمہ طیبہ پڑھکر یہ دعا کریں اے مرے مالک اگر جن لوگوں سے مجھے ۲۳ سالہ علاقہ ہے تیرے نزدیک درست دین ایمان والے ہیں تو مجھ پہ ان کی سچائی ظاہر فرما اور اگر تیرے نزدیک ان کے عقیدے اور طریقے حق و ہدایت سے خلاف ہیں تو مجھے ضد و تعصب سے بالاتر رہ کر حق کو سمجھ کر اختیار کر لینے کی اور باطل کو سمجھ کر ترک کر دینے کی توفیق دے اور اس میں مرے نفس و شیطان کی دخل اندازی سے مجھے آپ ہی بچا یہ دعا خوب رو رو کر کریں اور پھر پورے خالی ذہن کے ساتھ ان کتابوں کا پورا مطالعہ کریں اور مسلسل دعا کرتے رہیں چنانچہ انہوں نے ایک ہفتہ کے اندر ہی کوہاٹ سیدنا و مرشدنا کو اطلاع دی کہ آپ کو مبارک ہو میں نے اسی طرح دعا کر کے دونوں کتابوں کا مطالعہ کیا اور بغیر کسی ضد و تعصب کے اللہ تعالٰے نے مجھ پر حق روشن فرما دیا ان لوگوں کی تصنیفات اور عبارات کو ہر لحاظ سے خوب سیاق سباق کے ساتھ ملا کر پڑھا اور خدا و رسول کی کلام کے سامنے پرکھا تو دوپہر کے سورج کی طرح مجھ پر کھل گیا کہ بے شک اللہ و اللہ کے رسول اور بندگانِ دین کا ادب اور عشق ان حضرات کے ہاتھ سے نکل گیا اور انہوں نے خدا و مصطفٰے اور اولیاء اللہ کی شان میں اس قدر دلیرانہ کلام کیا ہے کہ جس میں دین ایمان کا ذرہ بھر حصہ بھی ہو گا وہ اس شدید

Marfat.com

بے ادبی گستاخی کو معلوم کر لینے میں ذرہ برابر تردد نہ کرے گا میں ۲۳ سال زبانی سمجھی کی عقیدت ومحبت وعلاقہ سے رو کر بدل تائب ہو گیا ہوں اور ان لوگوں کے حق میرا وہی عقیدہ وایمان ہے جو عرب وعجم کے اہل حق وہدایت علماء کرام نے لکھا ہے اللہ تعالیٰ مری اس غفلت اور نادانی کو معاف فرمائیں میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے دین ایمان تباہ کر دینے والی غفلت سے بروقت آگاہ فرما کر باطل کو ترک کرنے حق کو قبول کرنے کا زریں موقع مہیا فرما دیا۔ تلف کردہ ایام زندگی پر مجھے بے حد ندامت ہے دعا کریں ان دین ایمان سوز عبارات ومضامین کی ناحق حمیت میں بے جا تاویلات وہیر پھیر کرتا رہا اللہ تعالیٰ اس کا کفارہ ادا کرنے کی توفیق دے آمین۔

پاسبانِ سُنیت وحنفیت فقیہ ملت ابو مسعود خواجہ سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی کا تبلیغ مذہب سُنی حنفی میں

بے مثال تاریخی کارنامہ

۲۳ ہزار مریدوں سمیت فیض الحسن صاحب کا دیوبندیت سے تائب ہونیکا دلچسپ بیان

برادرانِ اسلام! راقم الحروف براد اشاعت اس حقیقت کے اظہار میں مسرت

Marfat.com

محسوس کرتا ہے کہ اگرچہ میں پشتینی طور پر حنفی ہوں مگر اپنے وطن آزاد کشمیر ناد
سے دین کا علم حاصل کرنے کی نیت سے جب نکلا تو لاہور پہنچا قسمت کا
اتفاق جناب احمد علی صاحب دیوبندی لاہوری دروازہ شیرانوالہ لاہور
سے سابقہ پڑا میں ناواقف تھا اور ان لوگوں نے عوام کو اپنے سنی حنفی
ہونے کا یقین دلانے میں ایک سوچی سمجھی کارآمد صورت منظم طور پر
اختیار کر رکھی ہے لہٰذا میں انہیں سنی حنفی خیال کر کے تاگرد بن گیا
مدت ساتھ رہا سند پائی آخر مرید کر کے خلیفہ بنا کر اپنے مخصوص طریقے
کی تبلیغ پر مقرر کیا - کیونکہ میرے خاندانی بزرگوں کی نسبت و برکت سے
ملک میں کافی تعداد میں لوگ مجھ سے عقیدت و محبت رکھتے تھے چنانچہ
خاندانی حسن عقیدت کے علاوہ میں ناواقفی سے ان کے زیر اثر اعتقادی
دنیا کی تخریب سے نہ بچ سکا ان کے عقائد و مسائل کی تبلیغ میں بڑا حصہ لیا
آزاد کشمیر میں میرے عقیدتمندوں کی تعداد ۸ ہزار سے بھی زائد ہوگی
اور پاکستان کے دوسرے حصوں میں ۱۵ ہزار سے کم نہیں - اللہ کا بڑا احسان
میری آگاہی اور رہ پراہی کا موجب یہ ہوا کہ کچھ ناعاقبت اندیش لوگوں
کی اصلیت کا پردہ ان کی بے جا شورش سے ایسا چاک ہوا کہ اسلام
اور اہل اسلام سے ان کی سیاسی و ملی بیگانگی عوام پر کھل گئی جس سے
نوٹ ووٹ کے مفاد کی دنیا خطرے میں پڑ گئی جس کے پیش نظر حال ہی میں
خاص خاص حضرات ہزارہ میں خاص کا نفرنس کے ضمن تبلیغی تشریف لائے تو جناب
احمد علی لاہوری دیوبندی کے فرزند بھی آئے ہزارہ کے مختلف مضافات

Marfat.com

میں شادی وغیرہ کی بعض تباہ کن رسوم اور غفلت بے نمازی سے بچانے کو میں نے کئی ماہ تک کامیاب کوشش کی مگر وعظ تبلیغ میں حسب معمول رہا بیہ سنیوں کو درود وسلام وقیام نعرۂ رسالت وغیرہ سے روکنے پر زور نہ دیا ان کو یہ معلوم ہوا تو مجھے موضع موہری سے ایبٹ آباد خاص طور پر بلا کر شدت سے منع کیا گیا کہ جس تبلیغ کے لئے تمکو مقرر کیا ہے وہ یہ نہیں کہ تم درود وسلام وقیام اور ندائے یا رسول اللہ یا غوث وغیرہ کو جائز رکھو! یہ تو ہمارے سب بزرگوں کے نزدیک شرک وکفر ہے تم بھی اس کو شرک وکفر جان کر چھوڑ دو ورنہ ہماری خلافت سے دستبردار ہو جاؤ۔ میں نے کہا یہ عقیدہ تو تمام اہل اسلام کے معمول واعتقاد کے خلاف ہے۔ کیا یہ جناب احمد علی لاہوری صاحب اور دیگر تمہارے بڑوں کا بھی یہی عقیدہ ہے انہوں نے صاف اقرار کیا کہ ہمارا اور ہمارے سب بڑوں کا یہی عقیدہ ہے جیسا کہ ہماری کتابوں سے ظاہر ہے تب میں نے کہا اگر ایسا ہے تو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہے جسے میں کفر سمجھتا ہوں جب آپکے بڑے چھوٹوں کا یہ حال ہے تو پھر شاگردی اور خلافت کا سوال ہی کیا؟ ایسی شاگردی اور خلافت سے خدا کی پناہ اس پر خطیب ایبٹ آبادی دیوبندی دہلی نے حسب عادت بدکلامی شروع کر دی جس پر کافی لے دے ہوئی حتی کہ انتظامیہ نے مداخلت کر کے شر وفساد کو مٹایا غرض ان لوگوں کے دعوی سنیت وحنفیت اور ان کے عقائد کو سمجھنے سے میں قاصر اور حیران ہی رہ گیا ع

ناطقہ سر بگریباں ہے کہ اسے کیا کہئے

اب مجھے یہ فکر بھی دامنگیر ہوئی کہ یہ حضرات کون ہیں اور ان کی اقتدا میں ہمارا انجام کیا ہوگا - اللہ کے فضل سے ان کے اس دعوئی اور اعتقاد کے اختلاف سے میرے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی کہ ان کا دعوے اور عقیدہ ایک نہیں ساتھ ہی مجھے اس کا ازحد افسوس بھی ہوا کہ سالہا سال ان لوگوں کی نمائش و دعوئی پر ان کا ساتھ ناحق دیا اور اب جا کر پتہ چلا - ع

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تھا

جب قرآن اور حدیث پر ان کے عقائد و اعمال کو پرکھا جائے تو صاف کھل جاتا ہے کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور ہوتے ہیں - پھر مجھے اپنی حالت پر رونا آیا کہ افسوس بے تحقیق کن لوگوں کے ساتھ رہ کر دین و ایمان اور عمر کو ضائع کیا اگرچہ خاندانی بزرگوں کی دعا و برکت سے کئی خلاف شرع رسوم کو روکنے میں کئی گاؤں میں میرا تبلیغ کا سلسلہ خوب کامیاب رہا چنانچہ روزنامہ "تعمیر" میں نشر ہو چکا ہے مگر ایسے خطرناک طریقے کے پھیلانے والے رسالے بھی لاکھوں کی تعداد میں دور دراز تک پھیلاتا رہا نہ معلوم کتنے ہی بندگانِ خدا کے دین و ایمان کی تباہی کا موجب ہوا ہوگا - غرض مجھ پر ایک پریشانی کا عالم ہو گیا آخر ان کے دعوئی اور مسلک کے اختلاف کو صحیح طور پر معلوم کرنے کی ضرورت میرے دل و دماغ پر چھا گئی کہ غور سے دیکھا جائے تو یہ لوگ اسلام اور مسلمانوں کے سیاسی و ملی خیر خواہ یقیناً نہیں آخر یہ کیا ہیں کسی بے تعصب

Marfat.com

محقق عالم اور بزرگ سے اس امر کا راز دریافت کرنا چاہیئے چنانچہ ایک مدت سے صالح اور معتمد نیک لوگوں سے دور و نزدیک یہ پتہ چلتا رہا کہ خانقاہ محبوب آباد حویلیاں ہزارہ میں ایک صحیح النسب بزرگ حسینی سید سنی حنفی المذہب محقق عالم کتاب و سنت اور ہر چہار سلاسل طریقت کے مجاز و بے لوث و بے تعصب مبلغ اسلام ہیں اور سینکڑوں کتابوں کے مصنف بھی ہیں بلکہ اور بیرون ملک لا تعداد لوگ ان کے عقیدت مند ہیں اور اکثر سننے میں آتا رہا کہ رافضی خارجی مرزائی - وہابی وغیرہ بدمذہب ان کی صحبت وارشاد سے ہدایت یافتہ اور نیک بن گئے دوسری طرف خوارج وغیرہ ناحق ان کے خلاف زہر اگلتے رہتے ہیں جس کی انہوں نے کبھی پرواہ نہیں کی دل میں یہی آیا کہ ان کی خدمت میں جاکر ان لوگوں کے دعوئی اور دین کی اصلیت و حقیقت کا پتہ لگانا چاہیئے اگرچہ عام اور خاص اہل اسلام ان لوگوں کو وہابی خارجی وغیرہ ہی کہتے ہیں تاہم کسی محقق سے تحقیق ضروری ہے۔

چنانچہ ۲۶ جولائی ۱۹۶۲ء جمعہ کے روز میں اپنے کافی مریدوں کے ہمراہ خانقاہ محبوب آباد شریف کی جامع مسجد حنفیہ میں ایسے مبارک وقت پہنچا جبکہ علامہ الحاج ابو مسعود سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی سجادہ نشین دربار محبوب آباد شریف دامت برکاتہم العالیہ اپنے قدیمی معمول و مشہور دستور کے مطابق نہایت پر امن اور پیارے انداز میں کتاب و سنت اور آثار کی روشنی میں نہایت خیر خواہانہ طور

خطاب فرما رہے تھے اصلاحِ اعتقاد اور دعوتِ عمل کے ضمن میں ادب و عشق کی ضرورت اتحاد و تنظیم کی اہمیت سامعین کے دل و دماغ میں بٹھاکر بغیر کسی کا نام لئے بعض مدعیانِ اسلام کی خدا اور رسول و بزرگانِ دین کی شان میں مشہور و معروف گستاخیوں سے متنبہ فرماکر دین و ایمان کی حفاظت کی زبردست تلقین فرمائی جس سے میرا یہ عقدہ خود بخود حل ہوگیا اور میں اتنا متأثر ہوا کہ بغیر کسی شرم جھجک کے مجمع عام میں کھڑے ہوکر اظہارِ حق کرنا ضروری محسوس ہوا چنانچہ خود بخود میں نے کھڑے ہوکر یہ اعلان کیا کہ آج تک میں جن لوگوں کے ساتھ رہا (یعنی جناب احمد علی صاحب دیوبندی لاہوری) ناواقفی سے شاگرد مرید رہ کر تضیع اوقات کرتا رہا خدا کا شکر ہے اور میری سعادت ہے کہ ان لوگوں نے اب تو اپنی حقیقت سے روشناس ہونے کا موقع دیا اور ان کے عقیدے خود ان کی کتابوں سے نکال کر اللہ اور رسول کی کلام پر پرکھے تو وہ اللہ و رسول اور بزرگانِ دین کے ادب و عشق اور طریقے کے خلاف ثابت ہوئے۔ لہٰذا میں ان کے عقیدے اور نسبت سے بدل تائب ہوں کہ وہ دین اسلام کے خلاف ہے اور آج سے میں معہ اپنے ۲۳ ہزار مریدوں کے دیوبندی دہابی مذہب سے تائب ہو کر اعلیحضرت امام اہلسنت ابو مسعود پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی حنفی قادری نقشبندی جماعتی چشتی سہروردی عم فیضہ قطب الارشاد والتصنیف کا ہمیشہ کے لئے مرید ہوتا ہوں جس پر تمام مجمع نے نعرۂ تکبیر

Marfat.com

نعرۂ رسالت بلند کئے اور التماس کیا کہ حضور میری بیعت قبول فرمائیں آپ نے ہمیں داخل سلسلہ فرما کر بہر حال مکمل اتباع سنت و طریق حنفیت اور اخلاق و سیرت کی مکمل اصلاح کی تلقین فرمائی جس کا میں اپنے متعدد مقامات کے معتقدوں میں اعلان کر چکا ہوں اور کرتا رہوں گا پھر بعض خانگی ضرورتوں کے تحت مجھے واپس اپنے وطن کرناہ جانا پڑا اس لئے چلا گیا اور اب تک وہیں رہا اب جو حضرت سیدنا و مرشدنا محدث ہزاروی مدظلہ کے فرزندِ ارجمند کی فاتحہ چہلم کی اطلاع پر حاضر ہوا تو تو مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۶۳ء بروز جمعۃ المبارک میں نے پھر مجمع عام میں طریق دیوبندیت وہابیت سے اپنے ۲۳ ہزار معتقدوں سمیت بازگشت اور حضور کی بیعت اور مذہب سنی حنفی پر ہمیشہ استقامت کا اعلان کیا۔
حضور نے مکمل میثاق طریقت واتباع شرع و پیمانِ سلسلہ لے کر طریقہ قادریہ محمودیہ میں داخلہ کا شرف بخشا جس پر تمام مجمع میں مسرت کی لہر دوڑ گئی سب نے نعرے لگائے اور مبارک باد دی اس سے قبل بھی ملک کے اخبارات و رسائل میں اس کی اجمالی اطلاع میری منشا سے دی گئی اور اب یہ بغرض اشاعت روانہ ہے مہربانی فرما کر یہ مفصل روئداد من وعن اپنے مؤقر جریدہ میں شائع فرما کر حق و باطل کے امتیاز کو واضح فرمائیں عین نوازش ہوگی۔
میں ہوں وہ صاحبزادہ فیض الحسن جو چودہ (۱۴) برس تک ان لوگوں میں رہا اور اب اللہ نے نجات دی وَالحمد للہ علیٰ ذالک۔ (بشکریہ نوری کرن

بریلی - انوار الصوفیہ علی پور شریف و مقیاس لاہور)

محافظِ ناموسِ ملت نگہبانِ سُنیت و حنفیت سیدنا و مرشدنا ابو مسعود خواجہ سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی کا تبلیغ دین و ایمان کا تیسرا مثالی زندہ جاوید کارنامہ

پاکستان ریڈیو و ٹیلیویژن کے قاری خوشی محمد صاحب کا دیوبندیت سے تائب ہو کر مذہب سُنی حنفی میں آنا اور محدث ہزاروی کے

دستِ حق پرست پر بیعت کا

بصیرت افروز بیان و اعلان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

برادران ملت میں اپنے اس اعلان کو بغرض اشاعت بھیجنے میں پر خلوص مسرت محسوس کرتا ہوں نہ ناموری و شہرت کے لئے بلکہ محض اس لئے کہ شاید کسی اور پریشان متلاشی حق کو بھی سراسیمگی سے منزل مقصود کیطرف ایک جھلک کا کام دے اور کوئی حق کا پیارا دھڑکتے دل بہتی آنکھوں سے اسے پڑھکر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا سکے۔

حضرات سارے جہان کے اکیلے خالق و مالک خدائے مصطفٰے کا شکر ہے

نہ ہیں کسی دماغی کمزوری میں مبتلا ہوں اور نہ کسی خاص مالی افتاد کا شکار ہوں اللہ
کے فضل و کرم سے نیک و بد کی پہچان کو دل دماغ بھی ہے کسی بے جا اثر کے تحت
اس اعلان کی نوبت نہ آئی - دینِ حق اسلام سے الحمد للہ شیفتگی اور ہر باطل و
برائی سے قلبی نفرت ہے ہر سنجیدہ انسان کے نزدیک جس طرح بے جا تفرقہ و انتشار
نہایت مذموم ہے اسی طرح تلاشِ حق میں کسی ایسے گروہ کا ساتھ دینا کہ
واقعاتی طور پر بعض خوبیوں کے ساتھ اسکے بنیادی عقائد اور جماعتی کارنامے
قطعاً دین ایمان اور جادۂ حق و ہدایت سے بنیادی تصادم کے حامل
بھی ہوں - سارے جہاں کے خالق مالک کی توحید و تنزیہ اور انبیائے
برحق کے آخری تاجدار اقلیم شفاعت کے شہریار محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم کی شانِ خاتمیت و مصطفائی پر یقین محکم اعتقاد راسخ جازم غیر متزلزل
کی دولت خداداد رکھنے والا انسان اپنے سامنے یہ منصوبہ ضرور رکھتا ہے
کہ میں اپنے خدائے واحد لاشریک اور اس کے آخری محبوب نبی محمد رسول
اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حکم و ہدایت کے مطابق ایسی زندگی بسر کر کے
اس عالم فانی سے ملک جاودانی کو رخصت ہونے کا طالب ہو کر خالق و مالک
کے حضور ناکام ہو کر مجھے شرمندہ اور رسوا نہ ہونا پڑے بلکہ کامیاب ہو کر خوشنودی
کا انعام و عزت نصیب ہو اپنی قطعی ہدایت اور نجات کیلئے اس منصوبہ کے
تحت اسے کسی فرد یا گروہ یا مفاد و رشتہ علاقہ و طاقت کے خیال سے
بالاتر رہ کر یہ فیصلہ کر لینا قطعاً ناگزیر ہوتا ہے کہ مجھے وہی راستہ ٹھیک
سمجھ کر اختیار کرنا ہے جو میری قطعی ہدایت اور نجات اور کامیابی کا ہے اور

Marfat.com

کسی رشتہ یا گروہ و طاقت مفاد کے خیال کئے بغیر اس طریق درویش سے صحیح سوچ سمجھ کر بچنا بھی ضروری ہے جس پر رہنے سے مرے دین ایمان ہدایت، و نجات کے منصوبہ کو ناکام ہو جانے کا خطرہ لاحق ہو بندہ مومن کی ضروریات میں یہ بنیادی اور اولیں ضرورت ہے جس سے کسی سنجیدہ انسان کو انکار کی مجال و گنجائش نہیں۔

میں چک ۱۶ تحصیل اوکاڑہ ضلع ساہیوال مغربی پاکستان کا باشندہ ہوں میٹرک تک سکول کی تعلیم بھی رکھتا ہوں اور کراچی نیوی میں ملازمت کے دوران مدرسہ دار القرآن قاسمیہ میں تجوید و قرائت کی تعلیم شیخ سید محمد علی شرف الدین یمنی سے حاصل کی اور درس حدیث و قرآن کریم مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی و آصف صاحب قاسمی سے لیتا رہا علم قرائت کی مشق کے بعد ہی میری قرائت کا شہرہ ہوا۔ اتفاق کی بات کہ مجھے دیوبندی اور مودودی جماعت ہی سے سابقہ رہا ہے کیونکہ اکثر آدمی کو کسی شے کی محبت اندھا بہرا بنا کر چھوڑتی ہے میں نے انہی اپنے کرمفرماؤں کے دائرہ میں صالح نیک لوگوں کی تلاش کا سلسلہ بھی جاری کر دیا آخر اس ماحول کے زیر اثر میں جناب احمد علی صاحب دیوبندی لاہوری کے سلسلہ میں انکے فرزند عبید اللہ انور صاحب سے اس لئے بیعت ہو گیا کہ مجھے اللہ رسول اور بزرگان دین کی محبت اور اتباع نصیب ہو اور میں انہی حضرات کو سنی حنفی تصور کرتا رہا اور خیر سے انہوں نے اپنی متفقہ تنظیم کے تحت عوام کو یہ یقین دلانے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی کہ وہی اہل اسلام اور سنی حنفی ہیں اور دوسرے لوگ تو بدعتی و مشرک گمراہ ہیں

Marfat.com

سالہا سال تک دیوبندی مودودی ماحول میں رہا۔ بلا وجہ کسی کو برا کہنا اخلاق میں کوئی جواز نہیں رکھتا۔ مگر یہ میرا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ باوجود دین ایمان کے دعوے اور معمولات رکھنے کے ان کے برعکس میں اللہ رسول اور اولیاء اللہ کی محبت و ادب دوسرے ہی لوگوں میں پاتا رہا جن کو وہ بدعتی مشرک وغیرہ کہتے ہیں۔

اگرچہ ان کے پروپیگنڈہ سے متاثر ہوکر میں بھی ویسا کہتا رہا جیسا وہ کہتے کہ یہ لوگ بدعت و شرک و کفر میں مبتلا ہیں وغیرہ لیکن ذاتی مشاہدہ سے میں سمجھ گیا کہ جن لوگوں میں میں نے زندگی کا ایک قیمتی حصہ بسر کیا یعنی دیوبندی مودودی جماعت کے لوگ اگرچہ بظاہر کئی ایک خوبیاں عملی تنظیمی ضرور ان میں نظر آتی ہیں مگر قریب رہ کر بلکہ ان کے اندر رہ کر صاف معلوم ہوا کہ خدا رسول اولیاء اللہ کی تعظیم اور محبت کی حقیقت کا مجھے ان میں اصلاً پتہ نہ لگا یہی سبب ہے کہ ان میں جو لوگ دینی قسم کے اعمال بجالاتے بھی ہیں تو ان اعمال کی جان اور روح ان میں نہیں پائی جاتی چنانچہ جب موقع ہاتھ لگے تو ایسے دلیرانہ کام بھی بے دھڑک کر جاتے ہیں جو اللہ رسول کی ادنیٰ محبت و تعظیم والا شخص کرتے ہوئے سہم جائے چونکہ میری قرائت اللہ کے فضل سے ملک کے ہر طبقہ میں مقبول تھی مجھے اس طرح اپنے دیوبندی مودودی کرمفرماؤں کے بھی ہر طبقہ میں بار بار بتکرار پہنچکر ان کا پورا مطالعہ کرنا نصیب ہوا اور آخر یہ سوال میرے دل و دماغ میں بار بار آنے لگا کہ ہرچند کہ میں علمی روحانی نسبتیں بھی حاصل کرلیں مگر شب و روز

Marfat.com

اس علمی روحانی ادارے کے چکر میں رہ کر بھی میرے دل و دماغ کو سکون و اطمینان یا یقین محکم حاصل نہیں آخر اس کا سبب کیا ہے ؟

اور پھر جب کبھی ان لوگوں سے بعض کو دیکھتا جنہیں ان حضرات نے انبیاء و اولیا محبوبانِ خدا کی عقیدت و ادب کی بنا پر بدعتی مشرک گمراہ کہکر تہم کر رکھا ہے کہ انکو باوجود غریب مفلس ہونے کے اطمینان و سرور قلب کی دولت سے مالا مال پاتا دل دماغ میں یہ سوال اور بھی محکم ہو جاتا اور کبھی یہ خیال آکر مجھے پریشان کر دیتا کہ علمیت بزرگی کا سارا محکمہ اپنے ان حضرات علماء دیوبندیت و مودودیت نے سمیٹ رکھا ہے مگر اللہ کے وہ پیارے ولی جنکی عظمت وجاہت صدیوں سے اپنا سکہ دلوں پر بٹھائے ہوئے ہیں اور انکی مزارات مقدسہ پر حاضر ہو کر تو ایک غیر مسلم بھی انکی شان خداداد کا اقرار کرنا پڑتا ہے ۔ ویسا کوئی باخدا انمیں آخر کیوں نہیں ؟ اور ان باخدا لوگوں کی مزارات اور خانقاہوں میں جانے سے انہوں نے اپنے زیر اثر لوگوں کو بدعت شرک کفر ہو جانے کے ہیبت ناک الفاظ سے تھام رکھا ہے ۔

غرض ایک عجیب تذبذب کے عالم میں تھا کہ ایک کاروباری مگر پاکیزہ حال بزرگ محمد مسکین خان صاحب ہزاروی سے اچانک لاہور میں ملاقات ہو گئی کھرل منزل میں ان کا عزیز ڈاکٹر محمد لطیف ڈینٹل سپیشلسٹ قیام پذیر تھا خانصاحب موصوف اپنے عزیز کے پاس آئے تو میں نے ان کے شب و روز کو دیکھ کر نہایت تعجب کیا کہ اس عام کاروبار کو نے

والے کو رات اُٹھکر مناجات میں زار و قطار رونا اور ذکر و طاعتِ حق میں شب بسر کرنا آخر کہاں سے نصیب ہوا میں نے دیکھا کہ اس بندۂ خدا کو اس قدر اطمینان و استغنا کی دولت حاصل ہے کہ اس پر رشک آتا ہے میں نے نہایت ادب سے ان کے قریب ہو کر حالات کا جائزہ لینا شروع کیا تو انہوں نے اپنی سرگذشت ایک درد بھرے لہجے میں سنائی کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے اور میرے پیر و مرشد امام اہل سنت محدث ہزاروی کی نگاہ عنایت نے میری قسمت اور زندگی کو بدل دیا ورنہ میں ایسا ویسا شخص تھا پھر انہوں نے ابو مسعود خواجہ سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی زیب سجادہ حنفیت و قادریت محبوب آباد حویلیاں ہزارہ کا نورانی کلام سنایا اور مناجات شریف جس سے دل میں یہی آیا کہ ان بزرگوں سے ضرور ملنا چاہیئے کچھ دن ہی گذرے کہ حضرت خواجہ ابو مسعود محبوب آبادی مدظلہ' اچانک تبلیغی سلسلہ میں لاہور وارد ہوئے جہاں لاتعداد آپ کے عقیدت مند ہیں مگر ایک دن محمد مسکین خان صاحب حضور کو اپنی قیامگاہ پر لے آئے مختصر سی ملاقات ہوئی. اور میں اپنی ریڈیو اور ٹیلویژن کی قرائت کی ڈیوٹی پر اور ملازمت کے سلسلہ میں چلا جاتا بچے وقت حضرت کی صحبت میں بیٹھتا خانصاحب یا حضور نے کبھی دیوبندیت مودودیت کے متعلق اشارۃً بھی متنفر کرنے کو کچھ نہ فرمایا اپنے آپ مرے دل میں یہ امتیاز پیدا ہو گیا کہ جس اطمینان کے لئے میں مدتوں سرگرداں تھا اس کی جھلک تو یہاں لگتی ہے چنانچہ دن رات حضرت کے وعظ و تبلیغ کا سلسلہ شہر لاہور کے ہر سمت میں

Marfat.com

ہونے لگا اور جوق در جوق لوگ داخل سلسلہ ہونے لگے اور ذکر حق کی وہ چاشنی پائی جو زندگی بھر میں کبھی نصیب نہ ہوئی تھی کئی روز تک میں حضور کی معیت میں تبلیغی مجالس میں حاضری دیتا اور آپ کا کلام مبارک پڑھنے لگا مرے دل کی حالت میں ایک انقلاب رونما ہو گیا۔

اگرچہ میں پہلے بھی قرائت و تلاوت کا عادی تھا اور منظوم کلام بھی پڑھتا تھا مگر اب مجھے یہی محسوس ہونے لگا کہ گویا میں اب کسی نئی دنیا میں آ رہا ہوں ع :- انوار کی بارش محفل پہ ہر دل میں یاد الٰہی تھی
اب مجھے محسوس ہونے لگا کہ جس نے محمد مسکین خان صاحب کی دنیا بدل لی ہے وہ میری بھی قسمت میں اللہ کے حکم و فضل سے انقلاب پیدا کر دے تو کیا تعجب ہے میں نے بارہا دیوبندیت مودودیت کے متعلق سوال چھیڑا حضور نے روئے سخن بدلکر فرمایا ع

تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

غرض میں نے حضور کو اچھی طرح معلوم کیا کہ للٰہیت کے سوا کوئی مدعا و مقصد ہی نہیں۔ اس اثنا میں ایک عجیب بات یہ دیکھنے میں آئی کہ میں خوب سونے کا عادی ہوں مگر حضرت کی محفل میں رات کے دو تین بجے کا وقت ہو جانا تو کوئی خاص بات ہی نہیں سبحان اللہ وہ پیاری گھڑیاں کس پیار میں گذرتی جا رہی تھیں کہ ابھی دس بجے کا وقت محسوس ہوتا تھا کہ تہجد کی نماز کی تیاری ہوتی تھی مجھے اپنے اوپر تعجب آتا سا تھی بھی یہی کہتے کہ ہمیں بھی پتہ نہ لگا کہ سحر ہو گئی آپ کی محفل کو محفل تبلیغ و ذکر حق کہا جاتا ہے اور لاریب وہ ایسی

Marfat.com

یہی محفل ہوتی ہے۔

میں محافظ سنیت وحنفیت محدث ہزاروی کی محفلوں میں بلامبالغہ یہی محسوس کرتا رہا کہ گویا میں ایک نئی دنیا میں آگیا ہوں جو مسائل عمر بھر میں حل نہ ہوئے وہ چٹکیاں لیتے حل ہوتے دیر نہ لگتی اور دل دماغ یقین وسرور سے بھر جاتے لاہور جیسے شہر میں آپ کی تقریر پہ حاضرین پہ سناٹا کا عالم رہتا آخر تک لوگ ہمہ تن گوش سنتے رہتے ختم تقریر لیبے کپڑوں کے ساتھ ہجوم کو بیعت طریقت میں لیا جاتا

مؤرخہ ۸ ۲۸ پنجشنبہ کو آپ اہل لاہور کے چھ ماہ کی مسلسل دعوتوں پہ حسنین آباد وارد ہوئے۔ ۹ ۲۸ جمعہ آپ نے صدر بازار جامع مسجد میاں جان محمد مرحوم میں پڑھایا ایک مثالی اجتماع کو خطاب فرمایا جس میں آپ نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر بیان فرمائی اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی نام نہاد کتاب "اسلام" میں جو خلاف اسلام وایمان مضمون ہے اس کا بیان فرما کر کتاب کی تلفی اور مصنف کی برطرفی وعبرتناک سزا کا مطالبہ فرمایا۔

۹ ۲۸ سوموار ۱۱ ۲۸ حسنین آباد ۱۲ ر آر اے بازار ۱۳ ر ۱۱ الف لاہور چھاؤنی ۱۴ ر والٹن ۱۵ ر رات کے دس بجے داتا دربار بعد نماز عشاء تمام بنیادی عقائد ومسائل دینیہ پر ایسا جامع مانع خطاب فرمایا کہ تین گھنٹے تک مسلسل آپ کا عرفانی بیان جاری رہا پھر حلقہ ذکر ہوا اور لاتعداد لوگ داخل سلسلہ ہوئے۔ بندہ بھی اسی محفل میں برضا ورغبت خود داخل سلسلہ ہوا ۱۶ ر جمعہ گلبرگ کی نئی زیر تعمیر مسجد میں پڑھایا عصر تک تقریر وخطاب کا سلسلہ

Marfat.com

دہاں لاتعداد لوگ داخل سلسلہ ہوئے ۱۷ ار اپریل کو ستائیسویں رات حضرت کا خطاب ہوا ۱۸ ار مزنگ جامع مسجد قصاب پورہ میں ۲۰ محمد یارک گلبرگ کی جامع مسجد میں آپ کی تقریریں ہوئیں الحمدللہ میں حاضر رہا اور اب تو عقیدت و محبت کی دنیا میں ہمارا ابھی گذر ہوا اس اثنا میں آپ نے ایسے بنیادی دینی ایمانی مسائل پر خطاب فرمایا کہ قلب و ذہن سے شکوک و شبہات یکسر دور ہوتے چلے گئے لیکن کبھی علمائے دیوبندیت و مودودیت کو برا بھلا کہنے کی کبھی نوبت تک نہ آئی آپ کی بیعت کا مسنون طریقہ ہی ایسا عجیب ہے کہ ہر باطل سے آدمی اس میثاق میں ہی پاک ہو جاتا ہے پھر آپ خانقاہ محبوب آباد واپس تشریف لے گئے اور اہالیان لاہور کے دلوں میں اپنی بے مثال مقدس محفل کی یاد ہمیشہ کے لئے چھوڑ گئے ۔

پھر مورخہ ۲۸ ۸ ۶۸ تا یکم ستمبر بندہ رخصت لے کر خانقاہ حاضر ہوا جہاں آپ کا ایک مثالی کتب خانہ دیکھا اور دارالعلوم جس میں قریب تیس طلبہ دینی تعلیم پا رہے ہیں اور چار دن کی حاضری میں نیازمند نے خود ، گذارش کی حضور ہم علمائے دیوبند اور مودودی جماعت اور دیگر اہل اسلام میں جو فرق ہے وہ معلوم کرنا چاہتے ہیں تاکہ بغیر ضد و تعصب کے ہمیں معلوم ہو جائے کہ یہ لوگ کون ہیں ہمارے اصرار پر آپ نے ایک ہی درس دیا جس سے اصل دین ایمان اور ان لوگوں کی حقیقت واضح ہو گئی اول آپ نے فرمایا کہ عزیزو ناحق کسی کو بھلا برا کہنا بے فائدہ بات ہے آؤ آج ہم اپنے دین ایمان کی حفاظت کیلئے دین ایمان اور کفر و ضلال کی درمیانی

Marfat.com

حدِ فاصل معلوم کریں تاکہ ہم یہ فیصلہ خود اس کی روشنی میں کر سکیں کہ کون شخص دین ایمان کی حد کے اندر ہے اور کون باہر ہو گیا حکم واصطلاح شرع شریف میں کافر اسی کو کہتے ہیں جو دین ایمان کی حد سے باہر ہو جائے۔

قرآن کریم سامنے رکھ کر آپ نے اول پارہ کے ۱۲/۱ بقرہ ۱۳ ویں رکوع کی پہلی آیت پڑھی جس کا ترجمہ ہے اے ایمان والو رَاعِنَا کہنا چھوڑ دو اُنْظُرْنَا کہو اور بغور سنا کرو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے شان نزول بتاکر سمجھایا کہ حضور کے فرمان کو سمجھنے سننے میں فرق رہ جاتا تو صحابہ رَاعِنَا کہتے ہماری رعایت ہو یہودی منافقوں نے یہ کلمہ اپنی ایک لغت کے دوسرے مراد رکھ کر بے ادبی کے لئے بولنا شروع کیا حالانکہ بلیسیوں معنے باادب بھی ہیں مگر ایک معنی بے ادبی کا پائے جانے سے اہل ایمان صحابہ کو آئندہ بولنا منع ہو گیا اور جو نافرمانی کر کے بولیں ان کے لئے۔ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ کا تازیانہ تکفیر و عذاب رکھا گیا۔

دوسری ۱۰/۱۴ توبہ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۚ اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہینگے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے آپ فرما دیں کہ اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر

سفر تبوک کے مجاہدین کے مجموعہ سے دو شخصوں نے باہم گفتگو میں حضور

Marfat.com

کے متعلق کہا کہ ان کا خیال ہے کہ ہم روم و شام پہ غالب آجائیں گے یہ صحیح نہیں تیسرا گو نہ بولا مگر ان کی باتوں پہ خاموش ہنستا تھا حضور نے ان کو بلا کر جواب طلبی فرمائی کہ تم میری شان میں گستاخی کیوں کرتے تھے تو بولے ہم یونہی راستہ کاٹنے کو دل لگی کرتے تھے اس پہ یہ آیت نازل ہوئی۔

ابن عباس۔ ابن ابی شیبہ۔ ابن جریر۔ ابن المنذر۔ ابن ابی حاتم۔ اور ابوالشیخ۔ امام مجاہد راوی ہیں کسی کی اونٹنی گم تھی اس کی تلاش تھی حضور نے فرمایا فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے جن کے دل میں ایمان جاگزیں نہ تھا ان میں سے ایک نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے کہتے ہیں فلاں کی اونٹنی فلاں جنگل میں ہے:۔ وَمَا یُدْرِیْہِ بِالْغَیْبِ ٥ محمد غیب کیا جانیں؟ اس پہ یہ ارشاد ربانی ہوا لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ عذر بہانے مت بناؤ تم ایمان کے بعد کافر ہو چکے۔

ابن جریر۔ طبرانی۔ ابوالشیخ۔ ابن مردویہ۔ ابن عباس سے راوی ہیں کہ حضور ایک درخت کے سائے میں تشریف فرما تھے فرمایا عنقریب ایک شخص آئے گا تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا وہ آئے تو اس سے بات نہ کرنا کچھ دیر ہوئی کہ ایک کرنجی آنکھوں والا سامنے سے گذرا حضور نے اسے بلا کر فرمایا تو اور تیرے ساتھی میری شان میں گستاخی کیوں کرتے ہو۔ وہ گیا ساتھیوں کو بلا لایا سب نے قسمیں کھائیں کہ ہم نے

Marfat.com

کوئی کلمہ بے ادبی کا حضور کی شان میں نہ کہا اس پہ یہ آیت نازل ہوئی ۱۶
تو بہ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا کَلِمَۃَ الْکُفْرِ وَکَفَرُوْا بَعْدَ
اِسْلَامِھِمْ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا اور بے شک ضرور
انہوں نے کلمہ کفر بولا اور بعد اسلام کے کافر ہو گئے۔

۲۶ پارہ سورۃ حجرات کی دوسری آیت کا واقعہ صحیح بخاری میں ہے بنی تمیم کا
قبیلہ اکر مشرف باسلام ہوا ان کی تنظیم کو ارشاد ہوا کسے مقرر کریں حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ نے قعقاع نامی کے لئے عرض کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ابن حابس کے
حق میں رائے دی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا فرمایا عمر رضی اللہ عنہ تم میرے خلاف ہی ارادہ
کرتے ہو انہوں نے جواباً صوابدید خود کا ذکر کیا مگر اس اثنا میں اُن کی آوازیں
جناب رسالت میں حاضری کے حال میں بلا قصد بلند ہو گئیں بارگاہ کبریائی سے
ادب کی تعلیم نازل ہوئی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ
فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْھَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ
لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ○ اے ایمان
والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بیان (نبی) کی آواز سے بلند نہ کرو
اور نہ ان کے حضور میں عامیانہ جہر سے کلام کرو کہ کہیں تمہارے سارے
عمل ہی نہ حبط ہو جائیں اور تمہیں خبر ہی نہ ہو اس پر ان اہل دین و ایمان
کے سرتاج حضرات نے قسمیں کھالیں کہ آئندہ سرکار مصطفوی میں کبھی
اونچی آواز سے کلام ہی نہ کریں گے پھر ان کی حالت یہ ہو گئی کہ تین تین بار
حضور ان سے دریافت فرماتے کہ تم کیا کہتے ہو اس پر اگلی آیت میں ان

Marfat.com

کی اس مبالغے کی تعظیم و توقیر مصطفےٰ پر مغفرت اور اجر عظیم کا اعلان فرمایا گیا

جب آپ نے یہ تینوں آیتیں پہلے پارے اور دسویں اور ۲۶ ویں

سے مع تفسیر کے بیان فرمائیں تو ہم حاضرین بخوبی سمجھ گئے تو ہم نے عرض

کیا کہ حضور ہم نہایت اچھی طرح سمجھ گئے رَاعِنَا کا لفظ بیسیوں معنوں

کے باوجود صرف ایک معنی بے ادبی کا بھی اس سے نکلتا تھا شان نبوی

میں بولنا جائز نہ رہا اور جو آئندہ نافرمانی کر کے بولیں ان کے حق فرمانِ

الٰہی ہوا وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اور کافروں کے لئے دردناک

عذاب ہے۔

حضور کے حق میں اتنا کہنا وَمَا یُدْرِیْہِ بِالْغَیْبِ انہیں غیب کا کیا پتہ

بولنے والوں کی صحابیت۔ اسلام۔ ایمان۔ علم۔ تقویٰ۔ نماز۔ روزہ۔

حج۔ زکوٰۃ۔ جہاد۔ تبلیغ۔ انکار پر قسمیں۔ عذر۔ بہانے۔ منت خوشامد

چاپلوسی۔ پشیمانی۔ ندامت کچھ کام نہ آیا اعلان ہوا وَلَقَدْ قَالُوْا

کَلِمَةَ الْکُفْرِ وَکَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ ۝

انہوں نے ضرور کلمہ کفر کہا اور مسلمان ہو کر کافر ہو گئے۔ لَا تَعْتَذِرُوْا

قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ بہانے نہ بناؤ تم

ایمان لا کر کافر ہو چکے۔

اور پارہ ۲۶ حجرات کی دوسری تیسری آیت کا مضمون یہ کہ دنیا جہاں کا کوئی بڑے

سے بڑا بزرگ بلا قصد بھی تعظیم و ادب مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء میں لہجہ کلام بھی ترک

ادب کا اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بلا توبہ اس کی یہ سزا ہوئی جو تارک اسلام کے لئے

ہوتی ہے یعنی خبط اعمال قرآن کریم کی ان تینوں آیتوں سے بے شک وشبہ صاف معلوم ہؤا کہ شانِ مصطفےٰ کا ادب و عشق اتباع ہی حد دین و ایمان ہے ادنیٰ درجہ گستاخی بے ادبی بغاوت بندہ کو اس حد فاصل سے باہر کرکے دائرہ کفر و شرک و ضلال میں پہنچا دیتی ہے۔

خالق و مالک واحد لاشریک کے کلام سے قطعاً ثابت ہؤا کہ لفظ رَاعِنَا۔ وَمَا يُدْرِيْهِ بِالْغَيْبِ عامیانہ لہجہ سے اس جناب میں بولنا وغیرہ ان کی بے ادبی و بغاوت و کفر ہے جس سے بندہ دین ایمان سے نکل کر کفر و ضلال میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا ماشاء اللہ خوب سمجھے۔

پھر ہم نے متفقہ طور پر التماس کیا کہ اب ہم ان لوگوں کو جہاں تک جانتے ہیں اس حد تک ہی پایا جاتا ہے کہ علم عمل کا دعویٰ اور دکھلاوا بہت ہے مگر ادب و عشق حق ان میں خوب غور سے دیکھا اور بے تعصب معلوم کیا اصلاً نہیں اور یہ وہ حقیقت ہے جس سے کوئی واقف حال انکار نہیں کر سکتا غرض حق کے ادب و عشق کے سوا توحید اور سیرت کی بہت کچھ کہتے ہیں ان کی خاص تبلیغی کتب تقویت الایمان۔ صراطِ مستقیم۔ حفظ الایمان۔ براہین قاطعہ بلغۃ الحیران۔ یکروزی۔ جہد المقل۔ فتاویٰ رشیدیہ۔ تجدید و احیائے دین۔ تصفیۃ العقائد وغیرہ کا بہت چرچا سنا جاتا ہے بعض ہم نے کچھ دیکھی پڑھی بھی ہیں قبل ازیں جب کبھی کسی نے ان لوگوں کی عبارات۔ و عقائد مخصوصہ کے حق کے متعلق سوال کیا آپ نے یہ فرما کر سلسلہ کلام کو ختم فرما دیا ؎

کار خود کن کار بیگانہ مکن　　　　در زمینِ دیگراں خانہ مکن

Marfat.com

وہ لوگ اور ان کے ہمنوا و حواری ان کتب کے پھیلانے میں دین ایمان کی تبلیغ اور راہِ خدا میں جہاد کا ثواب و اجر ملنے کا پروپیگنڈہ کرتے ہیں بلکہ مخیر مالدار لوگوں کی زکوٰۃ خیرات کی رقوم سے ان کتابوں کو چھپوا کر لاکھوں کی تعداد میں تقسیم کرنے کی مہم جاری کر رکھی ہے بلکہ یہ حقیقت ہے کہ ان کتابوں رسالوں کی نشر و اشاعت پر اس قدر کاربند ہیں کہ گویا قرآن حدیث ان کتابوں رسالوں کے سوا کسی اور چیز کا نام نہیں آخر اس کا راز کیا ہے ؟

امام اہل سنت محدّث ہزاروی دامت برکاتہم العالیہ نے ان کے دارالعلوم دیوبند کی مطبوعہ کتابیں ہمارے سامنے رکھدیں اور فرمایا خود دیکھکر پڑھو اپنے دین ایمان عقل اور انصاف سے معلوم کرو چنانچہ درج ذیل عبارات کتب و رسائل سے ان حضرات علمائے دیوبند ۔ و جماعت مودودی کی خدا و مصطفےٰ و اولیائے سے خلاصۂ عقیدت و ایمان معلوم کرنے کو قابل ملاحظہ ہیں۔

احکام الحاکمین خدائے پاک کے متعلق انکی حد اعتقاد و یقین

(۱) چنانچہ عقلمند لوگ ایسے بادشاہ کو بے غیرت کہتے ہیں (تقویۃ الایمان مطبوعہ دہلی خریدکردہ از کتب خانہ دیوبند)

(۲) غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجیے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے (تقویۃ الایمان دیوبندی)

(۳) اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی علم بھی نہیں کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا (تفسیر بلغۃ الحیران مصنفہ حسین علی واں بھچری شاگرد رشید

احمد گنگوہی و محررہ شاگردش غلام خان)

(۴) افعال قبیحہ چوری جھوٹ زنا۔ ظلم۔ جہالت۔ بدمعاشی کے کام جو بندہ کے مقدور ہیں خدا کی قدرت میں ہیں (کہ یہ کلیہ ہے ہر مقدور العبد مقدور اللہ ہے) جہد المقل وضیمہ اخبار نظام الملک از محمود الحسن صدر مدرس دیوبند)

(۵) قبائح (تمام بے حیائی برائی کی باتوں) کے صدور کو ممکن بالذات کہنا بجا اور مذہب (دیوبندی) اہل سنت کا ہے (جہد المقل ۴۱ از صدر مدرس دیوبند)

(۶) (ہر) فعل قبیح بالنظر الی قدرت الباری ممکن ہے (جہد المقل ۴۲ صدر مدرس دیوبند)

(۷) ہم نہیں مانتے کہ اللہ کا جھوٹ بولنا محال ہے (یکروزی مصنفہ اسماعیل دہلوی ۴۵)

(۸) پس مذہب جمیع محققین اسلام وصوفیائے کرام وعلمائے عظام (دیوبندیہ) کا اس مسئلہ میں یہ ہے کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے (فتویٰ رشیدیہ ج ۱)

محبوبانِ خدا انبیاء اولیاء کے حق انکی حدِ اعتقاد وایمان

(۱) (بزرگان اہل اسلام انبیاء اولیاء کے حق تو یہ نا کر بندی) بزرگوں کی شان میں زبان سنبھال کہ بولو جو عام بشر کی سی تعریف ہو سو ہی کرو بلکہ اسمیں بھی اختصار ہی کرو (تقویۃ الایمان)

(۲) جھوٹ کئی طرح کا ہوتا ہے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں ہر قسم جھوٹ سے نبی کا معصوم ہونا ضروری نہیں۔ (تصفیۃ العقائد۔ بانی دیوبند)

(۳) ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا نبی یا ولی وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔

Marfat.com

(تقویت الایمان مصنفہ اسمٰعیل دہلوی)

(۴) سب انبیاء و اولیا اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔
(تقویت الایمان از بزرگانِ دیوبندیہ)

(۵) حضورؐ کے علم غیب عطائی کے متعلق) ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے (حفظ الایمان تھانوی)

(۶) اس بات میں اولیاء اور انبیاء میں اور جن و شیطان بھوت پری میں کچھ فرق نہیں۔ (تقویۃ از اکابر علمائے دیوبند اسمٰعیل دہلوی)

(۷) عبادت میں بدی کے وسوسے سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور پیر و مرشد بزرگانِ دین حتیٰ کہ رسالت مآب خاتم انبیاءؐ کا تصور خیال اپنے بیل اور گدھے کے تصور میں ڈوب جانے سے کئی درجہ زیادہ برا اور شرک ہے
(صراطِ مستقیم مصنفہ اسمٰعیل دہلوی)

(۸) جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ (تقویۃ الایمان اسمٰعیل دہلوی) (فرمان حق إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ اور قدسی قرب لنوافل من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب کا رد اعتقاد و عمل ہے)۔

(۹) انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہوتے ہیں بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں (تحذیر الناس حسٹ بانی دیوبند) حالانکہ یہ سنی حنفی مذہب میں کفر و ارتداد ہے قال

(۱۰) (سلام قیام میلاد شریف کے حق) پہلی صورت میں بدعت و منکر دوسری صورت میں حرام و فسق۔ تیسری صورت میں کفر و شرک۔ چوتھی صورت میں اتباع ہوا و کبیرہ ہے پس کسی وجہ سے مشروع و جائز نہیں (فتویٰ میلاد علماء دیوبند)

Marfat.com

مگر اپنے اکابر کا مرثیہ کہنا لکھنا پڑھنا چھاپنا بیچنا ہر صورت میں مشروع و جائز ہے جس میں ان کی زندگی موت اور واقعات اور کمالات کا وہ بیان ہے کہ انبیاء اولیاء تو کیا خدائے تعالیٰ سے بھی بڑھایا گیا۔ چنانچہ صدر مدرس دیوبند مرثیہ کی بسم اللہ کر کے لکھتے ہیں۔

(۱) متاعِ دہر پر بغرہ نہ کر ہے سخت نادانی غذائے مور میں دیکھا جو کرتے تھے سلیمانی

(یہ کتاب وسنت سے ثابت عقیدہ اسلامی حیات و بقاو سلامت انبیاء و اولیا کی کھلی مخالفت ہے نبی کا وجود زمین وغیرہ پر کھانا اللہ نے حرام بنایا وہ زندہ روزی پاتے ہیں)

(۲) زمانے نے دیا اسلام کو داغ اسکی فرقت کا کہ تھا داغ غلامی جس کا تمغائے مسلمانی!

(رشید احمد وغیرہ کی غلامی کا داغ مسلمانی کا تمغا و سند ہے مگر غلام محمد۔ غلام رسول نام مشرک اور مردود ہو جانے کا موجب ہے (تقویۃ الایمان)۔

(۳) زبان پر اہل اہوا کے ہے کیوں اُعل ہُبل شاید

اٹھا عالم سے کو بانیٔ اسلام کا ثانی!

(انبیاء اولیاء کے حق میں تو عام بشر کی سی تعریف بلکہ اس میں بھی اختصار کی پابندی مگر یہ بانیٔ اسلام کا ثانی۔

(۴) مچی ہے عالم علوی وسفلی میں عجب ہل چل

وہاں ہے غلغلہ شادی یہاں ماتم کی تیاری!

(سید العالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد و وصال شریف کے بیان سلام قیام کی چار صورتیں سب ناجائز اور غیر مشروع مگر اپنے مُلّا صاحب

Marfat.com

کا غلغلہ شادی اور ماتم کی تیاری عالم کے تہ و بالا میں تمام علماء دیوبند کے نزدیک بالاجماع بلاکراہت ہر طرح مشروع اور جائز ہے ۔)

(۵) جب اُن کی صوت و صورت سے ہے محرومی تو بہتر ہے
مرے کانوں کا کر ہونا اور آنکھیں کور ہو جانی !

اذان ۔ ذکر ۔ قرائت و تلاوت کتاب و سنت وغیرہ میں اصوات کے لئے کان اور حرمین شریفین و مساجد دیگر مقامات مقدسہ اور قرآن حدیث کی زیارت و دیدار کو مومن اپنی آنکھوں کو اللہ کی عظیم عطا عنایت و نعمت جانتا ہے اور اس کے سلامت رہنے کی دعا و تمنا کرتا ہے مگر اکابر علماء دیوبند ان سب سے بے نیاز ہو کر اپنے گنگوہی صاحب کی آواز اور صورت سے مایوس ہو کر ان نعمتوں کے سلب ہو جانے کی درخواست و مناجات فرما رہے ہیں یعنی اصل مقصود جب میسر ہونا متعذر ہے تو غیر مقصود چیزوں کے لیے کان آنکھوں کی ضرورت ہی کیا ہے ؟

(۶) حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب
گیا وہ قبلۂ حاجاتِ رُوحانی و جسمانی

تقویت الایمان اور تفہیمات الٰہیہ و تجدید و احیاء دین ۔ جواہر القرآن بلغۃ الحیران کتاب التوحید ۔ بہشتی زیور ۔ فتاویٰ امدادیہ ۔ رشیدیہ وغیرہا میں انبیاء و اولیاء محبوبانِ خدا سے توسل کر کے قضائے حاجات کو اللہ سے دعا مانگنا بھی ہر پھر کر شرک اور وہ بھی حسب تصریح تقویت الایمان کہ ایسا کرنے والا ابوجہل کے برابر مشرک ہے مگر یہاں اپنے بزرگوں کے حق یہ شعر مرثیہ صدر مدرس دار العلوم دیوبند کا بلکوت و رضا نہ

بلکہ باجماع واتفاق دیوبندیہ وہابیہ وموددیہ مسلم ومقبول کُل ہے۔

(۷) قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں؛

عبیدِ سُود کا اُن کے لقب ہے یوسفِ ثانی

(مرثیہ صلا گفتہ صدر مدرس دیوبند)

عبید جمع عبد کی غلام بندے۔ سود جمع اسود کی سیاہ کالے علماء دیوبند کے پیشوا بزرگ جناب گنگوہی صاحب کی شان میں زبان سنبھال کہ صدر مدرس دیوبند مرثیہ ۱۴ صفحات کا صلا پر فرمایا کہ آپ کے کالے کالے غلام بندۂ بے دام کا لقب بھی یوسفؑ ثانی ہے جو گورے گورے ہیں ان کا تو پوچھنا ہی کیا؟ اب یوسف علیہ السلام اور گنگوہی صاحب کے غلامان و بندگانِ بے دام میں مقابلہ ناظرین خود کریں قبولیت والے اور مقبول بڑھکر علماء دیوبند کے دین ایمان دل دماغ میں کون ہے۔ اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام یا جناب گنگوہی صاحب کے سیاہ فام غلام؟ معاذ اللہ اہل اسلام کے حق تو صاحب تقویۃ الایمان نے کسی بزرگ کی شان میں زبان سنبھال کر بولنے کا مشکل جو حکمنامہ نشر کیا تھا اسمیں بھی اس امر کی تصریح تھی کہ "جو عام بشر کی سی تعریف ہو سو ہی کرو سو اس میں بھی اختصار ہی کرو۔" دیگر اہل اسلام کے لئے تو یہ قید و بند مگر خود علمائے دیوبند کے لئے نہ کوئی قید نہ کوئی بند۔ کھلے بندوں جو کہہ سکیں کہتے چلے جائیں یاد رہے کہ یہ کلام کسی معمولی شخصیت کے دیوبندی کا نہیں صدر مدرس دیوبند شیخ الہند کا فرمودہ ہے اور اپنے بڑے صاحب کے بندوں کو حضرت پیغمبر یوسف علیہ السلام کا ثانی ٹھہرایا اور قصیدہ میں کہا ع اُن کی الفت میں مروں ان کے غلاموں میں اٹھوں الخ۔ تقویۃ الایمان

Marfat.com

والے نے تو عبدالنبی عبدالرسول غلام نبی وغیرہ اسماء کو باعثِ کفر شرک ٹھہرایا۔ کیا شرک اِدھر منہ نہیں کرتا؟ مرثیہ صـ۱ پر رقمطراز ہیں ؎

تمہاری تربتِ انور کو دے کر طُور سے تشبیہ
کہوں ہوں بار بار اَرِنی مری دیکھی بھی نادانی

کوہ طور اور "ارنی" کے قائل حضرت موسیٰ کلیم اللہ اور جس کو دیکھنا چاہتے تھے وہ جہان کا خدا واحد لاشریک "ارنی" کہنے والے بن بیٹھے صدر مدرس دیوبند اور تربت گنگوہی ٹھہری کوہِ طور اب صاحب تربت جس کے دیدار کی تمنا میں "ارنی ارنی" فرما رہے ہیں ناظرین خود اس معمہ کو حل کریں کہ وہ کون ہوا کسی بزرگ کی شان میں زبان سنبھال کر بولنے کا مطلب اب نکلا یا نہ؟

"ارنی" کہنے والے کی نادانی سے پیغمبر پاک موسیٰ کلیم اللہ کی اور صاحب تربت گنگوہی صاحب کو خطاب و تمنائے "ارنی" کا مخاطب و مدعا بجائے خدا ٹھہرانے سے رب موسیٰ کی تعظیم کا حق ادا فرمایا گیا ہے۔ توحید کنایات میں پروان چڑھ رہی ہے مرثیہ صـ۱۲ توحید کا جذبہ ترقی پذیر ہو کر اس شعر کی صورت میں ظہور پذیر ہوا ملاحظہ ہو ؎

خدا اُن کا مُربّی وہ مُربّی تھے خلائق کے
مرے مولا مرے ہادی تھے بیشک شیخ ربانی

اس شعر میں دو مربیوں یعنی پروردگاروں کا اظہار عقیدت میں مقابلہ ہوا سو ایک مربی تو وہ ہے جسے جہان کے لوگ اور خود دیوبندی بھی نہ جانے کس فلسفہ حکمت کی بنا پر خدا کہتے ہیں اور دوسرے مربی حسب تصریح واقرار صدر مدرس دیوبندان کے اپنے عالیجناب رشید احمد صاحب گنگوہی

Marfat.com

کی ذات بابرکات وصاحب کمالات ہیں اگر کسی کو لفظ مربّی سے اندیشہ ہو کر شاید ربّ کی جا بجا نہیں بولا گیا تو تفسیر تھانوی بیان القرآن ۱۲/۱۳ یوسف سے اِنَّہٗ رَبِّیْ کا ترجمہ ملاحظہ ہو "وہ میرا مربّی ہے"۔ معلوم ہوا کہ علمائے دیوبند کے اکابر ربّ کا ترجمہ مربّی کرتے ہیں۔ اب شعر جناب صدر مدرس کے معنی صحیح سمجھنے میں دِقّت نہ رہے گی۔ دیگر جہاں کے مسلمانوں کو بزرگوں کی شان میں زبان سنبھال کر بولنے کا حکم صادر ہوا وہ بھی عام البشر کے برابر کر کے بلکہ اس سے بھی گھٹا کر اپنے ہاں زبان سنبھالنے کا مطلب یہ ہے خیر جب توحید ذرا اور پروان چڑھی تو پھر شعر موزون صدر پایا ؎

جدھر کو آپ مائل تھے ادھر ہی حق بھی دائر تھا
مرے قبلہ مرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی

اسے ناظرین ہماری تفہیم بغیر خود سمجھ سکتے ہیں۔ اس حسن عقیدت وکمال دین وایمان پر اہل عالم کے لئے ایک نشریہ دیا جاتا ہے ؎

ہدایت جس نے ڈھونڈی دوسری جاگہ ہوا گمراہ
وہ میزاب ہدایت تھے کہیں کیا نصِّ قرآنی

حسب تصریح شیخ الہند محمود حسن صاحب صدر مدرس دیوبند وہ تمام لوگ جنکی ہدایت (دین ایمان) کا تعلق گنگوہی صاحب کے آستانہ عالیہ کے سوا کسی دوسری جگہ کسی نبی ولی سے ہو اس کے حق دیوبندی اعتقاد ایمان کا فتویٰ بنا بر علم تردید مرثیہ باتفاق واجماع یہی ہے کہ وہ ہوا گمراہ "یہ دیوبندی فتویٰ تمام انبیار کے امتیوں اور تمام اولیاء کے عقیدت مندوں کو اپنی عالمگیر لپیٹ میں گھیر رہا ہے

Marfat.com

یا نہ؟ یقیناً اور پھر صدر مدرس دیوبند کا یہ فتویٰ ایسا مطلق و عام ہے کہ کسی قید و استثنار کے ساتھ نہیں اور اس اطلاق و عموم میں خود اپنے حضرت جناب گنگوہی صاحب کے آباو اجداد و مشائخ و اساتذہ بھی خیر سے آ گئے کہ آخر رسائی اُن کی بھی تو اسی جناب تک محتاج ثبوت ہے ؎

دیدی کہ خونِ ناحقِ پروانہ شمع را
چنداں اماں نداد کہ شب را سحر کُند

اب دیگر ضروریات دینیہ اسلامیہ کے حق بطورِ "مشت نمونہ از خروارے" اظہار عقیدت میں تصریح فرماتے ہیں مرثیہ ص۱۳ ؎

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ!
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

یعنی اگر بنا بر مصلحت حج کعبہ کو چلے بھی جائیں تو اربابِ ذوق و شوق صاحب علم و عرفاں دیوبندی حضرات کو عین حرم کعبہ شریف کے طواف میں اذکار و دعاؤں کی بجائے یہی جستجو و دریافت دامنگیر رہتی ہے کہ کسی کو معلوم ہو تو ہمیں گنگوہ کا راستہ بتلادو اب یہ گستاخی کریکا ان کے اپنے عقیدتمندوں کے سوا دوسرا مجاز نہیں کہ جب گنگوہ سے یہ عقیدت ہے اصلی کعبہ آپ حضرات کا گنگوہ ہی ہوا نہ کہ کعبۂ عالمین۔ کیا فرماتے ہیں مفتیانِ شرع متین اندریں مسئلہ کہ ان حضرات کا اصلی دینی ایمانی قبلہ و کعبہ کونسا ہے؟

شاید کسی مخلص کو اصلی جواب مرحمت فرماویں کیونکہ ع
خاصاں دی گل عاماں اگے نہیں مناسب کرنی

Marfat.com

مرثیہ ص۱۶ پر اس کا جواب ہدیۂ ارباب عقیدت خاصہ مرقوم ہے ؎

رہے منہ آپ کی جانب تو لبعد ظاہری کیا ہے
ہمارے قبلہ و کعبہ ہو تم دینی و ایمانی

اب اللہ تعالیٰ انصاف و سمجھ رسا عطا فرمائے تو ان حضرات کے دینی ایمانی قبلہ و کعبہ کا سراغ لگ ہی گیا وہ اپنے مقتدا ثانی کے حق میں بھی کچھ گھٹ کر معتقد نہیں فرماتے ہیں۔ مرثیہ ص۲۷ پر ایک شعر قابل ملاحظہ ہے ؎

اس کی آواز تھی یا بانگِ خلیل اللّٰہی!
کہہ کے لبیک چلے اہلِ عرب اہلِ عجم

مرثیہ ص۳۱ پر رقم طراز ہیں ؎

نہ رُکا پر نہ رُکا پر نہ رُکا پر نہ رُکا!!
اُس کا جو حکم تھا تھا سیف قضائے مبرم

مرثیہ ص۳۳ پر اپنے اسی ملجا و ماوا کے حق نواسنجی میں حضرت پیغمبر عیسیٰ بن مریمؑ کو پوری بے باکی سے جھنجوڑتے ہوئے معاذ اللہ تنبیہ کرتے ہیں ؎

مُردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اِس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریمؑ!

ناظرین انصاف فرمائیں کہ یہ اللہ کے پیغمبر کی بکمال ہتک و تحقیر اور اپنے ایک مُلّا صاحب کی مسیحائی دکھانے کو انہیں ابن مریم کہہ کر تنبیہ کے طور پر متنبہ کیا جاتا ہے معاذ اللہ اسی کا نام علم تقویٰ ادب دین ایمان ہے؟

وجہ ایجاد و بقائے عالم آخر المبعوثین سید الانبیاء والمرسلین حبیب

Marfat.com

رب العالمین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ واجمعین اور دیگر تمام انبیار ومرسلین اولیا رکاملین کے حق میں جو دین ایمان سوز گستاخیاں مذکور ہوئیں ان میں اُنؐ کے تصور شریف کو کس کمال ہتک وتوہین وتنقیص سے کفر وشرک قرار دیا کہ وسوسہ بدی کے بہانہ سے عبادت میں اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال عبادت کے سارے احوال واوقات میں علے الاطلاق بہتر جان اور لکھ کر نشر کیا اور شیخ ومرشد تمام بزرگان دین وانبیا رحتیٰ کہ جناب رسالت مآب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصور وخیال کو خصوصیت سے ذکر کر کے اپنے دین ایمان کے موجبات کی صراطِ مستقیم نامی میں اپنے بیل اور گدھے کے تصور سے بدرجہا بدتر شرک کا موجب لکھ کر نشر کیا اہل اسلام کے انبیا ر اولیا ر بزرگوں کے حق تو زبان سنبھال کر بولنے عام بشر کی سی تعریف بلکہ اسمیں بھی اختصار ہی کی اجازت دی - مگر اپنے گھر کے بزرگوں کے حق مرثیے قصیدے چھاپ چھاپ کر دیو بند سے لاتعداد نشر کیے قصیدہ ص۲ پر لکھکر دیو بند سے شائع کیا -

راشد وقاسم خیرات ورشید ومرشد ۔۔۔ قبلۂ دیں ہیں اور کعبۂ ایماں دونوں

وُہ تناسب کہ تھا مابین خلیل وخاتم! ۔۔۔ رکھتے عیسیٰ سے ہیں یہ جہدِ دوراں دونوں

دل مردہ کیلئے صحبت وخدمت انکی ۔۔۔ کم عیسیٰ سے نہیں حکم کسی عنواں دونوں

مرے ہادی مرے مرشد مرے ہادی مرے ملجا ۔۔۔ مرے آقا مرے مولا مرے سلطاں دونوں

دونوں کو دیکھوں تو آتے ہیں نظر ایک مجھے ۔۔۔ ایک کو دیکھوں تو اس میں ہیں نمایاں دونوں

جب کبھی دل میں جگہ کرتے ہیں تو دونوں ساتھ ۔۔۔ اور نکلتے ہیں تو نکلے ہیں بدینساں دونوں

چھوڑ اندازِ غزلخوانی کہ ہے جائے ادب ۔۔۔ مدح کر مدح کہ ہیں مدح کے شایاں دونوں

Marfat.com

قاسم خیر و رشید احمد ذی شاں دونوں | ہیں مسیحائے زماں یوسف کنعاں دونوں
بن گئے انکے تصدق سے مقام محمود | کیوں نہ نانوتہ و گنگوہ ہوں نازاں دونوں
ہے نہاں خانۂ دل گرچہ خراب و خستہ | جلوہ فرما ہیں مگر اسمیں یہ عیماں دونوں

یاد رہے یہی فضلائے دیوبند جن کے جناب اسماعیل دہلوی نے اپنی صراطِ مستقیم میں انبیا اولیا بلکہ سید الانبیا والمرسلین کے تصور کو اپنے بیل اور گدھے کے تصور سے بدرجہا بدتر موجب شرک لکھ کر نشتر کیا یہاں اپنے سالم مع اپنی ہر چیز اندرونی بیرونی کے نہاں خانہ دل میں جلوہ فرما ہیں اطلاق و عموم قصیدہ کے مقصود میں جمیع احوال و اوقات ہیں داخل مگر نہ شرک نہ خبط نہ کفر نہ لغو نہ مبالغہ نہ تضیع اوقات کا خدشہ و خیال اور پھر یہ کسی نتھو خیرے کا مقال نہیں صدر مدرس دیوبند کا مدح مرشدان پاک میں نذرانہ عقیدت کو منظوم فضل و کمال ہے لہذا اس شعر و جملہ خبریہ پر ہر کہ شک آرد کافر گردد کے لکھنے کی حاجت نہیں - پھر لکھا ؎

معطی حق عزوجلّ اور یہ دونوں قاسم | ہادی اللہ ہے اور منذر عریاں دونوں

(اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِکُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ط اور اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ مُعْطِیْ کو اپنی خراد پر چڑھا کر نکالا ہے - اور پیغمبر سے پھیر کر اپنے علما پر سیدھا کیا گیا ہے)

(۱۱) "اوروں (انبیا و اولیا) کو ماننا محض خبط ہے" تقویت الایمان صک اسماعیل دہلوی - "یعنی اللہ کے سوا کسی کو نہ مان" "تمام انبیا یہی حکم لائے کر اللہ کو ماننے اور اسکے سوا کسی کو نہ ماننے" (تقویت الایمان مصنفہ مقتدا دیوبندیاں اسماعیل دہلوی) "انبیا کو اللہ کا بندہ اور پیغمبر اولیا کو اللہ کے بندے اور ولی سمجھ

Marfat.com

کر جاننے ماننے کو بھی لکھنا خرافات بکتے ہیں"۔ (تقویۃ الایمان ص۲۲ مصنف دیوبندی بزرگ
اسماعیل دہلوی)

معاذ اللہ یہ اللہ رسول اور قرآن حدیث کا کس قدر کھلا مقابلہ اور کفر ہے
اور کس قدر صریح بہتان ہے رسول خدا اور ان کے قرآن کے منکروں کو تو ۱۶/۳،
کہف کی آیت ۱۰۰ و ۱۰۱ و ۱۰۲ میں گمراہ غلط خیال اور قرآن و قیامت کے منکر کافر
وہ تباہ کار جنکے لئے کل کوئی میزان ہی قائم نہیں ہوتا اور انکے جہنمی ہونے کا اعلان،
فرمایا گیا ہے۔ ۶/۷ مائدہ کی بارہویں آیت میں بنی اسرائیل کے تاکیدی میثاق میں ہے

وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَكُمْ ۭ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَیْتُمُ
الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ
اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ
سَیِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

۷/۵ مائدہ میں ارشاد ربانی ہے وَاِذْ اَوْحَیْتُ اِلَى الْحَوَارِیّٖنَ اَنْ
اٰمِنُوْا بِیْ وَبِرَسُوْلِیْ اور جب میں نے حواریوں کے دل میں ڈالا
مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ۔

۳/۸ بقرۃ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ سب ایمان
لائے اللہ اور اس کی کتابوں اور اس کے ملائکہ اور اسکے رسولوں پر۔

۱/۹ آل عمران ارشاد ربانی ہے:- فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ تو ایمان لاؤ
اللہ اور اس کے تمام رسولوں پر

۵/۱۷ نساء یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْ

Marfat.com

نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَالْکِتٰبِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِیْدًا

اے ایمان والو ایمان رکھو اللہ اور اللہ کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے اس رسول پر اتاری اور اس کتاب پر جو پہلے اتاری اور جو نہ مانے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو تو وہ ضرور دور کی گمراہی میں پڑا۔

اسکے برعکس کس دلیری سے اللہ اور دیگر ضروریات دین ایمان کے ساتھ ایمان لانے میں دیوبندی پیشواؤں نے کیسا فرق کیا۔

پ ۶ نساء اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَکْفُرُ بِبَعْضٍ وَّیُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا ۝ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْکٰفِرُوْنَ حَقًّا وَاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۝ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ یُفَرِّقُوْا بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِکَ سَوْفَ یُؤْتِیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝ وہ جو اللہ اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو جدا کر دیں اور کہتے ہیں ہم کسی پر ایمان لاتے اور کسی کے منکر ہوئے اور چاہتے ہیں کہ ایمان و کفر کے بیچ میں کوئی راہ نکال لیں۔ یہی ہیں ٹھیک اصلی کافر اور ہم نے کافروں کے

Marfat.com

لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی پر ایمان میں فرق نہ کیا انہیں عنقریب اللہ تعالیٰ ان کو ثواب دے گا۔ اور اللہ بخشنے والا خاص مہربان ہے۔

اللہ کے کلام سے کس وضاحت کے ساتھ صاف معلوم ہوا کہ جمیع ضروریات دین پر ایمان لانا ضروری ہے اور ضروریات دین ایمان میں اللہ کے رسولوں کو ماننا بنیادی ضرورت ہے۔

دیوبندیوں وہابیوں کے بزرگ اسماعیل دہلوی کلام اللہ کے صاف اور صریح ارشاد و ہدایت کے مقابلہ میں کس قدر دلیر ہیں کہ اپنے فرقہ کے ایمان کی تقویت کی کتاب میں کس جسارت سے لکھ گئے کہ " جتنے پیغمبر آئے سو وہ اللہ کیطرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو ماننے اور اس کے سوا کسی کو نہ ماننے" "اوروں کا ماننا محض خبط ہے" " اللہ کے سوا کسی کو نہ مان"

جب ہم نے یہ حوالے بچشم خود ملاحظہ کئے پھر کتابوں پر دیوبند کی مہریں تھیں اور مطبعے سب صحیح پائے تو حیران رہ گئے کہ ہم کن لوگوں کو مدت دراز تک کیا سمجھتے رہے اور کس بے خبری میں عمریں ضائع کر چکے ع

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

اگر صاحب تقویۃ الایمان کی یہ ان کہنی مانی جائے کہ سب پیغمبر اللہ کا یہی حکم لائے کہ اس کے سوا کسی کو نہ مانو تو پھر سوال یہ ہے کہ اگر ایسا ہے تو تمہنے یہ کتاب

Marfat.com

کیوں لکھی اس کو اور تمکو کون مان سکتا ہے جبکہ "اور" کا ماننا ہی خبط وضلال و شرک ہے
تو جناب اور جناب کی کتاب کا ماننا بھی "اور" کا ماننا اور خبط و ضلال و شرک
ہی ہوگا غرض اِن کتابوں اور ان کے مصنفوں کو ماننے والے تو اس اپنے
امام کے حکم سے ضرور مشرک ہوگئے ؎

نہ تنہا از سر ودت گشتہ ام مست   تو ہم ب را در و دیوار شد مست

یہاں مخلصانہ فکر نے زندانِ ہوشربا سے بچ نکلنے کو ایک جست ادھر کی اگر
چاہِ خود کندہ سے بچنے کے لئے "کسی کو نہ ماننے" کا مطلب یہ گھڑ لیا جاوے کہ
ذاتی قدرت اور تصرف نہ ماننے اللہ کے دینے سے یا مافوق الاسباب اور
ماتحت الاسباب کے غلام خانی میٹیریل سے پُل تیار کرلیں مگر رضائے مولا
کہ جب تقویت الایمان خریدہ از دیوبند مطبوعہ علیمی دہلی ص۸ توحیدی قسمت
کی نکہت پڑھی کہ "پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات اُن کو اپنی ذات سے ہے خواہ
اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے"
تو ذاتی عطائی" اور مافوق الاسباب ماتحت الاسباب کے خیالی نقشے
بھی ہرن ہوگئے تو حضرت امیر خسروؒ دہلوی کا مقولہ ہی ضیافت طبع کا سامان
بن گیا ؎

ایں ہم رفت وآں ہم رفت!   در پئے جاناں جاں ہم رفت

(۱۲) "جس طرح بت سے حاجت طلب کرنے والا مشرک ہے اسی طرح

اصولاً نبی یا ولی کی مبارک قبر پر حاضر ہو کر حاجت طلب کرنے والا مجرم ہے" (تفہیمات ص۲۲۶ ج۲ جماعت مودودی)

(۱۴۳) جو لوگ حاجتیں طلب کرنے کے لئے اجمیر یا سالار مسعود کی قبر یا ایسے ہی دوسرے مقامات پر جاتے ہیں وہ اتنا بڑا گناہ کرتے ہیں کہ قتل اور زنا کا گناہ اس سے کمتر ہے" آخر اس میں اور خود ساختہ معبودوں کی پرستش میں فرق کیا ہے جو لات و عزیٰ سے حاجتیں طلب کرتے ہیں ان کا فعل ان لوگوں کے فعل سے آخر کس طرح مختلف تھا ہاں یہ ضرور ہے کہ ہم ان کے برعکس ان لوگوں کو صاف الفاظ میں کافر کہنے سے احتراز کرتے ہیں کیونکہ خاص ان کے معاملہ میں شارع کی نص موجود نہیں مگر اصولاً ہر وہ شخص جو کسی مردہ کو زندہ ٹھہرا کر اس سے حاجتیں طلب کرتا ہے اس کا دل گناہ میں مبتلا ہے (تجدید و احیاء دین ص۶۳ تفہیمات ص۲۲)

اس میں علامہ مودودی صاحب نے دیگر تمام دیوبندیہ وہابیہ کی طرح تمام انبیاء اولیاء صحابہ و اہل بیت محبوبان خدا کی مبارک مزارات و مقامات مقدسہ کو بشمول حضور رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم نبوی کے لات و عزیٰ سے بت ٹھہرایا اور وہاں کی حاضری کو بت پرستی کے لئے بتوں کے پاس جانے کے برابر ٹھہرایا اور قتل و زنا سے بہت بڑا جرم بتلایا۔ اور علامہ مودودی صاحب کے اقراری مجدد ابن تیمیہ حرانی اور عبدالوہاب نجدی اور اسماعیل دہلوی اور ان کے ہم مذہب

Marfat.com

وہم عقیدہ اگلے پچھلے لوگوں کے نزدیک بھی یہی ان سب کی اجماعی اتفاقی حد اعتقاد و مذہب ہے چنانچہ ضد و تعصب سے بالاتر رہ کر مطالعہ سے قطعاً ثابت ہوتا ہے کہ یقیناً، ان کی سعی و جہاد تبلیغ و ارشاد تصنیف تصوف علم و عمل کا مدعا و مقصود اور حاصل و نتیجہ بالآخر یہی ہے کہ انبیاء اولیاء محبوبان خدا سے لوگوں کا رابطہ بدعت شرک کفر تک پہنچا دینے والا ذہن نشین کر کے ہی منقطع کیا جا سکتا ہے اور اس کے بعد ہی خود اپنی اصل منزل مقصود تک پہنچانا ممکن ہے ورنہ جب تک لوگوں کا رابطہ حُسنِ عقیدت انبیاء اولیاء سے قائم ہے ہرگز ہماری کسی تبلیغ وعظ علم عمل کا ان پر ایسا اثر ہونا ممکن ہی نہیں کہ ہم ان کو سلف صالحین کے مسلک رشد و ہدایت دین ایمان سے ذرہ بھر اِدھر اُدھر کر کے کہیں لے جا سکیں اس منظم منصوبہ کے تحت یہ حضرات اول اہل اسلام کے مرغوب پسندیدہ طریقوں کو اپنا کر شہرت و نام پا کر پھر ان کلیدی مناصب و مراکز پر اپنا تسلط جما کر ان میں ذہنی انقلاب کی مہم شروع کر دیتے ہیں عوام و خواص حُسنِ ظن کی بنا پر ہمنوا بن جانے سے بچ نہیں سکتے آخر مطابق حُبُّكَ الشَّيْئَ يُعْمِیْ وَيُصِمُّ آدمی کو کسی شے کی بے تحقیق محبت اندھا بہرہ بنا دیتی ہے نادانستہ طور پر وہ لوگ خود اپنے دین ایمان و ملت و مذہب کا ستیاناس کرا بیٹھتے ہیں۔

چنانچہ ابن تیمیہ حرانی اس مسلک و طریق کا نامی گرامی مجدد و بانی ہے جس نے پہلے اہل اسلام سے علمی عملی نسبت لیکر "الصارم المسلول" وغیرہ علمائے حق کے

Marfat.com

خوشہ چینی میں نشر کر کے آخر شہرت پر اسی مسلک کی داغ بیل ڈالی مسئلہ شفاعت اور زیارت انبیاء اولیاء کے خلاف کتاب وسنت وآثار سے ہاتھ دھو کر دین ایمان سوز عقائد و مقالات کمار اگیا کتاب التوحید" نام سے اس مسلک کو اس نے جنم دیا پھر اسی نام سے ابن دہاب نجدی نے لکھ کر حرمین شریفین میں مسلمانوں پر وہ کچھ کیا کہ جو غیر مسلم کافروں پر بھی بمشکل روا رکھا جاتا چنانچہ تواریخ اور کتب فقہ و فتاوی حنفی وغیرہ میں مذکور ہے۔

اس طریق کو اسی اصول کے مطابق اس ملک میں بھی پھیلانے کو شہرت یافتہ گھرانا کے لوگوں نے دورنگی روش میں بڑی دُور اندیشی سے کام لیا ان کی تقریروں تحریروں میں اسلامی عقائد و معمولات کا مواد بھی ملتا ہے اور خود انکا اپنا بھی مگر اپنے مذہبی مواد کو اصولی و قانونی مقام و مرتبہ دے کر عوام وخواص، میں ٹھونسنے کی روش اختیار کیگئی ہے تاکہ دوسری قسم مواد داشتہ آید بکار بوقت ضرورت و حاجت دفاعی طور پر کام میں لایا جاسکے۔

چنانچہ اسی دیرینہ منصوبہ کے تحت شہرت یافتہ گھرانوں سے کام لیا گیا اور بااثر درس گاہوں کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مخلوط مضامین کی کتابیں تصنیف کی گئیں اور تبلیغی ادارے معرض وجود میں لائے گئے۔ مذہبی کتب اور ان کی حواشی اور شرح میں یہی منصوبہ اختیار کیا گیا۔ علم و تصوف کے سجادہ کی مقبولیت سے بھی فائدہ اٹھانے کی دُور رس تدبیریں اختیار کی گئیں اور اہل اسلام میں اس گہرے

Marfat.com

نظریہ سے خلط ملط کا ہر پہلو اختیار کیا گیا۔ ع

تاکس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری۔

شہرت و اعتبار یافتہ معتمد گشتہ افراد نے توحید اور شرک کا بیان بنیادی کام ٹھہرایا اور برائے نام ایک خدا کے ماننے کو توحید باور کرانے میں چوٹی ایڑی کا زور لگایا تو شرک اللہ کے سوا کسی کو ماننا گھڑ لیا تو کسی اور کی عبادت تعظیم و محبت و اطاعت کو بھی بنا لیا اور اس طرح وہ آخر اس سٹیشن پر جا پہنچے کہ جن انبیاء اولیاء کے ذریعے اللہ کی ذات صفات کی پہچان اور تسلیم کا علم و طریقہ نصیب ہوتا ہے خود ان کا ماننا بھی ہر طرح شرک ہے۔

چنانچہ کہیں لکھا کہ "سب انبیاء یہی حکم لائے کہ کسی کو نہ ماننے" اور وں کا ماننا محض خبط ہے"۔ کہیں بڑا چھوٹا مخلوق (انبیاء اولیاء) کہہ کر اللہ کے آگے چمار سے بھی ذلیل لکھا"۔ کہیں " ذرہ ناچیز سے بھی کمتر" کہیں "چوہڑے چمار" عبادت میں ایک بہانہ لے کر بی بی کی مجامعت کے خیال کو تو بہتر" مگر تمام اولیاء انبیاء بلکہ سید الانبیاء صلے اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کے تصور خیال کو اپنے بیل گدھے کے تصور سے بدرجہا بدتر لکھ دیا۔ کہیں خواب کا نام دیکر اپنے مدرسہ اور اس کے علماء کا رتبہ معلوم کرانے کو اردو زبان سیکھ کر لوٹنے میں نبی اُمّی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شاگرد ٹھہرا کر نشر کر دیا۔ کہیں لکھا "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں"۔ کہیں ان کے خداداد علم غیب کے متعلق لکھا " ایسا علم غیب تو زید عمر بلکہ ہر بچے

اور پاگل بلکہ سارے چار پایوں اور جانوروں کو حاصل ہے"، کہیں علم مصطفےٰ کو شیطان لعین کے علم سے ناقص ٹھہرا کر نشتر کردیا کہیں انبیاء کو کذب وغیرہ عیوب ونقائص معصوم ماننے سے ہیر پھیر کر کے ان کی عصمت سے انکار کردیا کہیں آخر المبعوثین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاتمیت میں ایسی منطق چلائی کہ ختم نبوت کے قطعی اجماعی عقیدہ کے خلاف راہ نکلنے کا مظنہ پیدا ہو جائے۔

دجّال کے متعلق احادیث مصطفویہ کے متعلق لکھا "وہ دراصل آپ کے قیاسات ہیں جنکے بارے آپ خود شک میں تھے" (ترجمان فروری ۱۹۴۶ء) تمام احادیث کے متعلق "مجرد احادیث پر ایسی کسی چیز کی بنا نہیں رکھی جاسکتی جسے مدار کفر وایمان قرار دیا جائے احادیث چند انسانوں سے چند انسانوں تک پہنچتی آئی ہیں جن سے حد سے حد اگر کوئی چیز حاصل ہوتی ہے تو وہ گمانِ صحت ہے نہ کہ علم الیقین" (ترجمان مارچ اپریل ۱۹۴۵ء) ذخیرہ احادیث کے متعلق لکھا "ان میں کون سی چیز ہے جس میں غلطی کا احتمال نہ ہو" (تغہیمات ۱/۲۹۱) جب قول رسول کریم سنتِ مصطفےٰ علیہ السلام کے حق یہ ترجمانی ہے تو عقیدت کا حال ظاہر ہی ہے۔

بلکہ آخر ذات باری تعالےٰ کی شانِ الوہیت وتنزیہ کے قطعاً خلاف قبائح ومعائب کے امکان کے باطل محض عقائد کو مہیا کرنے کی ناپاک کوشش بھی کی گئی یہ سب کچھ ہم نے بچشم خود ملاحظہ کیا تو حیرت کی حد نہ رہی کہ مسلمانی کے دعویٰ کے ساتھ یہ کچھ آخر ان لوگوں کا مدعا ومنشا کیا ہے؟

Marfat.com

اس پر محدث ہزاروی نے ہمیں یقین دلایا کہ اگر یہ لوگ برسر اقتدار آئیں تو عقائد و اعمال و معمولات کو بدل ڈالنے کا قطعی منصوبہ اپنے اندر رکھتے ہیں ہم نے دریافت کیا کہ اس کا کیسے پتہ چلے؟ تب محدث ہزاروی نے کتاب تجدید و احیاء دین مؤلفہ علامہ ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کے آخر لگے مجددوں کی ناکامی کے پہلے سبب میں یہ عبارت ہر لحاظ سے اطمینان و تسلی کے ساتھ پڑھنے کا موقع دیا۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"اب جس کسی کو تجدید دین کے لئے کوئی کام کرنا ہو اس کے لئے لازم ہے کہ متصوفین کی زبان و اصطلاحات رموز و اشارات۔ لباس اطوار پیری، مریدی اور ہر اس چیز سے جو اس سلسلہ کی یاد تازہ کرنے والی ہو مسلمانوں کو اس طرح سے پرہیز کرائے جیسے ذیابیطس کے مریض کو شکر سے پرہیز کرایا جاتا ہے۔"

انبیاء اولیاء بلکہ سید الانبیاء والمرسلین حبیب رب العالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت وصال شریف کے ذکر بیان کی محافل کے قیام و انعقاد کو جو معمولات متواترہ مشہور مقبولہ اہل اسلام صالحین اتقیا و علما و مشائخ ہر زمانہ سے ہے اس کے حق تو دیوبند سے شائع کردہ خود ساختہ "فتویٰ میلاد شریف" وغیرہ میں معاذ اللہ "مجلسِ شیطانی کہہ کر نشر کیا اور یہ چار صورت گھڑ کر چاروں میں آکے غیر مشروع و ناجائز قرار دیکر صاف کہا" پس کسی وجہ سے مشروع و جائز نہیں۔"

Marfat.com

مگر اپنوں کے حق قصیدہ میں مدح خود تراشیدہ ہے جس میں دُعا بمعنی عبادت و پکار اپنے تقویۃ الایمان والے کی سرکار سے متفق و معتقد و مختار ملاحظہ ہو فرمایا ؎ (قصیدہ دیوبندی صک)

بحر و بر میں نمل و حوت ہیں سرگرم دُعا ! ملاء اسفل و اعلیٰ ہیں ثنا خواں دونوں

آخر اپنی لکھت کی مخصوص دعا و التجا میں انبیاء اولیاء و دیگر صلحا سے توحسب تصریح تقویت الایمان "کسی کو مت مان"۔ اور دو ن کا ماننا محض خبط ہے ؛

اپنی عقیدت و ایقان کا خلاصہ پیش فرماتے ہیں ؎ (قصیدہ دیوبندی صک)

اُن کی اُلفت میں مروں اُنکے غلاموں میں اُٹھوں
سینہ صد چاک ہو اور آنکھیں ہوں گریاں دونوں

دِل میں ایماں ایمان میں ہو عشق ان کا
زیب لب عشق میں ہوں نالہ و افغاں دونوں

دِل کے سو ٹکڑے ہوں ہر ٹکڑے میں سودا انکا
جاں صد پارہ ہو ہر پارہ میں پنہاں دونوں

قبر سے اٹھ کے پکاروں جو رشید و قاسم !
بوسہ دیں لب کو مرے مالک و رضواں دونوں

واقعی صاحب حفظ دین و ایمان نے کتنا بابصیرت لکھا ہے ؎ :-

مُلّا صوفی بن دینوں تِلکاونا
تے آپنے وڈیریاں دے گیت گاونا

ربّ دے پیاریاں توں خار کھاونا
کدے رب تے رسول دا نہ راہ بھاونا

بچھو خار جیاں تو خیری گھر جاونا

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق کے اختیار کرنے اور باطل کو ترک کرنے کی توفیق دے آمین ؛

Marfat.com

غرض اس قسم کی کتب معتبرہ دیوبندی اور مودودی جماعت کی انبیاء و اولیاء بلکہ وجہ ایجاد و بقا حبیب کبریا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم بلکہ سبب جہاں کے خدائے واحد لاشریک کی شان مقدسہ میں وہ کچھ تصریحات جو مذکور ہوئیں اور اپنے بزرگوں کے حق میں یہ اظہارِ عقیدت بار بار دیکھ پڑھ کر اپنی تو پریشانی اور حیرت کی حد نہ رہی پھر بندہ (قاری خوشی محمد) نے یہ حوالہ جات خود لے کر بار بار بتکرار پڑھے اور قرآن مجید و حدیث شریف اور چودہ سو برس کے اسلامی معتقدات و معمولات کے سامنے رکھ کر بے تعصب و ضد خالی الذہن ہو کر نہایت تسلی و اطمینان سے ان پر غور کیا تو یہ عبارات و تصریحات کتاب و سنت اجماع و قیاس سے مستفاد مسلک اہل سنت احناف کے صریح معارض خلاف اور بالکل برعکس ثابت ہو گئیں۔ پھر یہ تحقیق کی ان عبارات والی کتابیں کسی غیر مسلم جماعت کی لکھی چھاپی ہوئی نہ ہوں جو محض اہل اسلام میں تفرقہ و انتشار کا بیج بونے کو نشر کی گئی ہیں مگر افسوس کہ اعلیٰ تحقیق و پڑتال پر واضح ہو گیا کہ یہ کتابیں بلاشک و شبہ انہی لوگوں کی ہیں اور ان لوگوں کی اکثریت کے عقائد و معمولات ایسے ہی ہیں پوری تحقیق و تسلی کر لینے پر یہ سوال سامنے آیا کہ جب یہ کتابیں اور عقائد و عبارات ان حضرات سے ثابت اور قطعاً ثابت ہیں تو ایسی حالت میں ان لوگوں کا ساتھ دینا اور ان کی روش اختیار کئے رہنے کا انجام ہمارے لئے کیسا ہو گا یہ سوال اس قدر دل و دماغ پر مسلط ہوا کہ ناچار قرآنِ کریم کھول کر تسلی و اطمینان کے

Marfat.com

لیے چاہا کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی ارشاد پاک ہماری پریشانی میں رہنمائی فرمائے۔

قرآن کریم کی یہ آیت سامنے آئی اسپ توبہ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَکُمْ وَاِخْوَانَکُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْکُفْرَ عَلَی الْاِیْمَانِ وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اے ایمان والو اپنے باپ اور بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں اور تم میں جو کوئی اُن سے دوستی کرے گا تو وُہی ظالموں میں ہے۔

پھر دوبارہ نساء کی آیت وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ۝ اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اسکے کہ حق راستہ اس پر کھل گیا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور دوزخ میں داخل کرینگے اور کیا ہی بُری جا پلٹنے کی ہے۔

آخر مجادلہ کی آیت لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَھُمْ اَوْ اَبْنَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ وَیُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ اَلَا

Marfat.com

اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی چاہے وُہ اُن کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہیں جنکے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی رُوح سے اُن کی مدد فرمائی اور انہیں باغوں میں لے جائیگا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کا گروہ ہے آگاہ رہو اللہ ہی کا گروہ کامیاب ہے

پھر ان آیات کا مضمون ذہن میں آیا جو ۱۰۰ و ۲۶ پارہ سے سابق میں گذرا کہ لفظ رَاعِنَا کا بولنا صحابہ کرام کو جائز نہ رہا اور آئندہ بولنے پر وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ کا تازیانہ دکھاگیا اور وَمَا يُدْرِيْهِ بِالْغَيْبِ حضور غیب کیا جانیں کے اطلاق سے سب کیا کچھ تباہ ہو کر ارشاد ہوا وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ انہوں نے ضرور کلمہ کفر بولا اور مسلمان ہو کر کافر ہوگئے اور بہترین امت وامم شیخین رضی اللہ عنہ کو بلند آواز سے کلام روا نہ ہوا اور بے ادبی کے راہ سے بولنے پر اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ کا تازیانہ دکھاگیا کہ اتنی سی بھی آپکی ترک تعظیم معاذ اللہ حبط اعمال کا موجب ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

اور حضرت انسؓ سے حدیث متفق علیہ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ○ تم میں سے کوئی ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے باپ بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

اور بیہقی کی شعب الایمان میں اوسؓ بن شرحبیل سے مروی حدیث مشکوٰۃ باب الامر بالمعروف سے متصل پہلے باب الظلم کے آخر ص۴۳۶ پر مَنْ مَشٰی مَعَ ظَالِمٍ لِیُقَوِّیَہٗ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ جو کسی ظالم کے ساتھ چلے اس کی تقویت کیلئے حالانکہ اسے معلوم ہو کہ وہ ظالم ہے تو بے شک وہ دین اسلام سے خارج ہو گیا۔

اور امام نووی کی اربعین کی گیارہویں حدیث حسن صحیح باخراج، ترمذی ونسائی امام حسن بن علیؓ سے دَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی مَالَا یُرِیْبُکَ جو بات تجھے شک میں ڈالے اسے ترک کر دے اس کے اختیار کرنے میں جو تجھے شک میں نہیں ڈالتی۔

اور محدث ہزاروی کی کتاب مستطاب احیاء الادب شریف سے یہ فقہی حوالہ ہدایت قبالہ ہر بے بصیرت کی آنکھیں کھول دینے والا مذہب سنی، حنفی پر سے شکوک وشبہات کی ظلمات کا اجالا ملاحظہ میں آیا جو ہر مومن

Marfat.com

مسلمان سنی حنفی کے ہمیشہ پیش نظر رہنے والا حوالہ ہے۔

فتح القدیر میں امام محقق علی الاطلاق اور منسک متوسط و فتاوٰے عالمگیریہ وغیرہا میں ہے:۔

كُلُّ مَا كَانَ اَدْخَلَ مِنَ الْاَدَبِ وَالْاِجْلَالِ كَانَ حَسَنًا

جو امر جس قدر ادب و تعظیم حبیب رب العالمین جل جلالہٗ و صلے اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم میں زیادہ دخل رکھنے والا ہو اسی قدر زیادہ خوب ہے۔

بغیر کسی ضد و تعصب کے میں اپنی سابقہ ناواقفی غلط فہمی سے جو ان حضرات کو سنی حنفی تصور کرکے ان کے ساتھ رہا اس سے توبہ کر کے مذہب سنی حنفی کی پیروی کو اعلیحضرت امام اہل سُنت ابو مسعود خواجہ سید محمود شاہ صاحب محدّث ہزاروی کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔ اور ہمیشہ مذہب اہل سنت حنفی پر قائم رہنے کا عہد کرتا ہوں۔ خدا تعالےٰ ان حضرات کو بھی حق کے سمجھنے اور اختیار کرنے کی توفیق دے آمین۔ یا رب العالمین۔

(میں ہوں وہ قاری خوشی محمد قاری ریڈیو و ٹیلیویژن پاکستان جس نے یہ اپنا بیان لبغرض اشاعت دیا تمام اہل اسلام میرے لئے دُعائے استقامت کریں) والسلام

Marfat.com

کی دینِ ایمان پر مضبوط بنانے ہر باطل سے بچا کر رہِ حق دکھانے اور باخدا بنانے والی ۷۶ مبارک تصنیفات

ہیں جن سے ۲۲ مطبوعہ ہیں جنکا ہر مسلمان کے مطالعہ میں ہونا تحفظ ملت و ملک کے لئے ضروری ہے ۔ جہاد اس کے مطالعہ سے دین ایمان کی حقیقت

جذبہ جہاد کا غیرفانی شوق پیدا ہوجاتا ہے جسے برداشت نہ کر کے بھارت نے داخلہ بند کر دیا ہدیہ 2.50 صحیفہ تحقیقات زاد

محمود کی تیسری جلد متن و شرح درستی اعتقاد و عمل کا استاد ہے ہدیہ 2.12 تحفظ دین و ایمان یہ کتاب تحفظ ملت

قوم کا قلعہ ہے ہدیہ 2.25 جامع الخیرات بنیادی اہم مسائل و ضروریات کا خزانہ ہے ہدیہ 6.50 -

الدولۃ القادریہ اہل اسلام کی منت و ذبیحہ کا شرعی فیصلہ ہدیہ 0.50 تحقیق خیر اہل اسلام کے معمولات پر

اعتراضات کے جوابات ہدیہ 1.12 القامع السنیہ اسلام میں مسئلہ کفائۃ و نکاح سیدہ کا فتوی ہدیہ 3.50

فتوی ذکر جہر ذکر جہر کے دلائل و فوائد ہدیہ 1.12 الاجازہ نمازوں اور جنازہ کے ساتھ ذکر کا شرعی ثبوت

ہدیہ 1.00 اجواز الصراط حیلہ اسقاط و خیرات کا ثبوت ہدیہ 1.00 مناجات محمود توبہ استغفار کے مسائل

فوائد اور وظائف کا ذخیرہ ہدیہ 0.50 نظام مقصود شرح سلام محمودی یہ منصب رسالت و شان مصطفوی

پر علم و عرفان کا سمندر ہے ہدیہ 6.50 اربعین نبویہ مومن کا ہتھیار اور چالیس حدیثوں کا مجموعہ ہے ہدیہ

0.50 اربعین خواتین اسلامی خواتین کا ہتھیار چالیس حدیثوں کا مجموعہ ہدیہ 0.50 ذکر جمیل نعتیہ اردو کلام

ادب و عشق حق کا سرمایہ ہے 0.50 زاد محمود دریاد محبوب نعتیہ اردو کلام ادب و عشق حق کا موجزن سمندر

ہدیہ 1.50 محفل محبوب ادب و عشق حق پر پنجابی منظوم کلام اور سرمایہ تبلیغ ہے ہدیہ 2.12 سیف المسلول

ادب و عشق حق کے دشمنوں خوارج کے رد میں کھلی تلوار اور اہلبیت و اصحاب کی حمایت کا ذخیرہ ہے ہدیہ 2.12

نعت محمود مصنف کا ابتدائی نعتیہ کلام ہے ہدیہ 0.06 سلام محمودیہ سلام ادب و عشق حق کا خلاصہ

عقیدت یا علم و عرفان کا قلزم ہے ہدیہ 0.50 یاد حبیب تیسرے حج و زیارت میں مصنف کا کلام نعتیہ

ہدیہ 0.12 شجرہ طیبہ محبت مصطفیٰ میں نعتیہ کلام ہدیہ 0.50 شجرہ ایمان مصنف کا فروع اسلامیہ کا

نقشبندیہ معرفت اکبری دواخانہ کوہاٹ

Marfat.com

Marfat.com